حملہ آور انہیں کبھی نابود نہ کر پاتے اور سرانجام متجاوزین کو اپنے ملک سے مار بھگایا اور اپنی کھوئی ہوئی عظمت اور جاہ و جلال کو دوبارہ حاصل کر لیا ہے۔

رہائشی مکانات تباہ اور ویران کرنے سے ایک قوم کو نابود نہیں کیا جا سکتا۔ قتل اور شہادت سے نسلیں منقطع نہیں ہو سکتیں۔ صرف اُس وقت اور اُس صورت میں ایک قوم نابود ہو سکتی ہے جب اس کی ضمیر میں عقیدے کی جڑیں خشک ہو جائیں اُس کی قومی اور تاریخی پہچان مسخ ہو جائے۔

روس اب جب کہ ہمارے دلیر مجاہدوں کے خونین محاذوں کے مقابلے میں لگاتار شکست کھا کر مایوس اور نا اُمید ہوتا چلا آ رہا ہے اب وہ ہماری آنے والی نسلوں میں ایمان کا روشن چراغ بجھانے کے درپے ہے اور ہمارے معصوم کمسن بچوں اور نوجوانوں کو اغوا کر کے انہیں کمیونزم کی ملحدانہ اور گمراہ کن تربیت دے رہا ہے۔ تاکہ ان کے ضمیر میں ایمان کا شعلہ بجھ جائے

البتہ یہ خطرہ تنہا ہمارے ملک میں نہیں بلکہ ملک سے باہر بھی ایسے راہ گیر موجود ہیں جو ہمارے بچوں اور نوجوانوں کو سیدھی راہ سے منحرف اور گمراہ کر کے انہیں بداخلاقی، فتنہ اور فساد میں مبتلا کرنے کی دھمکی دے رہے ہیں۔

لہٰذا اب یہاں ہمارے مومن اور انقلابی قوم پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ انہیں بالکل اجازت نہ دیں کہ وہ اپنے ناپاک ہاتھ ہمارے ملک کے اندر اور باہر ہمارے دینی معتقدات کی جانب بڑھائیں چنانچہ ہمارے دلیر مسلمان عوام نے دینی مقدس مقامات کی حفاظت اور اپنے پیارے وطن کے دفاع کے لئے بے شمار قربانیوں کا نذرانہ پیش کیا ہے اور آج کل بھی وہ ایسے حربوں اور دسیسوں کو ختم کرنے کے لئے ہر گونہ قربانی دینے کو تیار ہیں۔

تباہ کار دشمن کے دساس میں سے ایک خطرناک دسیسہ یہ ہے کہ اُس نے ہمارے قیامت خیز قومی قیام کو سیاسی محاصرے میں گھیر رکھا ہے وہ موقعہ نہیں دیتا کہ ہمارے اسلامی انقلاب کی بین الاقوامی سطح پر سیاسی شناخت کی جائے۔ روسی ہمیشہ اس تلاش میں ہیں کہ وہ ہمارے جہاد کے مورچوں کی آواز دبا کر خاموش کر دیں اور بین الاقوامی محفلوں میں ہماری سیاسی شناخت کی راہ میں رکاوٹیں ڈالیں اور ہمیں بھی اُسی طرح کے دردناک فاجعہ میں مبتلا کریں جیسے وسطیٰ ایشیا کے ہمارے مسلمان بھائی دوچار ہوئے تھے۔

اس لئے ہمیں کوشش کرنی چاہیئے کہ دشمن کے ایسے حربوں کو پہلے ہی وار میں نیست و نابود کر دیں۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنے انقلاب کی آواز کو بین الاقوامی حلقوں تک پہنچائیں اور اپنی زبان آپ ترجمانی کریں۔ ورنہ پھر ہم جتنا بھی اپنے محاذوں پر اپنی قوت، ہمت اور برتری کا مظاہرہ دکھائیں گے دشمن کے سیاسی حربے اور حیلے ہماری نظامی اور جنگی قوت پر پانی پھیر دیں گے۔

اب جب کہ ہمارے پاس سیاسی اور مضبوط مرکزی ادارے کا فقدان ہے۔ ہر شخص اپنے آپ کو اس کا حقدار سمجھتا ہے کہ وہ ہمارے بہادر عوام کے نام پر تقریریں کریں اور وطن سے دور ایک جلاوطن حکومت تشکیل دیں۔ ایسے گروہ چاہتے ہیں کہ افغان مسئلہ کو اور بھی اُلجھا دیں۔ افغان سیاسی حل کا مسئلہ محض جھوٹ ہے روسی جو بڑی آن و بان کے ساتھ اس مسئلے پر بیانات دے رہے تھے اب وہ واضح ہو چکا ہے کہ یہ کھیل اس لئے کھیلا گیا کہ ہمارے اس انقلاب کی موجودیت کو کچل دیا جائے البتہ جب تک ہمارے قومی نمائندے اس مسئلے کے حل کے بارے میں ان مجالس میں حاضر نہ ہوں ہر فیصلہ ہمارے لئے قابل قبول نہ ہوگا۔

اِس حساس اور اہم مرحلے میں ہمارے سبھی مومن اور دلسوز فرزندان پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ ان مسائل پر غور کریں اور بے فائدہ بحث و مباحثہ ذاتی اختلافات پر لڑائی جھگڑوں، آپس کی کشمکش اور ایک دوسرے پر تہمت و بہتان سے دور رہ کر اپنے مسلمان بھائیوں کی نجات اور اپنے اسلامی ملک کی آزادی کے لئے متحد و متفق ہو کر ایک دوسرے کے

(باقی ص۲۳ پر)

حج اور اس کی فضیلت

تحریر: زاهدی احمدزی

اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ایک رکن اور ستون حج کا فریضہ بھی ہے جسے اللہ تبارک و تعالیٰ نے مالدار اور ذی استطاعت لوگوں کے لئے فرض قرار دیا ہے۔

اللہ تعالے نے فرمایا ہے

"وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ط وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِيْنَ ٥"

اور اللہ کے واسطے لوگوں کے ذمہ اس مکان کا حج کرنا ہے ان لوگوں پر جو کہ طاقت رکھے وہاں تک کی سبیل کی اور جو شخص منکر ہو تو اللہ تعالیٰ تمام جہاں والوں سے غنی ہیں

حج کی فرضیت کی ابتداء اسی آیت شریف کے نزول سے ہوتی ہے اور امام ابن قیم جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب زاد المعاد میں فرمایا ہے کہ حج سنہ ۹ھ یا سنہ ۱۰ھ میں فرض ہوا ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع سنہ ۱۰ھ میں ادا فرمائی ہے۔ اس لئے سنہ ۹ھ یا سنہ ۱۰ھ میں حج فرض ہوا ہوگا لیکن مجاہد اعظم شہید سید قطب رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر فی ظلال القرآن میں فرماتے ہیں کہ ابن قیم رحؒ کی یہ دلیل بظاہر درست نہیں معلوم ہوتی۔ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کو سنہ ۱۰ھ تک مؤخر کرنے کے اور بھی کئی اسباب ہیں۔

بہر حال یہ تو ایک ثابت حقیقت ہے کہ حج اسلامی ارکان میں سے ایک اہم رکن ہے۔ اگر کوئی باوجودِ استطاعت کے حج کی سعادت حاصل نہ کرے تو اللہ تعالےٰ کا اس میں کوئی نقصان نہیں مگر اسی طرح حج نہ کرنے والوں پر اللہ تعالےٰ نے اوپر کی آیت میں سخت ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔

انسان حج بیت اللہ کی سعادت سے بہرور ہو کر ہی نجات یافتہ ہو سکتا ہے۔ اگر کوئی انسان نیک کام کرے گا جس کی تعلیم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے تو اس انسان کی ہی اس میں بھلائی ہے اور اگر اس کے خلاف کرے گا۔ تو خدا کا کیا بگاڑے گا؟ وہ انسان کتنا بدقسمت ہے کہ باوجود استطاعت رکھنے کے حج کی سعادت سے بہرور نہیں ہوتا اور اسی حالت میں موت آ جاتی ہے پھر وہی دولت جس سے وہ انسان حج نہیں کرتا اس خوف سے کہ کم نہ ہو جائے۔ اس کی اولاد اس دولت کو شراب و کباب، سینما اور دوسرے بیہودہ کاموں پر اڑا کر اس کی روح کے لئے اذیت کا سبب بنتی ہے۔

حضرت ابن عمرؓ سے نقل کیا گیا ہے کہ آپ نے فرمایا ہے:

"جو شخص تندرست ہو اور پیسے والا ہو کہ حج کو جا سکے اور پھر بغیر حج کئے مر جائے قیامت میں اس کی پیشانی پر کافر کا لفظ لکھا ہوا ہوگا۔

اس کے بعد انہوں نے یہ آیت پڑھی۔ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ٥

اسی طرح رسول اکرم صلی اللہ

علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ: "جس شخص کے پاس اتنا خرچ ہو اور سواری کا انتظام ہو کہ بیت اللہ شریف جا سکے اور پھر وہ حج نہ کرے تو کوئی فرق نہیں اس بات میں کہ وہ یہودی ہو کر مر جائے یا نصرانی ہو کر اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس ارشاد کی تائید میں اوپر کے آیت کو بطور شاہد تلاوت فرمایا۔"

حج ایک ایسی عبادت ہے کہ اس کا ادا کرنے والا اللہ تعالےٰ وحدہ لا شریک لہ کا مہمان ہوتا ہے۔ اس لئے وہاں پہ حاجی جو بھی مانگتا ہے اللہ تعالےٰ اس کو دے دیتا ہے:

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب احیاء علوم الدین میں رقمطراز ہیں۔ کہ "حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالےٰ کے قاصد اور اس کے مہمان ہیں اگر اس سے کچھ مانگتے ہیں تو ان کو دے دیتا ہے اور اگر اس سے مغفرت چاہتے ہیں تو ان کی مغفرت کرتا ہے اور اگر دعا مانگتے ہیں تو قبول کرتا ہے۔ اور اگر سفارش کرتے ہیں تو ان کی سفارش منظور فرماتا ہے۔ مطلب یہ کہ حج کرنے والے کا اتنا بڑا مقام ہے کہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک جو بھی مانگتے ہیں تو قبول کیا جاتا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: حاجیوں کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اور ذی الحجہ، محرم صفر اور ربیع الاول کی بیسویں تک میں جس کے لئے وہ مغفرت کی درخواست کریں اس کی بھی مغفرت ہو جاتی ہے۔

حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "جو شخص رمضان میں مرے یا غزوہ جہاد کے بعد، یا حج کے بعد وہ شہید مرتا ہے"۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے گھر سے حج یا عمرہ کے ارادے سے نکلے اور مر جائے تو اس کے لئے حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے کا ثواب قیامت تک جاری رہے گا اور جو شخص حرمین شریفین میں سے ایک میں مر جائے تو وہ نہ حساب کے لئے پیش ہوگا نہ اس سے حساب لیا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا کہ جنت میں داخل ہو۔"

ایک روایت میں ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: "لوگوں میں بڑا گناہگار وہ ہے کہ عرفہ میں کھڑا ہو اور سوچے کہ اللہ تعالےٰ نے اس کی مغفرت نہیں کی۔ یعنی عرفات کے دن انسان کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور وہ بالکل پاک و صاف ہو جاتا ہے۔

ایک اور حدیث میں انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ "شیطان عرفہ کے روز سے زیادہ کسی اور دن ذلیل اور حقیر تر اور غضبناک نہیں دیکھا گیا اور اس کی وجہ یہی ہے کہ نزول رحمت الٰہی سے حج کرنے والوں اور عمرہ کرنے والوں کے بڑے گناہ معاف کئے جاتے ہیں اور یہی معاف فرمانا اس کی نظر سے گزرتا ہے۔ اور یہ بھی کہتے ہیں کہ بعض گناہ اس طرح کے ہیں کہ بدونِ عرفہ کے ٹھہرنے کے اور کوئی چیز اس کا کفارہ نہیں۔

مطلب یہ کہ حج بیت اللہ شریف اسلام کی ایک اعلیٰ و ارفع اور عظیم الشان عبادت ہے، صبر و استقامت، جہاد و عزیمت، دعوت و تبلیغ، ضبطِ نفس، تزکیۂ اخلاق باہمی، مواسات و مواخات، مختلف رنگ اور زبان والے مسلمان قوموں میں باہمی تعارف، ایک دوسرے کے عادات و اطوار، تہذیب و ثقافت، سیاسی اور تجارتی امور سے علم حاصل کرنا، تذکیر و نصیحت اور سب سے بڑھ کر عشق و محبت۔ درد و سوز کے صدہا پہلو اس عالمگیر و ہمہ گیر عبادت میں جمع ہیں۔

حج و زیارت بیت اللہ کی صحیح قدر و قیمت اور اہمیت کا احساس اور اس کی تاثیر و افادیت، اجر اور ثواب اس صورت میں مل سکتا ہے کہ اسے تقویٰ کے ساتھ ادا کیا جائے۔ کیونکہ حج میں تقویٰ ایک لازمی شرط ہے اور تقویٰ یہ ہے کہ انسان وہاں پر حج کے عرصے میں ہر طرح کی مادی۔ آلودگیوں سے اور ہر برائی سے بچا رہے ہر قسم کی لڑائی جھگڑے اور ہر قسم کا گناہ خواہ صغیرہ ہو یا کبیرہ سے اجتناب کرے۔ اور ہر حالت میں ذکر الٰہی اور عبادت میں مشغول رہے اللہ کا خوف دل میں رہنا چاہیئے کیونکہ اللہ تعالےٰ کا ڈر اور خوف ہی حالت احرام میں انسان کا نگران رہتا ہے کہ وہ کوئی ایسا کام نہ کرے جو حالت احرام میں صحیح نہیں ہے اور اس کا حج مقبول ہونے میں رکاوٹ بنتا ہے۔

تحریر : سید عبداللہ

قربانی کا اصل مفہوم اور غایہ کیا ہے؟

ہر قوم سال میں کوئی نہ کوئی تہوار ضرور مناتی ہے۔ تہوار منانا اسلاف کی ایک دیرینہ روایت اور ان کی زندگی کا ایک مسلسل عمل ہے۔ اللہ تک پہنچنے اور اللہؐ کا عرفان اور اس کی رضاء حاصل کرنے کے لئے بندہ کو چاہیئے کہ وہ پیغمبروںؑ کے طرز فکر سے آشنا ہو اور ان کے طرزِ عمل کو اپنائے۔

شعور کی منتقلی کے قانون کے مطابق عید قربان امتِ مسلمہ یعنی اللہ کے دوست اور خلیل حضرت ابراہیمؑ اور اللہ کی مشیت پر صابر و شاکر رہنے والی خاتون حضرت بی بی ہاجرہ اور ان دونوں پاکیزہ اور قدسی نفس حضرات کے فرزند حضرت اسمٰعیلؑ کے ذہن کی طرز فکر کو اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ وابستہ طرز عمل کو منتقل کر دیتی ہے۔ جب ہم اللہؐ کے لئے قربانی کرتے ہیں۔ تو در اصل ایک محترم اور مقدس خاتون اور دو نبیوںؑ کے عمل کا اعادہ کرتے ہیں۔ اور یہ کہ ہم اللہؐ کے مطیع اور فرمانبردار بندے ہیں اپنی جان و مال، اولاد اور ہر چیز کو اللہ کی محبت پر اور اللہ تعالیٰ کے دین حق یعنی اسلام کے غلبے اور سربلندی کے لئے قربان کرتے ہیں۔ ہمارا مرنا اور ہمارا جینا سب اللہ ہی کے لئے ہے اور ہماری زندگی کا نصب العین اللہ ہی کی رضاء، خوشنودی اور اس کے حکم کی تعمیل کے لئے ہے۔

کیونکہ ہم اللہ تعالیٰ کے بندے، مخلوق اور ملکیت ہیں وہ مال و متاع جو ہمارے قبضے میں ہے وہ بھی اللہ کی دی ہوئی نعمت اور اس کی ملکیت ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل اور دین حق کی بالادستی کی خاطر ہم پر جان و مال اور اولاد کی قربانی دینا فرض قرار پایا ہے۔

مال و متاع اور اولاد کی قربانی دینے کے بعد اور تمام آزمائشوں میں پورا اترنے کے بعد اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کہتے ہیں کہ "کہو میری نماز، میری قربانی، میرا مرنا اور میرا جینا اللہ رب العالمین کے لئے ہے (سورہ انعام)

عربی زبان میں "قربانی" کے لئے لفظ نسک استعمال کیا گیا ہے۔ نسک یا نسیکہ کا لفظ عربی زبان میں فرمانبرداری اور بندگی کے معنوں میں بھی آتا ہے۔ اور ایسا ہی لفظ نسک کا اطلاق ان جانوروں کے ذبح کرنے پر بھی ہوتا ہے جن کا ذبح کرنا مشروع ہے۔ پس یہ اشتراک جو لفظ نسک کے معنوں میں پایا جاتا ہے۔ اس سے یہ روشن ہو جاتا ہے کہ حقیقی پرستار اور سچا عابد وہی شخص ہے۔ جس نے اپنے نفس کو مع اس کی تمام قوتوں اور اس کے ان محبوب چیزوں کی جن کی طرف اس کا دل کھینچا گیا ہے اپنے رب کی رضا جوئی کے لئے ذبح کر ڈالا ہے اور اس طرح اپنے نفسانی خواہشات کو دبایا ہوا ہے۔ جیسے اس کی کوئی نفسانی خواہش ہی نہ ہو۔

قربانی کا مفہوم محض یہ نہیں کہ ہم عید کے دن ایک جانور خرید کر اسے ایک رسم و عادت کے طور پر ذبح کریں اور اس طرح قربانی، جو حقیقت میں اللہ کی رضاء اور اللہ کے دین کی سربلندی کے لئے اپنی جان اور ان محبوب چیزوں کی قربانی دینا ہے جو ہمیں اللہ تعالیٰ نے عطا کیا ہے کی اصل روح اور جامع مفہوم سے غافل رہتے ہوئے اپنے مسلمان ہونے پر فخر کریں۔

ہم نے اوپر کے سطور میں قربانی کی تشریح کی ہے کہ عید کے روز جانور ذبح

کرنا بھی قربانی ہے۔ لیکن قربانی کا جو اصل مفہوم اور غرض و غایت ہے وہ یہ ہے کہ انسان اللہ کی رضاء و خوشی کے لئے ہکذا اسلام کی سربلندی و بالادستی اور دنیا کے کونے کونے میں اسلامی عدالت قائم کرنے کی خاطر ہمیشہ جان و مال اور اولاد کی قربانی دینے کے لئے تیار رہے اور عملاً بھی اس کا ثبوت دیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا و منشا اور مشیت پر راضی ہو۔

جس شخص گرامی و با فضیلت کی یاد میں جو ہر سال مسلمانان گیتی جانوروں کو ذبح کرنے کی شکل میں عید مناتے ہیں اور اس کی یاد گرامی تازہ کرتے ہیں انہیں قربانی کا اصل مفہوم و غایہ اشکارا تھا اور انہوں نے پوری انسانیت کے لئے اپنی عملی قربانی کی مثال پیش کی ہے۔

یہ بے یار و مددگار کس جرم کی سزا پا رہے ہیں

چنانچہ انہوں نے آزادی اور حریت کا پرچم بلند کرتے ہوئے خالق کی اطاعت کے لئے مخلوق کی بغاوت مول لے لی۔ اس نے اپنے مالک کے حکم پر اپنے اقرباء اور خاندان کو چھوڑ دیا۔ دولت، امارت منصب اور عہدوں کو پس پشت پھینک دیا۔ دعویٰ توحید کی عملی تصدیق کے لئے آتش نمرود میں کود پڑا۔

بقول علامہ اقبالؒ

بے خطر کود پڑا آتش نمرود میں عشق
عقل ہے محو تماشائے لب بام ابھی

اس نے اپنے رب کی رضاء کے لئے وطن جیسی نعمت کو خیرباد کہہ دیا وہ ویران اور غیر مزروعہ زمین (حجاز) میں اپنی پسندیدہ بیوی بی بی ہاجرہ اور اکلوتے بیٹے (حضرت اسماعیلؑ) کو صرف اللہ کے سہارے چھوڑ کر ایسا روانہ ہوا کہ منہ موڑ کر نہیں دیکھا۔

تاکہ شفقت پدری کے باعث امر الٰہی کی بجا آوری میں کوئی لغزش نہ آنے پائے۔

حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے یہ تمام تکالیف کیونکر برداشت کئے؟ اس لئے کہ انہیں معلوم تھا کہ اللہ تعالےٰ مجھ سے اپنی محبت کا امتحان لے رہا ہے اور بہ علم ظاہری وہ واضح اور ثابت کرنا چاہتا ہے کہ میرا خلیل میرے حکم کی تعمیل کی راہ میں قربانی دے سکتا ہے یا کہ نہیں۔

اس سے بڑھ کر وہ ایک اور کٹھن آزمائش میں بھی کامیاب اترا واقعاً کہ یہ آزمائش نہایت کٹھن اور دشوار تھی وہ اپنے جگر گوشے حضرت اسماعیلؑ کی قربانی کی آزمائش تھی۔

تفسیر قرطبی میں آیا ہے کہ حضرت

ابراہیمؑ نے مسلسل تین راتیں خواب دیکھا کہ اپنے بیٹے اسمٰعیلؑ کو ذبح کر رہے ہیں اس لئے انہوں نے اپنے بیٹے سے کہا کہ " بیٹے میں نے خواب دیکھا ہے کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں بتا تیری کیا رائے ہے اس فرزند باسعادت سے بھی یہی توقع کی جاتی تھی جس نے اپنے باپ کو جواب دیا۔ اس طفل باسعادت نے نہایت ادب و احترام سے جواب دیا " ابا جان حکم الٰہی پر بلا تامل عمل کیجئے انشاء اللہ آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔

(الصافات ۱۰۲)

اسے کہا جاتا ہے قربانی

قربانی کا اصل مفہوم و فلسفہ یہی ہے کہ اللہ کی رضاء و خوشنودی اور اس کے دین کے لئے جان و مال اور اولاد کی قربانی پیش کی جائے۔ یہی قربانی عصر حاضر میں افغانستان کے مسلمان اور مومن عوام آٹھ سالوں سے دے رہے ہیں۔

افغان مومن اور غیور قوم نے ان آٹھ سالوں کے دوران اللہ کی راہ میں کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کیا انہوں نے اپنی جان و مال اور اولاد کی قربانی سے دریغ نہیں کیا اپنا مال و متاع جان پر نچھاور کیا محنت و مشقت سے بنائے ہوئے گھر بار کو چھوڑ دیا۔

وطن جیسی عزیز اور عظیم نعمت کو پس پشت ڈال کر بے یار و مددگار سوزاں اور بے آب و گیاہ دشتوں میں محرومیت کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ یہ سارے کیوں اور کس لئے؟

اس سوال کا جواب بالکل واضح اور روشن ہے۔ اور وہ یہ کہ افغان قوم ایک مسلمان قوم ہے، مومن اور غیور قوم ہے وہ یہ ساری قربانی اللہ کی رضار اور خوشنودی کے لئے دے رہے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کا دین غالب ہو۔ کیونکہ اللہ کی زمین پر اللہ ہی کا دین اور قانون نافذ اور حاکم ہونا چاہئے۔

افغان مسلمان قوم نے جہاد کا سلسلہ اس لئے جاری رکھا ہوا ہے کہ دنیا میں خدا نخواستہ کہیں اسلامی عدل و انصاف کا چراغ بجھ نہ جائے اور کہیں طاغوتی قوتوں کے ظلم و تشدد اور مظلوم قوموں پر ان کے یلغار سے آہستہ آہستہ حق کی آواز دب کر اسلام کا نام و نشان مٹ نہ جائے۔

چونکہ مسلمانوں کی زندگی کا مقصد حیات اپنے خالق کی رضا کے مطابق زندگی گزارنا و اسلام کا جھنڈا بلند رکھنا کہ انسان کی بندگی سے انسان کی آزادی اور حریت اور اس راہ میں ہر قسم کی قربانی دینا ہے اس مقصد کو مد نظر رکھتے ہوئے افغان مجاہد قوم نے تہیہ کر رکھا ہے کہ آخری دم تک موجودہ اسلامی جہاد کو جو درحقیقت حق و باطل کے درمیان ایک فیصلہ کن معرکہ ہے جاری رکھیں گے۔ انہوں نے عزم صمیم کے ساتھ یہ بھی ارادہ کیا ہے کہ وہ قربانی کی اس عظیم اسلامی روایات کو جانور کے بجائے اپنی جانوں، اولاد اور دیگر مال و متاع اللہ کی راہ میں قربان کریں گے اور غاصب جارح ملحد روسی فوجیوں کے خلاف جہاد و قتال کا سلسلہ جاری رکھیں گے تاکہ اپنے رب کی رضا و خوشنودی حاصل کی جا سکے۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم

قادری

محسنِ انسانیت رحمۃ للعالمین
نے فرمایا
نماز پڑھ بیشک نماز میں شفا ہے

بقیہ: ارشاد نبوی

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ پانچ نمازیں ہیں جنہیں اللہ تعالےٰ نے اپنے بندوں پر فرض کیا ہے تو جس شخص بہتر طریقہ پر وضو کیا اور ان نمازوں کے مقررہ وقتوں میں انہیں ادا کیا اور رکوع و سجود ٹھیک سے کیئے اور اس کا دل اللہ تعالےٰ کے سامنے نمازوں میں جھکا رہا۔ تو اللہ تعالےٰ نے اس کی مغفرت اپنے ذمہ لے لی۔

اور جس نے ایسا نہیں کیا۔ تو اس کے لئے اللہ تعالےٰ کا یہ وعدہ نہیں ہے۔ اگر چاہے گا تو اس کو بخش دے گا اور چاہے گا تو اس کو عذاب دے گا۔

تحریر۔ سلطان حسین شاہ

جہاں مجاہدین آپس میں شیر و شکر ہیں

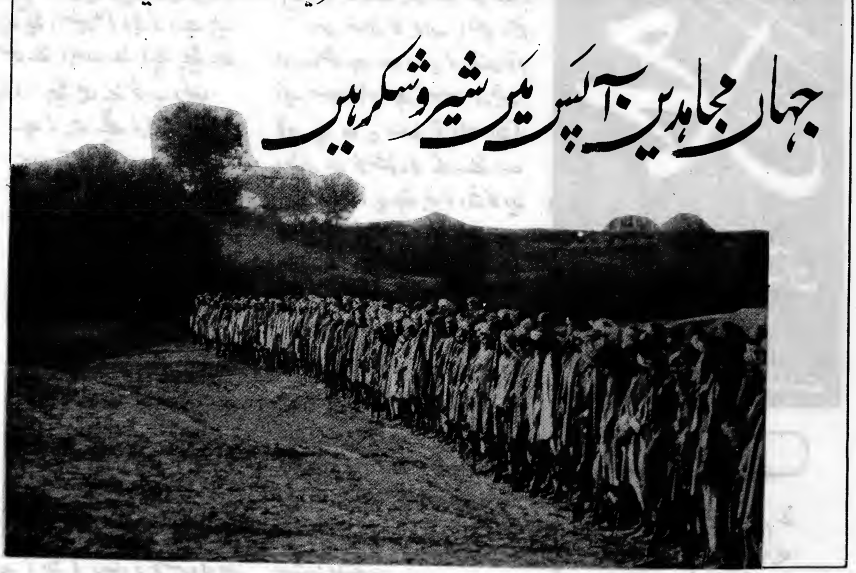

وادی لوگر افغانستان کا سرسبز و شاداب صوبہ ہے یہ دارالحکومت کابل کے جنوب میں واقع ہے اس کا صوبائی ہیڈکوارٹر پل عالم ہے۔ جبکہ آزرہ، ، محمد آغا، برکی برک اور برکی راجان اس کے سب ڈویژن کلینگار، خوشی، سرخاب دوبندی اور آب چکان اس کی علاقہ داریاں ہیں۔ گزشتہ ماہ افغانستان کے اس صوبے میں جانے کا موقعہ ملا تو یہ دیکھ کر خوشی اور مسرت کی انتہا نہ رہی کہ مختلف تنظیموں کے مجاہدین میں یہاں اتحاد و یگانگت پائی جاتی ہے اور وہ آپس میں شیر و شکر ہیں۔

افغانستان کا یہ چھوٹا سا صوبہ دارالحکومت کے قریب ہونے کی وجہ سے بڑی اہمیت کا حامل ہے اور اس لحاظ سے بھی اس کی اہمیت میں اضافہ ہوتا ہے کہ صوبہ پکتیا کے ہیڈکوارٹر گردیز اور پکتیکا کے ہیڈکوارٹر شرنہ جانے والی شاہراہ اس صوبے سے گزرتی ہے۔ مجاہدین کے نقطہ نگاہ سے اس صوبے کی اہمیت اس لئے سب سے اہم ہے کہ افغانستان کے سترہ صوبوں کو جانے والے راستے اسی صوبہ سے گزرتے ہیں۔ ایک طرف یہ صوبہ قابض روسی حکام اور کٹھ پتلی کابل انتظامیہ کے فوجی دستوں کی گزرگاہ ہے تو دوسری جانب یہ مزاحم افغان مجاہدین کی آمد و رفت کا معروف راستہ ہے۔ چنانچہ دونوں کے لئے اس کی اہمیت ایک دوسرے سے بڑھ کر ہے

اس علاقے سے گزرنے والے سرکاری دستوں پر محمد آغا سے حملوں کا آغاز ہوتا ہے اور کلینگار، پل عالم، برکی برک اور دیگر مقامات پر حملوں کا شکار ہوتے ہیں۔

چنانچہ اس راستے سے گزرنے والے سرکاری دستے خواہ کتنی بڑی کانوائے کی شکل میں گزرنا چاہے اور انہیں بمبار لڑاکا طیاروں اور گن شپ ہیلی کاپٹروں کی کتنی ہی کمک و حفاظت حاصل ہو مجاہدین کے چھاپہ مار گروہوں کے کامیاب حملوں کی وجہ سے ٹوٹ پھوٹ جاتے ہیں اور گزرتے وقت کئی ٹینکوں و بکتر بند گاڑیوں اور فوجی ٹرکوں کے بے کار "لاشے" پیچھے چھوڑ جاتے ہیں جو شاہراہ کے دونوں جانب اکثر و بیشتر مقامات پر پڑے ہوتے ہیں اور ان کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ افغان تاجر انہیں کاٹ کر ٹکڑوں ٹکڑوں کی شکل میں وہاں سے منتقل کر کے کباڑ میں فروخت کر دے۔

کٹھ پتلی انتظامیہ اور قابض روسی

حکام نے لوگر سے گزرنے والے مجاہدین کا عمومی راستہ بند کرنے کے لئے گذشتہ آٹھ نو سالوں میں کئی مرتبہ حملے کئے لیکن ہر مرتبہ مجاہدین نے ان حملوں کو ناکام بنایا اور سرکاری دستوں بھاری جانی و مالی نقصانات پہنچانے کے بعد پسپائی پر مجبور کر دیا۔

افغانستان کے اس صوبے میں جانے کا اتفاق ہوا تو اس علاقے میں مجاہدین کی کامیابیوں کے وجوہات کا اندازہ بھی ہوا ہے۔ آزرہ، دوبندی، سرخاب وغیرہ کے علاقوں سے گذر کر مجاہدین کے مرکز آب چکان پہنچے تو پتہ چلا کہ افغانستان کے اس صوبے کا نوے فی صد سے زیادہ علاقہ کیوں آزاد ہے اور یہاں مجاہدین کی کارروائیوں میں شدت اور کامیابی کیوں ہے۔ افغانستان کے اس صوبے میں افغان تحریکِ مزاحمت کی مختلف پارٹیوں کے حریت پسندوں میں خدا کے فضل و کرم سے کوئی اختلاف نہیں اور یہاں مجاہدین ایک دوسرے کے دست و بازو بنے ہوئے ہیں۔ درہ آب چکان جہاں مجاہدین کے مراکز ہیں چار تنظیموں کے مرکز ایک دوسرے کے ساتھ لگے ہوئے ہیں۔ ان تنظیموں میں جمعیتِ اسلامی، حزبِ اسلامی، جبہہ نجات ملی اور حرکت انقلاب اسلامی ہے۔ ایک مرکز کے مجاہدین دوسرے مرکز سے گزرتے ہیں ایک دوسرے کو اسلحے اور آدمیوں کی کمک دیتے ہیں ضرورت پڑنے پر ایک دوسرے کے مراکز میں اپنے آدمی رکھتے ہیں اور پہاڑی غاروں میں اگر چھپنے کی ضرورت پڑے تو ایک ساتھ ایک ہی غار میں جا چھپتے ہیں یہی حال محمد آغا، کلنگار، سرخاب، برکی راجان برکی برک، ہوٹل ماموراور صوبے کے دیگر مراکز کا ہے۔ جہاں مختلف تنظیموں کے مجاہدین ایک دوسرے کے ساتھ ساتھ رہتے ہیں اور شانے سے شانہ اور قدم سے قدم ملا کر دشمن کے خلاف لڑتے ہیں۔

۲۵ر جولائی ۱۹۸۶ء کو مجاہدین کے ایک مشترکہ پلان کے تحت صوبے کے تمام اہم مراکز پر کئے جانے والے ایک حملے کا نظارہ کرنے کا موقعہ بھی ملا۔ یہ حملہ مغرب کے کچھ دیر بعد شروع ہوا۔ نصف شب تک جاری رہنے والے اس حملے میں مجاہدین نے میزائل راکٹ لانچرز اور توپیں استعمال کیں۔ مجاہدین کی گولہ باری سے صوبائی صدر مقام پل عالم شدید متاثر ہوا۔ جہاں روسی فوج کے بریگیڈ ہیڈ کوارٹر کی دو بیرکیں تباہ ہو گئیں۔ ان بیرکوں میں ایک اندازے کے مطابق نوے سے زائد روسی فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے جنہیں اگلے روز ہیلی کاپٹروں کے ذریعے کابل شہر منتقل کر دیا گیا۔ گولہ باری کے نتیجے میں صوبائی صدر مقام پل عالم تین دن تک دیگر علاقوں سے منقطع رہا۔ مجاہدین کے اس طوفانی حملے کا نشانہ بننے والوں میں برکی برک، محمد آغا، کلنگار خوستی، سیم دلدل، شہیدان پوستہ، قوائی راکٹ کے علاقے شامل ہیں ان علاقوں میں متعدد فوجی ہلاک و زخمی ہوئے اور پچیس گرفتار کر لئے گئے۔ جبکہ اٹھارہ چوکیاں میزائلوں کے فائر سے نذر آتش ہو گئیں۔ مجاہدین کی واپسی کے بعد متاثرہ علاقوں میں روسی فوج نے دیہی علاقوں پر گولہ باری کے ساتھ اندھا دھند بمباری کی جس سے متعدد عورتیں اور بچے شہید اور مکانات تباہ ہو گئے چھاپہ مار کارروائی کے اس کامیاب سلسلے میں مجاہدین جانی نقصان سے محفوظ رہے۔

اگر افغانستان کے دیگر صوبوں میں بھی مختلف تنظیموں کے حریت پسند اتحاد و یگانگت سے رہتے ہوئے مشترکہ منصوبہ بندی کے تحت متحدہ طور پر کارروائیاں کریں تو دیگر صوبوں میں بھی کامیابی حاصل کی جا سکتی ہے اور افغانستان کی آزادی و روسی فوجوں کی پسپائی کی منزل قریب کی جا سکتی ہے۔

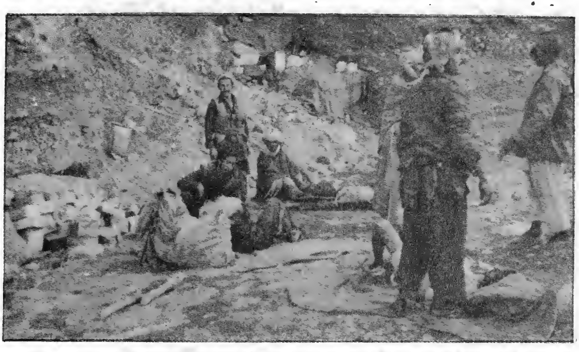

مجاہدین اپنے زخمی بھائیوں کی مرہم پٹی کر رہے ہیں ،

تحریر : شہرت ننگیال

ترجمہ : عبدالطبیب ہمدرد

خون کی جھلک

سورج بادلِ نخواستہ آہستہ آہستہ افق کی جانب گرتا چلا جا رہا تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے اس کا بھی جی نہیں لگ رہا کہ اس ہیبت ناک کرۂ ارض کے بیچارے مکینوں کو ایک بار پھر اکیلا چھوڑ کر خونیں پنجوں کے حوالے کر جاتے۔

سورج اور اس کے ارد گرد ماحول نے ایک عجیب شکل اختیار کر رکھی تھی۔ لال سرخ چہرہ چمک رہا تھا۔ یوں معلوم ہو رہا تھا جیسے اس نے کسی خون کے سمندر میں غوطہ لگایا ہو یا پھر زمین پر بہائے گئے بے گناہوں کے خون میں اپنے آپ کو رنگ لیا ہو۔ اور اس کی یہ تصویر جھلک رہی ہے۔

سورج فلک شگاف پہاڑوں کی نوکیلی چوٹیوں کو اپنے سینے پر مضبوطی سے تھامے اور ان پر اپنی مخملی چادر ڈالے ہوئے تھا۔ سورج کی کرنیں جتنی افق کے قریب ہوتی جا رہی تھیں۔ اتنی ہی آسمان کے بعد شفق خون نما لالی سے رنگا جا رہا تھا۔ شام ہونے میں ابھی کچھ دیر تھی۔ لیکن شفق نے قریباً نصف آسمان پر اپنا راج قائم کر رکھا تھا۔ سب سے زیادہ گاؤں کے ننھے منے بچے اس رنگیلے آسمان کو حیرت زدہ، دقیق نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔ ان پر ایک قسم کی ہیبت طاری ہو چکی تھی۔ انہوں نے پہلے سنا تھا کہ جب کبھی کسی بے گناہ شخص کا ناحق خون بہایا جاتے تو آسمان پر سرخ غبار اور گھٹا چھا جایا کرتی ہے لیکن اب تو یہ بچے ان کہاوتوں کو نہیں مانتے تھے۔ کیوں کہ چند سالوں سے لگاتار ہر دن اور ہر لمحہ درجنوں بے گناہ انسانوں کا خون بہانا اور انہیں موت کے گھاٹ اتارنا روزمرہ کا معمول بن چکا تھا۔ اس کے باوجود وہ سبھی بچے حیرت زدہ نگاہوں سے آسمان پر ایک نئے منظر کا تماشا کر رہے تھے۔ انہیں کیا علم تھا کہ آسمان پر چھائی ہوئی ان خونیں گھٹاؤں نے ان معصوم بچوں کے خون سے اپنے آپ کو رنگا ہے۔ اور اگلی صبح یہ خونیں گھٹائیں برس کر سطح زمین کو اپنے رنگ میں رنگ ڈالے گی۔ انہیں کیا معلوم کہ آج کی یہ شفق ان کے کل کے بہائے جانے والے خون کی تصویر بنی ہے اور آج ہی سے وہ رو رہی ہے۔

ہاں! یہ کل پیش آنے والے ہولناک واقع کی سرخی ہے۔ یہ بھی صحیح ہے کہ شفق میں بھی خون جیسا رنگ ہے۔ شہیدوں کے خون کی موجودہ تصویر جوان کے خون کی ترجمانی اور عکاسی کر رہی ہے۔

شام کے اندھیرے آہستہ آہستہ فضا پر چھانے لگے۔ لوگ گھروں میں چلے گئے۔ اندھیرا پھیلتا گیا۔ لیکن شفق خاموش کھڑا۔ کل آنے والے خطرے کی گھنٹی بجا کر گاؤں والوں کو ہوشیار رہنے کی خبر دے رہا تھا اور وہاں کے مکینوں کو ایک غمناک رات کے سپرد کر رہا تھا۔

خدا جانے وہ رات گاؤں والوں پر کیسی گزری ہوگی۔ شاید اکثر لوگوں نے اپنے شہیدوں کو اور اکثر نے اپنے قیدیوں کو خوفناک اور افسوسناک سپنوں کے خواب و خیال میں دیکھا ہوگا۔ اور ہیجان آور یادوں کو ایک بار پھر زندہ کیا ہوگا۔ سردیوں کی راتیں یوں بھی لمبی ہوتی ہیں۔ گاؤں والوں نے رات کے اندھیرے کو اس لیے غنیمت سمجھ رکھا تھا کہ اس وقت وہاں بمباری ہونے کا کوئی خدشہ موجود نہ تھا۔

صوبہ وردگ کے وانگی اور حسن بیگ نامی گاؤں بنجر ہیں۔ وہاں کے باشندے غریب مگر محنت کش تھے۔ یوں تو پہلے بھی انہوں نے خوشی کا کوئی دن نہیں دیکھا تھا۔

لیکن جب کمیونزم کی وحشت نے انہیں اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ تو پھر کوئی ایسا دن نہ تھا جب اس علاقے کے گاؤں اور گھر روسیوں کی بمباری کی زد میں آکر تباہ اور ملیامیٹ نہ کیے گئے ہوں۔

بمباری کا سلسلہ کافی زور پکڑ چکا تھا۔ وہاں کے باشندے مجبور ہوگئے اور اپنا سر چھپانے کے لیے پہاڑوں کی وادیوں اور اونچی جگہوں اور ٹیلوں پر غاریں بنا کر ان کی تاریک فضا اور نمناک مٹی میں اپنا سارا سارا دن گزارنے لگے۔ لیکن بیکار روز گنوانا ان کے لیے بہت کٹھن تھا۔ جب تک انسان کے دم میں دم ہے وہ اپنی ضروریات زندگی اور اپنے اہل و عیال کے لیے نفقہ پیدا کیے بغیر ہاتھ پر ہاتھ دھرے آرام سے نہیں بیٹھ سکتا۔ وہ بم اور گولیوں کی بوچھاڑ میں اپنے کھیتوں میں محنت مزدوری کرنے پر مجبور تھے۔

ان المناک واقعات سے اکثر مکانات ویران ہوگئے۔ بے شمار انسان خون میں نہاتے گئے۔ گاؤں کے گاؤں تباہ و برباد ہوکر کھنڈرات میں بدل گئے لیکن (۳۰) تیس معصوم بچوں اور قریباً دس (۱۰) نوجوان اور معمر افراد کی افسوسناک موت اور دلخراش سانحے نے کمیونزم کی چندین سالہ وحشت ناک تاریخ میں ایک بار پھر بے رحمانہ بمباری اور قتل عام کے ایک نئے باب کا آغاز کیا تھا۔

یخ بستہ سرد رات گزرتے اور صبح کی روشنی ظاہر ہوتے ہی گاؤں والے مسجد میں جمع ہو چکے تھے۔ گاؤں میں فجر کی نماز کے بعد اکثر نمازی کچھ دیر کے لیے مسجد میں بیٹھے رہتے۔ کمسن بچے سردی کے موسم میں پہلے سے کہیں زیادہ سبق پڑھنے آتے۔ کیوں کہ سردیوں میں کام کاج کے مواقع فراہم نہیں ہوتے۔ چھوٹے بچے ہر صبح قرآن مجید و پارے لیے مسجد میں حاضر ہو جاتے۔ گاؤں کے جوان مرد اور بزرگ بھی مسجد کے ہال میں بیٹھے ہوتے تھے۔ اور ان سے تھوڑا آگے محراب کی طرف جناب مولوی صاحب بچوں کو سبق پڑھا رہے تھے۔ یہ ننھے منے بچے اپنے معصوم لہجوں میں قرآن شریف کی آیتوں کو بیک آواز میٹھے اور دلفریب انداز میں تلاوت کر رہے تھے۔ لوگ خاموش بیٹھے تھے۔ بمباری شروع ہونے میں ابھی کچھ وقت باقی تھا۔ مسجد میں بچوں کے سبق پڑھنے سے ایک شور و غلغلہ برپا تھا۔ ایسا شور جس کی لذت سے ہر کوئی محو ہو چکا تھا۔ نہ ان کی توجہ بٹتی اور نہ ہی کسی اور کی آواز انہیں مانوس کرتی تھی۔

خدا جانے بچوں کے والدین نے اپنے بچوں کو کتنی ڈانٹ ڈپٹ کے بعد مسجد میں بھیجا ہوگا۔ یہ کمسن بچے اس بے مہر سردی میں کیسے جلدی جلدی اپنی خون آلود آنکھوں کے ساتھ قدم اٹھاتے ہوئے مسجد میں پہنچے ہوں گے۔ اور صبح کی سردی کے تھپیڑے اپنے چہروں پر سہے ہوں گے۔

بچے سبق دہراتے ہوئے جھوم رہے تھے آج انہیں مولوی صاحب کے تھپیڑ اور مکوں کے درد کا کوئی احساس نہ تھا۔ کسی کا بھی جی نہیں چاہتا تھا کہ وہ شوخی کرے۔ ہر کسی

(باقی ص ۴۹ پر)

روسی وحشت کا ایک اور نمونہ

ماہنامہ

مشعل

م س ا ع

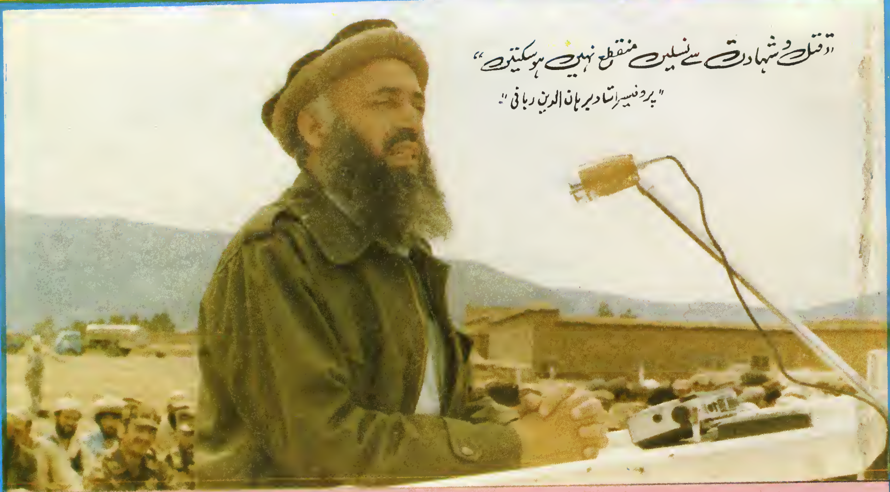

"قتل و شہادت سے نسلیں منقطع نہیں ہو سکتیں"

"پروفیسر استاد برہان الدین ربانی"

تحریر: عبدالرزاق کوثر

حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل

ظاہر میں یہ مقدس کلمہ تو ہر مسلمان کے عقیدے کا اساس ہے لیکن اکثر دیکھا گیا ہے کہ عقیدہ کو عمل میں لانے کے لیے دشوار ترین ہفت خوان رستم طے کرنا پڑتا ہے اور جس طرح دیدہ و شنیدہ میں بعد اور فرق ہوتا ہے اسی طرح گفتہ اور کردہ میں بھی دوری ہوتی ہے علم فلسفہ کے علماء کہتے ہیں کہ عالم دو قسم کے ہیں ایک عالم کبیر یعنی یہ دنیا جس میں نیک و بد سیاہ و سفید چھوٹے بڑے غرض ہر قسم کے مخلوق ہیں اور دوسری قسم کا عالم یہی خلاصۂ کائنات اور شاہکار تخلیق انسانی ذات ہے۔ یہ اپنے ہی ذات میں خود ہی انجمن ہے اسی کی واحد ہی انجمن ہے اس کی واحد ذات میں متفرق قسم کی قوتیں اور صفات ہیں۔

اسی طرح اس کارگاہ حیات میں علم و کردار عقیدہ و عمل قمقمہ حیات کے مثبت اور منفی تاریں ہیں۔ جب یہ دونوں آمادۂ عمل ہوں تو شمع حیات اور چراغ اقبال روشن تابندہ اور فروزاں ہوتی ہے۔ اور اگر صرف عقیدہ کی مثبت Positive طاقت ہو تو بھی کسی کی طاقت نہیں ہوتی کہ اس کو ہاتھ لگائے۔ مگر وہ ہمہ گیری جہاں تابی اور فیض رسانی نظروں سے غائب ہوتی ہے مگر جب اس عقیدے کے ساتھ عمل بھی شامل ہو جائے۔ تو پھر یہ ایک ناقابل شکست طاقت بن جاتی ہے۔ اور یہی حقیقت اس مضمون کے عنوان کے واقعہ سے مترشح ہوتی ہے واقعہ یہ تھا کہ قریش کے عظیم لیڈر ابوسفیان نے چند زبان آور اور تجربہ کار لوگوں کو تربیت دیکر مسلمانوں کے پاس بھیج دیا تھا۔ اور مسلمانوں میں قریش کے یہی پروپیگنڈے باز جن کے لیڈر کا نام بعض تواریخ میں نعیم بیان کیا جاتا ہے۔ مسلمانوں میں یہ افواہ اڑاتے رہے کہ مسلمانوں کو ختم کرنے کے لئے قریش کے بے شمار جنگ آزما اور تیغ زن بہادروں نے جمع ہو کر میدان جنگ میں مورچے جمائے ہیں اور چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کا مکمل استیصال کر کے ان کا نام و نشان تک صفحۂ ہستی سے ہٹا ڈالیں۔ ایک تو عربی کی فصاحت دوسری افواہ اڑانے والوں کی قادرالکلامی اور زور بیانی اور پھر ان کی تجربہ کاری کے ساتھ ان کی دلی خواہش اور دل کی آواز بھی تھی پھر ان کی یہ افواہ ایسی رنگ میں تھی جس میں ظاہری طور پر مسلمانوں کے لئے خیرخواہی اور ان کو جنگ و پیکار اور قتل و غارت سے محفوظ ہونے کی دام ہمرنگ زمین بھی تھی اگرچہ ان کا یہ پروپیگنڈا کامیاب ہونے کے کل لوازمات اور شرائط اپنے اندر رکھتا تھا مگر یہاں قدرت کا اٹل قانون بھی اپنی جگہ کارفرما تھا اور باطل کے لئے ناکامیابی مقدر ہوئی تھی مسلمانوں نے صرف ایک مختصر سا فقرہ کہہ کر جس میں حقائق اور معانی کے سمندر بھرے پڑے تھے ان کے سارے پروپیگنڈوں اور افواہوں تراشی کے مضبوط قلعوں کو بیخ و بن سے اکھاڑ دیا اور ہم آج چودہ سو سال بعد بھی یہ منظر دیکھ سکتے ہیں۔ کہ اس ساری خیر خواہی کے پروپیگنڈوں اور کلمۃ الحق میریدوں بہ الباطل کے افواہ طرازیوں کی پرکاہ تک کی بھی حقیقت اور وقعت نہیں رہتی۔ جس وقت کہ مجاہد اللہ تعالیٰ پر توکل کر کے میدان جہاد میں کود پڑتا ہے تو یہ ساری افواہ طرازیاں نقش برآب ثابت ہوتی ہیں۔

حسبنا اللہ نعم الوکیل کو اگر ایک دوسری اور عمیق نگاہ سے دیکھا جائے تو بات اور زیادہ واضح اور روشن ہوتی ہے اور وہ یہ کہ ایسا کہتے ہوئے یقیناً اس کے دل میں یہ بات جاگزیں ہوتی ہے کہ آخرکار ایک روز تو مرنا ہے۔ موت اپنے مقررہ وقت سے ادھر ادھر نہیں ہوتا چنانچہ اگر جہاد سے بھاگ بھی جائیں تو کوئی موت سے نہیں بچ سکتا۔ یعنی اے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کہہ کہ اگر تم لوگ موت سے یا مارے جانے یعنی قتل ہونے سے بھاگ جائیں بھی تو یہ بھاگ جانا تم کو کوئی فائدہ نہیں پہنچائے گا۔ یعنی تمہارے کسی کام نہیں آئے گا اور تم مقررہ وقت پر مرے یا مارے جاؤ گے اور اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ کا ایک اٹل اور ناقابل تبدل و تغیر قانون ہے کہ وَمَا کان لنفسٍ ان تموت الا باذن اللہ کتاباً مواجلا (آل عمران) اللہ تعالیٰ نے وقت مقرر کر کے لکھا ہے اس لئے کسی کی بس نہیں یہ بات نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر وہ مر سکے اور اسی طرح قرآن مجید کے سورۂ آل عمران کی نسبت سے اللہ تعالیٰ نے یہ بات تاکید کے ساتھ بیان کی گئی ہے۔ کہ بغیر اس کے حکم کے

اور وقت مقررہ اور ساعت مقررہ کے کوئی بھی نہیں مر سکتا۔

جو لوگ اس خوف سے جہاد میں شریک نہیں ہوتے کہ ادھر اس نے جہاد کے سنگریں قدم رکھا۔ اور ادھر ملک الموت نے ان کا گلا دبوچ لیا۔ یا اگر فلاں شہید کھلی آنکھوں جہاد میں نہ جاتا تو کیوں کر قتل ہوتا تو ایسے لوگوں کو بھی اللہ تعالیٰ تنبیہ کر کے بات واضح کرتا ہے کہ اگر یہ موت و قتل صرف جہاد ہی پر منحصر اور موقوف ہے۔ تو پھر تم اور تمہارے تن آسان عزیز نرم نرم بستر پر کیوں موت کے آغوش میں چلے جاتے ہو۔ ذرا اپنے آپ کو تو موت سے بچا کر دیکھو اگر یہ لوگ اپنی موت کو چند منٹ تک ٹال سکتے ہوں تو ٹال کر دیکھو حقیقت یہ ہے کہ اگر کوئی مضبوط فصیل قلعہ مورچہ کے اندر ماہر حکیم کے زیر نگرانی و علاج کیوں نہ ہو۔ تو موت کا بے خطا تیر اس کا سینہ چھید کر رکھ دیگا۔ اور یہ حقیقت ہے کہ ؎

ہر آنکہ زاد بہ ناچار بایدش نوشید
ز جام دہر مے کل من علیہا فان

پس جب موت سے نجات اور مفر نہیں تو پھر جہاد میں جا کر کیوں نہ شہادت کی موت مرا جائے اور جہاد میں ایسا کارنامہ کیوں کر انجام نہ دے کہ رہتی دنیا تک اس کی یاد باقی رہے اور آئندہ نسلیں اس پر فخر کر سکیں آپ کی قربانی سے ملک و ملت اور مذہب کو آزادی حریت اور عزت نصیب ہو اور آپکی شہادت کی صورت میں آپ کو جنت کی نعمتیں اور رضائے الٰہی ۔ ؎

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بہ عشق
ثبت ست بر جریدۂ عالم دوام ما

احادیث نبوی کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مجاہد کو خلعت شہادت کے در بر کرنے کے بعد اگر کوئی تمنا اور ارمان باقی رہتا ہے تو وہ صرف اور صرف یہی ہوتا ہے کہ دوبارہ زندہ ہو جائے اور دوسری تیسری دفعہ بار بار شہادت کا مقام حاصل کرے ؎

جاں خواہم از خدا نہ یکے صد ہزار بار
تا صد ہزار بار بمیرم برائے دوست

اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک شہید کا احترام اعزاز اور اکرام اس قدر ہوتا ہے کہ بڑے بڑے صالحین رشک کرتے ہیں۔ کہ کاش ہم کو شہادت کا یہ اعزاز مل جاتا۔ مشہور اور دنیا کا بے نظیر مسلمان سپہ سالار کے جسم پر ہر دو انگل کے فاصلے پر تلوار نیزہ یا تیر کا زخم تھا۔ اور وہ سرفروشانہ طور پر دشمنوں کی صفوں میں گھس جاتا۔ مگر وہ شہادت کی تمنا کرتے ہوئے اپنی بستر پر داعی اجل کو لبیک کہہ گیا۔ اس سے شہید کی عزت اور عظمت ظاہر ہوتی ہے۔ ؎

ازاں بدیر مغانم عزیز تر دارند
کہ آتشے کہ نمیرد ہمیشہ در دل ماست۔

شہادت کے اس عظمت اور علو شان کو دیکھتے ہوتے یہ بات واضح ہو جاتی ہے۔ کہ جان اور سر کے بدلے شہادت اگر حاصل ہو جائے تو کیا کہنے اور دنیائی مال اور متاع اس کی تو کوئی حیثیت ہی نہیں ؎

اے کہ مے گوئی چرا جامے بہ جانے مے خری۔
ایں سخن با ساقی ما گو کہ ارزاں کردہ ست

اور اگر انسان یکسو ہو کر انصاف کی نظر سے دیکھے تو ایمان اور اسلام نام ہے۔ اللہ کے احکام کی تصدیق اور ان پر عمل اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ میں نے مومنوں سے ان کے جان و مال جنت

(باقی ص۴۱ پر)

ہم چھوٹے ہیں تو کیا ہوا حوصلے بلند اور پہاڑ سے سر ٹکرانے کی ہمت رکھتے ہیں۔

جسارت فیچر

یکم اگست ۱۹۸۶ء

روس کی اقتصادیات تباہی کے دروازے پر

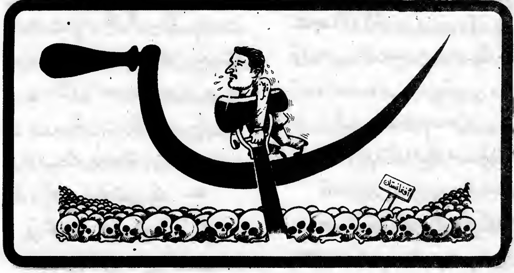

سوویت یونین کے نئے سربراہ مسٹر میخائل گورباچوف کی کوششوں کے باوجود سوویت یونین کی اقتصادی حالت بد سے بدتر ہوتی جائے گی اور آئندہ دس برسوں میں اس کے واضح اثرات دنیا میں ظاہر ہونے لگیں گے۔ کمیونسٹ پارٹی کی اعلیٰ قیادت اور نیچے درجہ کی انتظامیہ کے مابین کشیدگی میں اضافہ ہوتا جائے گا۔ انتظامیہ جو کہ نظریاتی طور پر اتنی سخت نہیں ہے اس بات پر زور دیتی رہی ہے کہ پروڈکشن کے جدید اور ترقی یافتہ طریقے اپنائے جائیں اسی طرح اشیائے تقسیم کار کے فرسودہ طریقوں کے بجائے جدید انداز اختیار کئے جائیں آنے والے زمانے میں روسی عوام نچلے درجہ کے افراد کی طرح زندگی گزارنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ کیونکہ اعلیٰ صلاحیتوں اور نچلے طبقوں کی کشیدگی کا یہی نتیجہ برآمد ہوگا معاشرتی اور معاشی طرز زندگی کا جو بھی نتیجہ برآمد ہو روسی اپنی فوجی تیاریوں میں کسی قسم کی کمی نہیں کریں گے۔ اسٹین فورڈ یونیورسٹی کے مرکز برائے بین الاقوامی تحفظ اور اسلحہ کے کنٹرول کے ڈائریکٹر مسٹر کوائٹ بیکہ نے ان خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ روس میں بے تحاشہ نااہلی اور کام چوری کا رواج ہے اشیاء کی تیاری کے معاملے میں ٹرانسپورٹ کے محکمہ میں اور تقسیم کے معاملے میں۔ بہت زیادہ کمزوریاں ہیں روسی قیادت نے جو حدود و قیود مقرر کر دیئے ہیں ان سے انحراف کا تصور تک کوئی نہیں کر سکتا اور کمیونسٹ سسٹم روس میں حرف آخر کا درجہ رکھتا ہے یہی وجہ ہے کہ اس ملک میں بہت زیادہ اشیاء کا زیاں ہوتا ہے اور اسے روکنے کے جدید طریقوں کو اپنایا نہیں جاتا۔ روسی نظامِ کار میں بے انتہا رکاوٹیں اور مشکلات ہیں جس کا صرف اندازہ ہی کیا جا سکتا ہے کیونکہ اس بارے میں بیرونی دنیا کی معلومات بہت محدود ہیں اور یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ دوسرے درجہ کی نام نہاد اقتصادیات جو منظم کی گئی ہیں وہ روس کے موجودہ سسٹم کی یا تو اصلاح کریں گی یا اسے نظر انداز کر کے نیا اقتصادی نظام متعارف کرائیں گی اور کہاں تک ٹرانسپورٹ، تقسیم کار اور اشیاء کی تیاری میں ممد و معاون ثابت ہوں گی یہ کہنا بھی مشکل ہے کہ روس میں اچھے دماغوں اور خیالات کی کمی ہے، اگر ماضی کی طرف لوٹا جائے تو یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ اقتصادیات کی اصلاح، مارکیٹ مشینری کا قیام، لوگوں کو تجارتی مراعات دینا۔ بہر حال یہ جو کچھ بھی ہے سب کمیونسٹ پارٹی کے براہِ راست کنٹرول اور مداخلت کی بنا پر ہے اب تک کریملن کی قیادت اس بات پر منحصر ہے

کہ ہر چیز پر پارٹی کا کنٹرول ہر حال میں مستحکم رہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ ہر کام کمیونسٹ سسٹم کے اندر انجام دیا جائے اور اس کے لئے ہرگز تیار نہیں کہ اس میں تبدیلی لائی جائے کہا جاتا ہے کہ روسی کوئی خطرہ مول لینے کو تیار نہیں ہوتے۔ یہ تو ہو سکتا ہے کہ روس اپنے پرانے اور مروج طریقۂ کار پر عمل پیرا رہیں اور نقصان پر نقصان اٹھاتے رہیں مگر اپنے طریقہ کار کو بدلنے پر تیار نہ ہونگے یہ بھی ایک طے شدہ حقیقت ہے کہ روس کی اقتصادی حالت تباہی سے دوچار نہیں ہوگی نہ وہاں مزدوروں کی ہڑتال ہوگی۔ نہ بڑے پیمانے پر قحط پھیلنے کے آثار ہیں اور نہ کمیونسٹ پارٹی کا اقتدار ختم ہوگا۔

مبصرین کا اندازہ ہے کہ روس اپنی اقتصادی پریشانی میں دیر تک گرفتار رہے گا اور اس کی ترقی کی رفتار انتہائی سست ہوگی ۱۹۶۰ء اور ۱۹۷۰ء کی دہائیوں میں روسی پیداوار بہت اچھی رہی۔ ملک کی پیداوار میں چھ فیصد کا اضافہ ہوا مگر ۱۹۸۰ء کی دہائی میں پیداوار گھٹ کر دو فیصد رہ گئی۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہر دس سال میں روسی پیداوار میں دو فیصد سالانہ کی کمی ہوتی جا رہی ہے۔ مگر روسیوں نے اس صورتِ حال کو بدلنے کی کوئی کوشش نہیں کی اس کا مطلب یہ ہے کہ ۸۰ء کی دہائی میں وہ صرف دو فیصد سالانہ کی رفتار سے پیداوار حاصل کرتے رہیں گے اور مزید ترقی کے امکانات ان کے لئے ممکن نہیں ہوں گے

ان حقائق نے روسی قیادت کو حواس باختہ کر رکھا ہے۔ فرض کر لیجئے کہ روسی پیداوار اسی طرح ہر سال نیچے گرتی جائے گی اور کریملن کی قیادت صرف یہ سوچتی رہے گی کہ روس کو اقتصادی نظریاتی اور فوجی چیلنج درپیش ہے اور اس کا مدمقابل اور حریف امریکہ ہے جس سے اسے ہر قیمت پر مقابلہ کرنا ہے اگر ان میں سے کوئی چیز گھٹتی یا بڑھتی ہے اور اس کے اثرات سوویٹ بجٹ پر پڑتے ہیں۔ خصوصاً بجٹ کا وہ حصہ جو مسلح افواج اور فوجی تیاریوں کے لئے مخصوص ہے پھر یہ کہ آمدنی اتنی ہی رہے اور اس میں کوئی اضافہ نہ ہو تو پھر آمدنی کی صرف دو صورتیں ہوں گی کہ سرمایہ کاری کی جائے اور اسی کے مطابق خرچ کیا جائے۔ ترقی کی تمام راہیں اس طریقہ کار کے باعث مسدود ہو جائیں گی۔ روسی سرمایہ کاری میں کمی سے متنفر ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ انہیں اپنی صنعت کو جدید خطوط پر استوار کرنا ہے اور وہ نہیں چاہتے کہ دنیا میں وہ بے دست و پا ہو کر رہ جائیں اور دس سال بعد دنیا انہیں حقارت کی نظر سے دیکھے۔ مگر مبصرین کو یقین ہے کہ سوویٹ یونین میں صارفین کو تکلیف اٹھانا پڑیگی اگرچہ براہِ راست نہیں۔ چالیس برس سے وہ اپنے قائدین سے یہ سنتے آ رہے ہیں کہ اگر وہ ہمت باندھ لیں تو صورتِ حال بہتر ہو جائے گی۔ صارفین پر جو سختیاں کی جاتی ہیں ان کو جو اشیاء محدود تعداد میں مہیا کی جاتی ہیں اس کے خلاف یقینی ردعمل موجود ہے اور لوگ حکومت کی حکمت عملی سے بیزار ہیں۔ حکومت پیداوار کی کمی کے باعث اخراجات کم کرنے پر مجبور ہے کیونکہ آمدنی اس صورت میں ہوگی۔ جب سرمایہ کاری کی جائے۔ سرمایہ کاری میں کمی کا اثر گو کہ فوری طور پر محسوس نہیں ہوگا۔ مگر اب سے پانچ دس برس بعد اس کے اثرات ظاہر ہونا شروع ہو جائیں گے۔ اور جہاں سرمایہ ہی کم ہو وہاں اخراجات کیسے بڑھ سکتے ہیں۔

صنعتوں کو جدید کیسے بنایا جا سکتا ہے ٹرانسپورٹ کو کیسے ترقی دی جا سکتی ہے رہائشی اسکیموں کو کیسے بروئے کار لایا جا سکتا ہے اور ان تمام چیزوں کا براہِ راست اثر عوام پر ہوگا۔ پھر بھی خیال یہ ہے کہ ان تمام مشکلات کے باوجود روسی جس چیز کو سب سے بعد میں اختیار کریں گے یا اختیار کرنے پر مجبور ہوں گے وہ ان کی مسلح افواج ہوں گی۔ یہ ایک بنیادی غلطی ہوگی۔ اگر مغربی دنیا یہ سوچنے لگے کہ اگر روسیوں کو ایک نئے فوجی مقابلے میں پھنسا دیا جائے اور روس کو امریکہ کے مقابلے میں فوجی تیاریوں کی دوڑ میں لگا دیا جائے تو روسی اس بات پر مجبور ہو جائیں گے کہ وہ مغربی ممالک سے ہتھیاروں کی کمی پر رسمی بات چیت کا آغاز کریں۔ مگر یاد رہے کہ خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہو جائے۔ روسی اپنی فوجی تیاریوں سے کسی صورت میں دستبردار نہیں ہوں گے اور امریکہ سے ہر صورت میں برابری کی کوشش جاری رکھیں گے روسیوں کو اس بات کا یقین ہے کہ ان کی طاقت اور ان کی حفاظت اس بات پر منحصر ہے کہ وہ امریکہ کے مقابلے میں کمزور نہ پڑنے پائیں۔

بقیہ پیغام

شانہ بشانہ مشترکہ طور پر دشمن کے پلید حربوں کو کارگر ثابت نہ ہونے دیں۔ ہمیں قوتِ الٰہی پر پورا بھروسہ ہے امید ہے کہ وہ دن اب دور نہیں جب دشمن ذلیل اور شرمندہ ہو کر ہمارے ملک سے نکل جائیگا اور ہم ایک عادل اسلامی حکومت کے سایہ میں عید کی خوشیاں منائیں گے۔

افغانستان ویت نام نہیں

”بہتے لہو کی کہانی“ سے اقتباس

انتخاب .....

س - ح - ش

بعض لوگ افغانستان کی جدوجہد کو ویت نام سے تشبیہہ دیتے ہیں۔ لیکن یہ درست نہیں ہے۔ افغان عوام کی جدوجہد کی مثال تاریخ میں موجود نہیں ہے ویت نامیوں نے امریکہ کے خلاف گوریلا جنگ کی تربیت روسی اور چینی کیمپوں میں حاصل کی تھی۔ دنیا کی ان دو بڑی طاقتوں کا اسلحہ اور فنی امداد ان کی پشت پر تھی۔ بعض مقامات پر چینی گوریلے ان کے شانہ بشانہ لڑتے رہے۔ پھر وہ ایک ایسی فوج سے لڑ رہے تھے جو ہزاروں میل دور سے بھیجی گئی تھی۔ امریکی فوجیوں کا مورال خود امریکیوں نے تباہ کر رکھا تھا۔ جو اس جنگ کے حق میں نہ تھے۔ اس کے برعکس افغانستان میں لڑنے والی روسی فوج کا اپنے ملک سے براہِ راست رابطہ ہے، مجاہدین پر حملے کرنے والے طیارے بعض اوقات براہِ راست روسی ہوائی اڈوں سے اڑ کر آتے ہیں۔ ان کے مقابلے میں افغان عوام کو کسی نے اسلحہ کی امداد نہیں دی۔ نہ انہیں کسی ملک کے فنی مشورے حاصل ہوئے۔ نہ ان کے لئے کسی ملک نے تربیت کا انتظام کیا۔ جب وہ اٹھے تو ان کے پاس پرانے اور ازکارِ رفتہ ہتھیار تھے۔ وہ غیر منظم اور غیر تربیت یافتہ تھے۔ مگر انہوں نے نہ صرف اپنی ضرورت کا اسلحہ اپنے بزدل دشمنوں سے چھین لیا۔ بلکہ حالات کے مطابق گوریلا جنگ کے تمام قواعد بھی سیکھ لیئے اور اس طرح وہ دنیا کی سب سے بڑی گوریلا قوت بن گئے حقیقت یہ ہے کہ افغان مجاہدین

نے دنیا کو آزادی کی حرمت اور عقیدے کے تقدس کا بالکل نیا تصور دیا ہے انہوں نے یہ ثابیت کیا ہے کہ مسلمان اگر صحیح معنوں میں مسلمان ہو تو وہ دنیا کی سب سے بڑی قوت بن جاتا ہے۔ اس کے سامنے اسلحہ کی آہنی دیواریں ٹوٹ جاتی ہیں اور فوجوں کا سمندر پایاب ہو جاتا ہے۔ انہوں نے روسیوں کو بیک وقت سینکڑوں محاذوں پر الجھا کر گوریلا جنگ کی ایک نئی طرح ڈالی ہے۔ بڑی سے بڑی سپر طاقت کے بس میں بھی نہیں ہے کہ وہ ۲۹ صوبوں کے ایک ہزار سے زیادہ محاذوں پر ایک ہی وقت میں جنگ لڑ سکے۔ آج بدخشان کی بلندیوں سے لے کر ہلمند کی ترائیوں تک اور ہرات سے کنڑ تک ہر وادی اور ہر ترائی میں مجاہدین کا ایک نہ ایک گروپ روسی استعماریوں کو للکارنے کے لئے موجود ہے۔ پنج شیر، نورستان اور کئی دوسری وادیوں میں تو مجاہدین نے باقاعدہ اپنی حکومتیں قائم کر رکھی ہیں اور روسی فوج بار بار حملے کر کے ان علاقوں کی بالشت بھر زمین بھی مجاہدین سے نہیں چھین سکی۔

روسی فوجی حکمتِ عملی کی ناکامی کا ایک ثبوت یہ بھی ہے کہ روسی دنیا بھر میں اپنے حواری ملکوں سے امداد کی اپیل کر رہے ہیں۔ اگر وہ خود مجاہدین سے نمٹ سکتے تو کیوبا، مشرقی جرمنی، ویتنام، جنوبی یمن اور دوسرے ملکوں کے گوریلے افغانستان میں نہ لڑ رہے ہوتے لیکن ان لوگوں نے بھی افغانستان آکر دیکھ لیا اور جان لیا ہے کہ اس ملک کے گوریلے ان سے کہیں زیادہ شجیع اور ہوشیار ہیں اور وہ ہر جنگی چال کا توڑ کرنا جانتے ہیں۔ اس حقیقت کو چھپانے کے لئے روسی کہہ رہے ہیں کہ افغانستان میں دوسرے ملکوں کے لوگ مجاہدین کے ساتھ مل کر لڑ رہے ہیں۔ مگر وہ اپنے حاشیہ بردار ملکوں سے لائے ہوئے فوجیوں کو دنیا کی نگاہوں سے اوجھل رکھنے میں کامیاب نہیں ہو سکے ہیں۔

دنیا کی نگاہوں سے افغانستان کی اندرونی صورتِ حال کو چھپانے کے لئے متعدد تدبیریں کی جا رہی ہیں۔ مگر حقیقت بھلا اس طرح کہیں چھپتی ہے روسی اقوامِ متحدہ کے ایک ترقیاتی منصوبے کے نمائندے کو تبدیل کر کے ایک بلغاری نمائندے کا تقرر عمل میں لائے۔ انہوں نے دوسرے ملکوں سے آنے والے اخباری نمائندوں کی آمد پر بھی پابندی عائد کر دی باہر سے آنے والے اور ملک سے باہر جانے والے خطوط پر کھڑا سنسر لگا دیا ہے۔ بیرونی اخبارات کا ملک میں آنا ممنوع ٹھہرا دیا ہے۔ بیرونی ممالک کی نشریات سننے پر پابندی ہے ریڈیو پاکستان اور بی بی سی کی فارسی نشریات کو جام کیا جاتا ہے مگر ان تمام ترکیبوں سے بھی وہ سچائی کو نہیں چھپا سکتے اور نہ چھپا سکینگے۔

چلتے رہے تو سفر کٹ ہی جائے گا اور منزل آسان ہوگی

نظیر شاہجہانپوری

نوجوان افغان مجاہد اپنی ماں سے جہاد کی اجازت طلب کر رہا ہے

یہ دُعا مانگ خدا مجھ کو وہ ہمت دیدے
صفِ اعدا کو کروں خاک وہ طاقت دیدے
بازؤں کو مرے خالدؓ کی شجاعت دیدے
جذبۂ حریت و شوق شہادت دیدے
اے مری ماں مجھے تو جلد اجازت دیدے
جو بھی دینا ہو بعنوانِ شجاعت دیدے

میں نے مانا۔ مری دُنیائے تمنّا تو ہے
میں نے مانا۔ مری دُنیا مری عقبیٰ تو ہے
میں نے مانا۔ مرے ہر غم کا مداوا تو ہے
میں نے مانا۔ مرے ہر عیش کی دُنیا تو ہے
جب سے کانوں میں یہ آوازِ جہاد آئی ہے
سب سے ہی ترکِ تعلق کی قسم کھائی ہے

اپنی باہوں میں مری باہیں نہ ڈال اے مادر
گوشۂ دِل سے محبت کو نکال اے مادر
اب نہ ہو تو مری فرقت میں نڈھال اے مادر
ہاں بھلا بھی دے مرا دل سے خیال اے مادر
کہیں ایسا نہ ہو جذبات میں فرق آ جائے
میرے پُر جوش خیالات میں فرق آ جائے

اچھا رخصت، مجھے نصرت کی دُعائیں دیدے
بے اماں ہمت و طاقت کی دُعائیں دے دے
جذبہ و زورِ شجاعت کی دُعائیں دیدے
جرعۂ جامِ شہادت کی دُعائیں دے دے
پڑھ کے قرآن مرے حق میں دعا ہی کرنا
کہیں ایسا نہ ہو، یاد آؤں تو آہیں بھرنا

حمید اللہ خان ضیاء اسلام پوری

لو مجاہد آ گئے میدان میں

رفعتیں آنے لگیں ایمان میں
پختگی پیدا ہوئی ایقان میں
جان اب تو آ گئی ہے جان میں
یہ صدا آئی ہے جب سے کان میں
لو مجاہد آ گئے میدان میں

حق کی خاطر سر کٹانے کے لئے
اپنی آزادی بچانے کے لئے
زعمِ باطل کو مٹانے کے لئے
آندھیوں میں برف کے طوفان میں
لو مجاہد آ گئے میدان میں

کافروں کا ہو رہا ہے زہرہ آب
اہلِ باطل کی ہوئی مٹی خراب
آج غاصب کھا رہا ہے پیچ و تاب
زلزلہ ہے کفر کے ایوان میں
لو مجاہد آ گئے میدان میں

زندہ باد اے سرفروشوں کے وطن
تیرے بیٹے غازیانِ صف شکن
باندھ کر آتے ہیں جب سر پر کفن
خوف کہتا ہے عدو کے کان میں
لو مجاہد آ گئے میدان میں

ظلم کا پرچم نگوں ہو جائے گا
کفر بالآخر زبوں ہو جائے گا
حق کا رتبہ پھر فزوں ہو جائیگا
ہو گا باطل مبتلا بحران میں
لو مجاہد آ گئے میدان میں

تحریر: زاہدی احمدزئی

اسلام اور کمیونزم میں انسان کا مقام

کمیونزم اور اشتراکیت وہ مادی اور ملحدانہ نظریہ ہے جو اپنی لادینی اور مادہ پرستانہ نظریے کے ساتھ ساتھ انسانیت کے اس مقام سے بھی انکار کرتا ہے جو اللہ تعالےٰ نے اسے دیا ہے اور انسانی زندگی، انسانی سعی و جہد کو اتنا پست تصور کرتا ہے کہ اسلام کبھی بھی اس سے متفق نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اسلام کے نزدیک انسان کا مقام بہت اعلیٰ و ارفع ہے اور باوجودیکہ اس کا جسم مادی ہے اور وہ زمین پر چلتا ہے۔ مگر اس کی روح اور سوچ و فکر کی پرواز بہت اونچی اور بلند ہے۔ جبکہ اشتراکیت کا نظریہ خالصتاً منفی نوعیت کا ہے۔ اور وہ مادی اور اقتصادی حالات و واقعات کے سامنے ایک بے بس کھلونے سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا۔ چنانچہ کارل مارکس جو اشتراکیوں کا مقدس خدا ہے ایک جگہ لکھتے ہیں۔

> "انسان کی سماجی، سیاسی اور ذہنی زندگی ویسی ہی بنتی ہے جیسا کہ مادی حالات اور واقعات اس کو بناتے ہیں۔ انسانی شعور اپنے معاشرتی حالات و واقعات کو پیدا نہیں کرتا۔ بلکہ معاشرتی حالات انسانی شعور کو وجود میں لاتے ہیں۔"

اس کے برعکس اسلام کا نظریۂ انسان مثبت انداز کا ہے۔ جس کے مطابق انسان ایک آزاد ارادے اور اختیار کا مالک ہے اور سوائے خدائے عزوجل و برتر کی مشیت کے بغیر اور کسی کا تابع فرمان نہیں ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

> وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مِّنْهُ إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ
>
> الجاثیہ ۱۳- آیت

اور اسی طرح جتنی چیزیں آسمانوں میں ہیں اور جتنی چیزیں زمینوں میں ہیں ان سب کو اللہ تعالےٰ نے اپنی طرف سے تمہارے لئے مسخر بنا لیا ہے بےشک ان باتوں میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو غور کرتے ہیں۔

اس طرح اسلام اس حقیقت کو آشکارہ کرتا ہے کہ اختیار اور قوت کے لحاظ سے دنیا میں انسان کو بلند ترین مقام حاصل ہے اور دنیا کی باقی چیزیں اس کے خادم کے طور پر علیحدہ علیحدہ فرائض انجام دیتے ہیں، مثال کے طور پر ہم خود اسلام کو پیش کر سکتے ہیں اس کی ترقی جدلی مادیت کے کسی قانون اور اصول کی کبھی پابند نہیں رہی ہے۔ قرن اول کے مسلمانوں نے کبھی بھی لمحہ بھر کے لئے یہ نہ سوچا ہوگا کہ محض اقتصادی حالات کو انسانی تقدیر کے بنانے میں اصل اور فیصلہ کن اہمیت حاصل ہے۔ جس کے سامنے بقول مارکس انسان بےبس اور مجبورِ محض ہے۔ ان مسلمانوں نے اپنے ارادے سے اور شعوری طور پر اپنا اقتصادی نظام اللہ تعالیٰ کی ہدایت اور اس کے رسول ؐ کی رہنمائی کے مطابق استوار کیا۔ یہی حال ان کے دوسرے معاشرتی تعلقات کا بھی تھا۔ چنانچہ جب انہوں نے غلاموں کو آزادی دی، تو اس کے پیچھے بھی کوئی اقتصادی اور مادی منفعت کا جذبہ کام نہیں کر رہا تھا۔ بلکہ یہ اسی اسلامی تعلیم کا کرشمہ تھا کہ دنیائے اسلام میں جاگیردارانہ نظام کبھی قائم نہیں ہوا۔ حالانکہ یہ نظام صدیوں سے یورپ اور دنیا کے دوسرے حصوں میں رائج چلا آ رہا تھا۔

مطلب یہ کہ اشتراکی فلسفۂ حیات میں انسان کا مقام دوسرے حیوانات سے الگ نہیں ہے بلکہ وہ فرد کی حیثیت سے اقتصادیات کا ایک بےبس

کھلونا اور ایک بے بس خادم سے زیادہ نہیں اور وہ اقتصادی جبریت کے سامنے مجبور محض ہے. اشتراکیت کی نظر میں اشتراکی مادیت ایک ایسی مکمل اقتصادی جبریت ہے کہ جس میں انسان کے ارادے و اختیار کو کوئی دخل نہیں ہے اور نہ ہی انسان اس کے ناگزیر اثرات سے بچ سکتا ہے چنانچہ کارل مارکس ایک جگہ لکھتا ہے

> "ذرائع پیداوار ہی معاشرے کا رخ متعین کرتے ہیں ایسا نہیں ہے کہ لوگوں کے شعور سے ان کے وجود کا تعین ہوتا ہو. بلکہ یہ خود ان کا وجود ہے جس سے مشاعر کا تعین ہوا کرتا ہے"

اشتراکیوں کے ایک اور رہنما فرائیڈ نے انسان کے بارے میں کہا ہے. کہ:

> "انسان نہ تو اپنی مادی دنیا سے بالاتر ہو سکتا ہے اور نہ کسی فن کی تخلیق، فکر کی بلندی اور روح کی پرواز میں جبلی قیود سے آزاد ہو سکتا ہے. گو فرائیڈ کی نظر میں انسان جبلتوں اور خواہشوں کا مجموعہ ہے."

مختصر یہ کہ اشتراکیت اور اس کے بنیاد گزاروں کی نظر میں انسان دوسرے حیوانوں سے کوئی بھی ممتاز حیثیت کا مالک نہیں ہے. انسان بھی ایک حیوان ہے اور وہ ساری حیوانی ضرورتوں کو پورا کرنے میں بالکل آزاد ہے. اشتراکی نظریہ کے مطابق انسانی معاشرہ میں انسان جنسی خواہش کی تکمیل کے لئے اور مرد و زن کے ملاپ میں اسی طرح آزاد ہے. جس طرح دیگر حیوانات آزاد ہیں. ماں، بہن. محرم اور نامحرم وغیرہ کوئی بھی حرام نہیں ہے اور جو جس کے ساتھ چاہے جنسی ملاپ کر سکتا ہے. کمیونزم میں اخلاق کے لئے کوئی گنجائش نہیں ہے اور اشتراکی انداز فکر کسی ضابطۂ اخلاق کو تسلیم نہیں کرتا. اس لئے دین یا مذہب اشتراکی نقطۂ نظر سے بے معنی اور لایعنی چیز ہے. جیسا کہ لینن کہتا ہے

> "ہم ایسے اخلاق کے منکر ہیں جس کی بنیاد سرمایہ داروں نے خدائی احکامات پہ رکھی ہے. ہم تمام ایسے اخلاقی اقدار کے منکر ہیں جن کی بنیاد انسانی اور طبقاتی نظریات سے بالاتر ہو ہم کہتے ہیں کہ یہ ایک فریب ہے اور کسانوں اور مزدوروں کو زمینداروں اور سرمایہ داروں کے مفاد کی خاطر بے وقوف بنایا جاتا ہے. ہم یہ اعلان کرتے ہیں کہ ہمارے اخلاقی اقدار غریبوں کی طبقاتی جدوجہد کے تابع ہیں. ہماری اخلاقی اقدار کا منبع غریبوں کی طبقاتی جدوجہد کا مفاد ہے اس لئے ہم کہتے ہیں کہ ایسے اخلاقی اقدار موجود ہی نہیں ہیں جو انسانی معاشرے سے باہر ہوں ہمارا اخلاق غریبوں کی جدوجہد کے تابع ہے اور ان کی جدوجہد کیا ہے؟ یہ جدوجہد سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ...... سرمایہ داروں کو نیست و نابود کر دیا جائے. ہم یہ کہتے ہیں کہ اخلاق

"ایک قوم اس وقت نابود ہو سکتی ہے
جب اس کے ضمیر میں عقیدے کی جڑیں
خشک اور اس کی قومی و تاریخی پہچان
مسخ ہو جاتے۔" "اُستاد ربانی"

اس بیچارے یتیم کو کون ماں کی ممتا دے

خیر مقدم

زمیں سانس لینے سے گھبرا رہی تھی
ستاروں کا تنہائیوں کی مقفّل فضاؤں میں دم گُھٹ رہا تھا
بہت ہی گھُٹن تھی
اچانک سیہ اونگھتے آسمان سے
زمیں پہ سنہرا سنہرا بدن آ کے اُترا
کہ جس کی ضیا سے مقدس ترنم کی آواز گونجی
سیہ رات نے اپنی زُلفیں سمیٹیں
سُہانے مناظر نے انگڑائیاں لیں
درختوں کی شاخوں نے گردن اٹھا کر
مقدّس اُجالوں کی دستار چُومی
پہاڑوں کی پتھریلی پیشانیوں سے
اُترتی ہُوئی آبشاروں نے اپنی زباں سے
نئی روشنی کا
کیا خیر مقدم

وہی ہے جو پرانے لوٹنے والے معاشرے کو ختم کر دے اور سب کو اُن مزدوروں اور محنت کشوں کے گرد متحد کرے جو نئے کیمونسٹ کی نسبت بات چیت کرتے ہیں تو ہم کہتے ہیں کہ ایک کیمونسٹ کے نقطۂ نگاہ سے اخلاق اقدار صرف لوٹنے والوں کے خلاف عام جدوجہد اور متحدہ تنظیم پر مشتمل ہیں۔ ہم لافانی اخلاق اقدار کے قائل نہیں ہیں اور ہم اخلاقی اقدار کی نسبت جھوٹی کہاوتوں کو بے نقاب کر دیں گے۔“

اس بیان سے لینن کا مطلب یہ ہے کہ معاشرہ کو کیمونسٹ بنانے کے لئے اور انسان کو وحشی جانور بنانے کے لئے ہر حربہ اور ہر ذریعہ کام میں لانا، دھوکہ، تشدد، فریب، جھوٹ، قتل و غارت گری، فحاشی و عریانی سب کچھ کرنا اخلاق ہے۔ جیسا کہ لینن ایک اور جگہ کہتا ہے کہ:

”اگر ضرورت پیش آئے تو مزدور تنظیموں میں اپنا اثر و نفوذ قائم کرنے، ان میں گھسے رہنے اور ہر قیمت پر اشتراکی سرگرمیوں کو فروغ دینے کے لئے ہر قسم کے حربوں سے بلا تکلف کام لو۔ سازش، جوڑ توڑ، غیر قانونی ذرائع کا استعمال، دھوکہ وغیرہ سب سے پورا پورا فائدہ اٹھاؤ۔“

ایک اور موقع پر لینن نے کہا:

”جب کسی کے پاس عظیم اکثریت ہو تو وہ بلا واسطہ سامنے سے حملہ آور ہو کر کامیاب ہو سکتا ہے لیکن جب قوت ناکافی ہو تو پھر دوسرے حربوں کا استعمال ناگزیر ہوتا ہے یعنی اصل راستے سے ہٹنا اور عقبی راستہ اختیار کرنا، انتظار کرنا، پیچھے ہٹنا، پیچ و خم کھانا وغیرہ وغیرہ۔“

اسی طرح اشتراکیت انسان کے لئے مذہب بھی غیر ضروری سمجھتا ہے مذہب کے بارے میں اشتراکی عمائدین کی رائے یہ ہے۔ اینگلس لکھتا ہے:

”نظریات جو کا دنیا میں ابھی تک بہت پھر چکا ہے یعنی مذہب، فلسفہ وغیرہ وغیرہ، یہ سب کے سب زمانۂ قدیم کی باتیں ہیں حیاتِ انسانی، روح، جادو کی طاقتیں وغیرہ وغیرہ یہ قدرت کے جھوٹے تصورات ہیں جن کی بنیاد منفی اقدار پر ہے۔ سائنس کی تاریخ ان تمام بے ہودگیوں کو دور کرنے کی تاریخ ہے۔“

> ”محاذوں پر ہمارے مجاہد دادِ شجاعت پا رہے ہیں اور دیارِ غیر میں ہمارے مہاجر بھائی محرومیت کی زندگی گزار رہے ہیں۔“
>
> (اُستاد۔ بانیؔ)

لینن کہتا ہے:

”مارکسزم مادہ پرستی ہے اور اسی وجہ سے یہ مذہب کی سخت مخالف ہے... ہمیں مذہب سے لڑنا چاہیئے اور یہ مادہ پرستی کی الف۔ ب۔ ہے اور مذہب کے ساتھ لڑائی صرف نظریاتی پرچار تک ہی محدود نہیں کی جا سکتی۔ اس لڑائی کا براہِ راست تعلق طبقاتی جدوجہد کے ساتھ ہونا چاہیئے۔ جس کا مدعا و مقصود معاشرے سے مذہب کی جڑیں نکال کر باہر پھینک دینا ہے... مذہب کا خاتمہ کرو دہریت زندہ باد۔ مذہب جہالت کی وجہ سے پسماندہ طبقوں میں پایا جاتا ہے۔“

ایک اور جگہ پر انگلس لکھتا ہے

”مذہب کے خلاف علی الاعلان جنگ کرنا بے وقوفی ہے کیونکہ اس قسم کی جنگ کا اعلان مذہب کو زندہ کر دے گا اور فی الحقیقت اسے ختم ہونے سے بچالے گا۔ مذہب ختم کرنے کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ مزدوروں کی تنظیم کی جائے اور اُنہیں تعلیم دی جائے جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ مذہب مر جائے گا۔“

کارل مارکس یہودی جو جدلی مادیت کا بانی ہے کہتا ہے:

”مذہب افیون کا نشہ ہے“

لینن کہتا ہے کہ:

”مذہب ایک روحانی لوٹ کھسوٹ کا طریقہ ہے جو ہر جگہ لوگوں پر ایک بھاری بوجھ کی حیثیت رکھتا ہے۔ اُن لوگوں پر جو قبل ازیں دوسروں کی خاطر کام کرنے کے بوجھ سے دبے ہوئے ہیں اور جو محتاج ہیں اور اکیلے ہیں مظلوم طبقے کی بے حسی اُنہیں آخرت پر یقین دلاتی ہے وہ لوگ جو محنت شاقہ کرتے ہیں اور پھر بھی اُن کی ضروریات عمر بھر پوری نہیں ہوتیں اُنہیں مذہب یہ سکھاتا ہے کہ وہ تابعدار

اور شکر گزار رہیں جب تک کہ وہ اس دنیا میں ہیں اور آسمانی انعام پر اپنی امیدیں باندھ رکھیں۔ اس کے برعکس جو دوسروں کی کمائی اُڑاتے ہیں انہیں مذہب یہ سکھاتا ہے کہ جب تک وہ زمین پر رہیں خیرات کرتے رہیں اور اس طرح سے اُسے اپنا وجود بطور لوٹنے والے کے قائم رکھنے کا ایک نہایت ہی سستا طریقہ بتا دیا ہے اور نہایت ہی کم قیمت پر جنت کے ٹکٹ فروخت کر دیتا ہے۔"

آگے چل کر لینن کہتا ہے:

"عصر حاضر کا وہ کارکن جسے طبقاتی اختلافات کا علم ہے اور جو فیکٹریوں میں کام کرنے کے تجربہ سے روشن بصر ہو چکا ہے وہ نہایت ہی نفرت سے مذہبی عقائد کو دور پھینکتا ہے، جنت کی خوشیاں پادریوں اور متعصب سرمایہ داروں کے حوالے کرتا ہے اور وہ اپنے لئے یہاں اسی زمین پر اچھی زندگی پانے کی جدوجہد کرتا ہے۔"

ایک اور جگہ کہتا ہے۔

"جمہوریت کی جدوجہد میں غریب طبقہ کی بنیادی ضروریات میں سے ایک ضرورت یہ ہے کہ ضمیر آزاد ہو مذہب ریاست سے الگ ہو اور تعلیم مذہب سے الگ ہو۔ جہاں تک ریاست کا تعلق ہے مذہب کو کسی شخص کا نجی معاملہ قرار دے دیا جائے۔ لیکن اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ غریب طبقہ صرف مذہب سے بے اعتنائی برتے، بلکہ مذہب غریب طبقے کا نجی معاملہ بھی نہیں ہو سکتا کیونکہ غریب طبقے کے سائنسی اور دنیاوی نظریے کا تقاضا یہ ہے کہ مذہب کے خلاف ایک ناقابل مفاہمت اور مسلسل نظریاتی جنگ کی جائے اور ہماری سوشلسٹ ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کا قیام بھی اسی مقصد کی خاطر عمل میں لایا گیا ہے کہ محنت کشوں کو مذہب کے ذریعے بے وقوف نہ بنایا جا سکے۔"

(جاری ہے)

بقیہ:- اداریہ

اور مثال ہے۔ لیکن ہم یہاں ان ممالک کے بارے میں مزید تشریح سے گریز کرتے ہیں، کیوں کہ ہمارا زیر بحث موضوع افغانستان سے متعلق ہے۔ یہاں صرف اس لیے ان ممالک کا نام لیا گیا کہ روس کی توسیع پسندی۔ ظلم و غارت گری قارئین کرام فراموش نہ کرے۔

قریباً آٹھ سال مکمل ہونے والے ہیں افغان مجاہد قوم اپنے اسلامی تشخص کے تحفظ کی خاطر اور اسلامی سرزمین سے غاصب اور وحشی روسی فوج نکال باہر کرنے کے لیے ان سے نبرد آزما ہیں۔ ان آٹھ سالوں کے دوران روسی سربراہوں نے مختلف قسم کے ہتھکنڈے استعمال کئے، جھوٹ اور بے بنیاد اعلانات کئے۔ لیکن سب کے سب جھوٹ اور بے بنیاد ثابت ہوئے کیوں کہ یہ اعلانات حقیقت پر مبنی نہ تھے۔ اب ایک اور جھوٹا اعلان کیا گیا ہے

آپ نے سنا اور پڑھا ہوگا کہ گزشتہ دنوں روسی سربراہ گورباچوف نے ولاڈی واسٹک میں افغانستان سے اپنے چھ ڈویژن فوج واپس بلانے کا اعلان کیا ہے۔

روسی سربراہ کا یہ نیا اور تازہ اعلان ہمارے نزدیک کسی اہمیت کا حامل نہیں۔ کیوں کہ اس سے قبل بھی روس اپنی فوج کا معمولی حصہ واپس بلا چکا ہے۔ لیکن اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ روس نے گویا افغانستان سے اپنی فوج واپس بلانے پر آمادگی ظاہر کی ہو۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے تھکے ماندے فوجیوں کی جگہ مزید تازہ دم دستے بھیج رہا ہے۔ تاکہ افغان مجاہدین پر دباؤ ڈالا جاسکے۔

ولاڈی واسٹک میں روسی راہنما کے اس اعلان کا مطلب یہ ہے کہ وہ دنیا والوں کی توجہ افغان مسئلے اور جہاد افغانستان سے ہٹا دینا چاہتا ہے۔ چنانچہ روس نے ہمیشہ حساس اور نازک مرحلوں میں ایسے ہی چالوں سے کام لیا ہے۔ یہ بھی اس کی ایک اور تازہ چال ہے۔ کیوں کہ اپنی سابقہ چالوں سے مایوس اور ناامید ہوگئے ہیں۔

لیکن ہم دشمن کی ایسی چالوں سے کبھی دھوکہ نہیں کھائیں گے اور غاصب سرخ سامراجی فوج اور ان کے آلۂ کار کٹھ پتلی حکومت سے ہمارا مقدس اسلامی جہاد جاری وساری رہے گا۔

ہم نے عزم صمیم کے ساتھ یہ تہیہ کر رکھا ہے کہ اگر افغانستان میں ایک روسی فوجی بھی موجود ہو۔ ہم اپنا اسلحہ رکھیں گے نہیں بلکہ اسے اٹھائے رکھتے ہوئے جہاد جاری رکھیں گے۔ خواہ اس میں پوری قوم جام شہادت کیوں نوش نہ کر جائے ✤

عید قُربان

تحریر: سلطان حسین شاہ

عید آئی اور گذر گئی۔ دنیا کے کونے کونے میں مسلمانوں نے سنتِ ابراہیمی پر عمل کرتے ہوئے قربانیاں پیش کیں اور عید کی خوشیاں منائیں۔ مشرقی دنیا کے ایک چھوٹے سے ملک افغانستان کے باشندوں نے بھی یہ عید منائی لیکن ان کی عید اور مسلمانانِ عالم کی عید میں کافی بڑا فرق ہے۔

افغانستان جہاں آٹھ سال سے زیادہ عرصے سے قابض روسی حکام اور کٹھ پتلی انتظامیہ کے فوجیوں کے خلاف افغان عوام مزاحمت کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ روسی درندہ فوجیوں کی ظلم و بربریت سے تنگ آکر پچاس لاکھ کے لگ بھگ افراد اپنا گھر بار، ملک و وطن، عزیز و اقارب اور دوست و احباب کو خیرباد کہہ کر پاکستان، ایران اور دیگر ملکوں میں ہجرت کر گئے۔ گیارہ لاکھ کے لگ بھگ جامِ شہادت نوش کر گئے اور لاکھوں کی تعداد میں مسلح جوان تحفظ دین، آزادی وطن اور قومی بقا کی جنگ لڑ رہے ہیں۔

آزادی و حریت کے ان متوالوں نے جارح روسیوں کے خلاف لڑتے ہوئے عید گذاری۔ اس روز جہاں جارح غاصب فوجیوں کے بمبار لڑاکا طیارے افغان مسلمان ملت کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کے لیے بمباری و راکٹ باری کرنے میں مصروف رہے۔ اور زمینی دستے دور مار توپوں اور ٹینکوں و بکتر بند گاڑیوں سے بے گناہ شہری آبادیوں پر گولہ باری کرتے رہے۔ وہاں قوتِ ایمانی سے سرشار، تحفظِ دین، ناموسِ وطن اور بقائے قومی کے لیے جان پر کھیل جانے والے حریت پسندوں نے روسی کٹھ پتلی فوجیوں کے مراکز پر چھاپہ مار حملے کئے اور دشمن کو شدید جانی و مالی نقصان پہنچا کر عید کی خوشی مناتے رہے۔

سنتِ ابراہیمی کی ادائیگی کے لیے انہوں نے خود کو قربانی کے لیے پیش کیا اور کئی ایک معرکوں میں کئی مجاہد شہید اور کئی دوسرے زخمی ہوئے۔ قربانی کا یہ سلسلہ جاری ہے اور اس وقت تک جاری رہے گا۔ جب تک افغانستان میں ایک بھی غاصب روسی فوجی موجود ہے۔ یہ مجاہدین کا عزم و ارادہ ہے اور اس عزم و ارادے کا اعادہ انہوں نے عید کے روز قربانیاں دے کر اور دشمن کو نقصان پہنچا کر کیا ہے۔

انتظار

تحریر ——— ہمدرد

یہ مارچ ۱۹۸۰ء کی ایک دلاویز اور خوشگوار شام تھی۔ سورج آہستہ آہستہ ڈھلتا چلا جا رہا تھا شام کے اندھیرے فضا پر اپنا راج جما رہے تھے میں ایک طویل عرصے کے بعد اپنے محاذ کے عمومی کمانڈر سے رخصت لے کر اپنی بیمار والدہ کی عیادت کے لئے بوجھل قدموں سے شہر کی طرف چلا آ رہا تھا کہ راستے میں مجھے ایک کٹیا دکھائی دی۔ میں نے سوچا چلو اس کٹیا میں تھوڑا سستا لوں کٹیا کے ارد گرد زندگی کے کوئی آثار موجود نہ تھے۔ سنسان سماں تھا نہ کوئی آہٹ تھی اور نہ ہی کوئی مانوس کن آواز سنائی دیتی تھی۔

کٹیا کے ارد گرد در و دیوار سبھی منہ بسورے دکھائی دے رہے تھے۔ جب کٹیا کے قریب پہنچا تو دیکھا کہ ایک معمر خاتون پھٹے پرانے کپڑے زیب تن کئے کٹیا کے وسط میں ستون سے تکیہ لگائے بیٹھی اور اُس پگڈنڈی کی طرف نظریں جمائے گھور رہی ہے۔ جو اُس کی کٹیا سے نظر آ رہی تھی۔ ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے وہ کسی پردیس سے آنے والے مسافر کی راہ تک رہی ہو اس کی جسمانی حالت نہایت ضعیف اور کمزور تھی۔ وہ سوکھ کر کانٹا بن چکی تھی وہ اپنے سوچ و فکر کے بھنور میں اس قدر ڈوب چکی تھی کہ اس نے میرے قدموں کی آواز تک نہیں سُنی۔ میں دروازے کے قریب جا کر اونچی آواز میں سلام کیا وہ بیچاری پہلے تو سہم گئی۔ پھر میرے سلام کا جواب دیا اور کہا کریم بیٹا تم آ گئے۔ شکر خداوند بزرگ کا بیٹا اچھا ہوا کہ تم آ گئے میں کب سے تمہارا انتظار کر رہی تھی۔ تمہارے انتظار نے تو مجھے بے بس اور نڈھال کر دیا ہے۔

دوستوں۔ جو حال میں نے اُس بیچاری خاتون کا دیکھا ہے وہ میں جانتا ہوں اور میرا خدا۔ ٹوٹی پھوٹی یہ کٹیا اس کی کل کائنات تھی۔ اور اُسے اس دُنیائے فانی میں امید کی کوئی دوسری کرن دکھائی نہیں دے رہی تھی۔

میں نے سنبھل کر کہا۔ اماں جان میں سکندر ہوں، جونہی اس نے یہ جانا کہ میں کریم نہیں ہوں تو یکایک اُس پر غشی طاری ہو گئی۔ میں نے اُسے سہارا دیا کچھ دیر بعد جب وہ ذرا ہوش میں آئی تو میں نے کہا۔ اماں جان آپ گھبرایئے نہیں آپ مجھے بھی اپنی ہی اولاد سمجھیں مجھے حکم دیں کہ میں آپ کی خدمت کروں اس نے اپنے آپ کو سنبھالا اور کہا ہاں بیٹے ہر ماں کے لئے اس کی اولاد اولاد ہوتی ہے۔ بیشک تم بھی میرے بیٹے ہو۔ آ بیٹا آ۔ میرے قریب بیٹھ جا میں تجھے اپنی پلکوں میں چھپا لوں کہیں تجھے بھی خلقی، پرچمی اور اُن کے آقا روسی دیکھ نہ لیں۔ بیٹا یہ میری زندگی کے آخری دن ہیں۔ میری زندگی کی اُمید کی آخری کرن صرف کریم تھا بے رحم ظالموں نے میرے جیتے جاگتے اُسے مجھ سے چھین لیا۔ میری بس ہی آرزو ہے کہ میں ایک بار پھر اس کا چہرہ دیکھ لوں

رات کا اندھیرا بڑھتا گیا فضا پر سنسناٹا چھا گیا۔ میں نے مناسب سمجھا کہ اُس خاتون سے کچھ رازِ دل ہو جائے اور اسی طرح میں اُس کے دل کا بوجھ ہلکا کرنے میں کچھ مددگار ثابت ہو سکوں،

جونہی میں نے بات چھیڑی اُس خاتون نے نہایت ہی افسردہ حالت میں اپنے لرزتے ہوئے ہونٹوں کی مدد سے کہا۔ بیٹا مجھ میں اب وہ ہمت کہاں رہی کہ میں دکھیاری اپنے درد بھرے دل کی داستان آپ کو سنا سکوں، جو مجھ پر گذری ہے اُسے میں خود بہتر جانتی ہوں۔ میرے بار بار اصرار پر اُس نے اپنی آپ بیتی یوں شروع کی :-

بیٹا میں ان لاکھوں ستمدیدہ اور مظلوم ماؤں میں سے ایک ہوں جس نے اپنے ایک گھرانے کے پانچ افراد کو اسلام کی راہ میں قربانی کا نذرانہ پیش کرتے دیکھا ہے میرا شوہر ایک اچھا خاصا لکھا پڑھا آدمی تھا۔ روسی کمیونسٹ انقلاب آنے سے پہلے وہ ایک سرکاری ملازم تھا۔ جونہی افغانستان میں حکومت کی باگ دوڑ روس نواز افغانوں نے سنبھالی تو اُن ظالموں نے میرے شوہر کو ایک مذہبی اور کٹر مسلمان ہونے کی پاداش میں ملازمت سے برطرف کر دیا اور پھر ایک رات ایک فوجی دستے نے ہمارے مکان کا محاصرہ کیا۔ چند ایک مسلح اشخاص گھر میں گھس آئے۔ میری نظروں کے سامنے بلا وجہ میرے شوہر کو بہت مارا بیٹا اور پھر

ہتھکڑیاں پہنا دیں۔ چار فوجیوں نے میرے گھر کے قیمتی سامان کو اکٹھا کیا اور باہر کھڑی گاڑی میں ڈال دیا۔ اور جاتے وقت یہ دھمکی دی کہ اگر تم اس راز کو افشاء کرنے کی کوشش کی تو ہمیں اس پستول کی ایک گولی سے ایک انسان کا خون بہانے پر کوئی افسوس نہیں ہوگا۔ یہ الفاظ ادا کرتے ہی وہ میرے شوہر کو دھکیل کر باہر لے گئے اور موٹر میں بٹھا کر ایک نامعلوم منزل کی طرف چلے گئے۔ چند دنوں بعد یہ افسوسناک خبر ملی کہ میرے شوہر شہید کر دیئے گئے ہیں۔

ابھی میرے شوہر کا چہلم بھی نہیں ہوا تھا کہ میرے دو نوجوان بیٹے گل محمد اور لال محمد جو اپنے کھیت میں ہل چلا رہے تھے اچانک دو گن شپ ہیلی کاپٹر اور دو مِگ لڑاکا جہاز ہماری بستی کی فضا پر نمودار ہوئے اور اندھا دھند گولے اور راکٹ برسانا شروع کر دیئے گاؤں کے اکثر مکانات ویران اور کھنڈرات میں بدل گئے اور سینکڑوں گاؤں والے شہید ہو گئے۔ میرے دونوں بیٹے بھی اس حادثہ کا شکار ہو گئے اور بموں کی زد میں آ کر شہید ہو گئے اور یوں اپنے لہو سے اپنے وطن کی مٹی کو سیراب کر گئے۔ بیل کی جوڑی بھی اُس جگہ ہلاک ہو گئی۔

بیٹے! یہ بےرحم زمانہ بھی انسان کو کیسے کیسے رنگ دکھاتا ہے۔ میرا ایک کمسن بیٹا حمید جو ابھی چھ ہی برس کا تھا۔ گھر سے باہر بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ اُسے ایک کھلونا نما بم ملا۔ وہ کیا جانے کہ یہ کھلونا آخر کار اس کی جان لے گا۔ دھماکہ ہوا اور اس طرح اس معصوم بچے نے بھی میرا ساتھ دینا گوارا نہیں سمجھا۔

اب میری زندگی کا آخری چراغ کریم ہی رہ گیا تھا۔ کریم ایک طالب علم تھا حالات کو ناسازگار سمجھ کر اُس نے تعلیم اُدھوری چھوڑ دی۔ دنیاوی کاموں سے جہاد کو ترجیح دی اور میدانِ جہاد میں کود پڑا۔ ایک طویل مدت تک جہاد کے گرم مورچوں میں دشمن کا ڈٹ کر مقابلہ کرتا رہا اور دشمن کے لئے قہر ساماں بنا رہا۔ اللہ تعالٰے نے اُسے اور اُس کے مجاہد ساتھیوں کو شاندار کامیابیوں سے سرخرد فرمایا اُس کی غیرت اور ہمت کا چرچا زبان زد عام ہو گیا۔ خلقی، پرچمی اور اُن کے روسی آقا ہمیشہ اپنی خصوصی محفلوں اور عام میٹنگوں میں کریم کی گرفتاری کے بارے میں منصوبے بناتے رہے اور عوام کو پیسوں کا لالچ دے کر اُس کی گرفتاری کے بارے میں انہیں اپنا شریک کار بنانے کی کوشش کرتے رہے۔ لیکن وہاں کے مسلمان عوام نے ان کا ساتھ ہرگز نہیں دیا۔ ایک دِن جب کریم میری ملاقات کے لئے گھر آیا اور ابھی تھوڑا ہی وقت گزرا تھا کہ اُن کافروں کی جانب سے میرے مکان کا محاصرہ کیا گیا۔ اندھا دھند فائرنگ شروع ہو گئی۔ چند مسلح افراد گھر میں گھس آئے اور میرے بیٹے کو گرفتار کر گئے۔ اُس بیچارے کو اتنا مارا پیٹا کہ اِس کے منہ سے خون بہنے لگا۔ جس سے اس کا جسم لہولہان ہو گیا اور وہ بےہوش ہو کر گر گیا۔ روسی بےہوشی کے عالم میں اسے لے گئے۔ اگلے دِن ایک گاڑی میرے گھر کے سامنے آ رکی چند فوجی اُترے اور گھر میں داخل ہو گئے۔ مجھے حکم دیا کہ شہر جانے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ تمہیں شہر بلایا گیا ہے۔ میں بیچاری کیا کہتی۔ اُن کے ساتھ گاڑی میں سوار ہو کر شہر کا رخ کیا۔ مجھے ایک افسر کے سامنے پیش کیا گیا۔ یہ افسر شراب کے نشے میں چور چور تھا۔ اس کے قدم ڈگمگا رہے تھے۔ یہ افسر ایک وحشی درندے جیسا تھا۔ ہلکے ہلکے انداز میں کچھ بڑبڑاتا ہوا میرے قریب آیا مجھے اپنے بوٹ کی ٹھوکر ماری۔ میں زمین پر جا گری۔ وہ ظالم بھیڑیا مجھ پر کود پڑا۔ مجھے نہایت زدوکوب کیا۔ میں بےہوش ہو گئی۔ جب مجھے

ہوش آیا تو میں نے اپنے آپ کو ایک زنانہ جیل خانے میں پایا۔ چند جوان اور معمر العمر خواتین میرے ارد گرد بیٹھی میرے ہوش میں آنے کا انتظار کر رہی تھی۔ جونہی میں ہوش میں آئی تو انہوں نے اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کیا اور میری احوال پرسی کی اور کہا کہ ان ظالموں نے آپ کو بھی نہیں چھوڑا

میں نے اپنی سرگزشت مختصر انداز میں انہیں بتائی اتنے میں جیل کے چند ایک اہل کار ہمارے قریب آئے اور ایک ایک ہو کر ہم پر ٹوٹ پڑے اور خوب زود کوب کرنے کے بعد چلے گئے۔ میں نے ان خواتین سے پوچھا کہ آپ لوگوں کو کیوں قیدی بنایا گیا ہے۔ ہر ایک نے گریہ کناں حالت میں اپنی داستان سنائی۔ کسی کی عفت اور عصمت لوٹی گئی تو کسی کے جگر گوشے کو ان سے چھین لیا گیا۔ اور کسی کا ہمسفر اس کی آنکھوں کے سامنے گولیوں کا نشانہ بنایا گیا۔ ان میں سے ایک خاتون نے اپنی درد بھری داستان یوں بیان کی:-

"میرا ضمیر تو مجھے اجازت نہیں دیتا کہ میں اپنی سرگزشت آپ کے اور دنیا والوں کے سامنے پیش کروں، صرف اتنا ضرور کہوں گی کہ سرکاری ملازمین اور خاص کر جیل کے اہل کاروں کا سلوک اس جیل کی چار دیواری میں ہمارے ساتھ جانوروں سے بدتر ہے یہاں اندھا قانون ہے اور جنگل کا راج ہے۔

اس خوش چہرہ خاتون نے یوں دعا کی کہ اے اللہ ہم عاجز ہیں۔ ہماری عاجزی اور ناتوانی تجھ پر اچھی طرح عیاں ہے۔ ہم پر رحم فرما۔ اگر آزادی ہمارے نصیب میں نہیں تو یہ چھت ہم پر گرا دے تاکہ ہمیں اس مصیبت سے نجات ملے۔ وہ اس ذلت بار زندگی سے موت کو ترجیح دے رہی تھی۔ ان کا جسم زخموں سے چور تھا، اسی اثناء میں جیل کا ایک اور وحشی اہل کار ایک قیدی خاتون کے پاس آیا اور کچھ کہا۔ خاتون نے بلند آواز میں جواب دیا: پیچھے ہٹ اور اپنی حد پہچان اللہ کی راہ میں میں اپنی جان نچھاور کر سکتی ہوں۔ لیکن اپنی عزت کا سودا نہیں کر سکتی۔ جو ظلم تم کر سکتے ہو کرو۔ اللہ ہمارا ناصر اور حافظ ہے یہ ہمارے امتحان کی گھڑی ہے۔ انشاءاللہ ہم اس میں پورے اتریں گے۔ ایک اور خاتون نے مجھے بتایا کہ مجھے کئی دنوں سے کھانے کو کچھ نہیں دیا گیا۔ یہاں علاج معالجے کا کوئی انتظام نہیں ان وحشی جلادوں نے ہم پر طرح طرح کے مظالم کئے۔ ہماری انگلیوں سے زبردستی ناخن نکلوائے گئے۔ یہ کہتے ہوئے اس نے مجھے اپنی انگلیاں دکھاتے ہوئے کہا کہ یہ دیکھئے میری انگلیاں۔

بیٹے! ان قیدیوں کا حال سن کر میں اپنا غم بھول گئی ان قیدیوں کے لئے یہ مظالم انتہائی صبر آزما اور تکلیف دہ تھے۔ لیکن اگر وہ شکوہ کرتے تو کس سے کرتے۔ اللہ کا بڑا احسان و فضل تھا کہ اس قیامتِ صغرا سے دو چار ہونے والی یہ مومن خواتین اللہ پر بھروسہ اور اعتماد کر کے اس پر تکیہ کئے بیٹھی تھیں۔ ان قیدیوں میں اصل نشانہ مسلم خواتین تھیں۔ انہیں کسی قسم کی شکایت کرنے کی اجازت۔ یا کوئی مطالبہ کرنے کی سکت نہ تھی۔

بیٹے! ان ظالموں نے ہماری بستی کے ہزاروں بے گناہ انسانوں کو شہید کر دیا۔ عورتوں، بچوں اور بوڑھوں کو بے دردی سے قتل کیا لیکن ان ظالموں کو یہ مان لینا چاہئیے کہ جو قومیں ذلت اور غلامی کو قبول کرنے سے انکار کرے: اسے جبر و تشدد کے ہتھکنڈوں سے غلام نہیں بنایا جا سکتا۔ ایک مسلمان پر جتنا تشدد کیا جائے گا وہ اتنا ہی نڈر اور بے باک بنتا جائے گا۔

سکندر بیٹے! میں تقریباً دو ہفتے ان ظالموں کے پنجوں میں اسیر تھی مجھے زیادہ زدوکوب کیا گیا آخر کار اس کہاوت کے مطابق کہ "جسے اللہ رکھے اسے کون چکھے" میں نے ان ظالموں سے رہائی پائی اور گاؤں آئی۔ گاؤں پہلے ہی ویران اور تباہ ہو چکا تھا۔ سوچا کہاں جاؤں بس اسی کٹیا میں رہنا پسند کیا اور یہاں بیٹھی شب و روز اپنے بیٹے کریم کا انتظار کر رہی ہوں۔

وہ معمر خاتون ایک دم رو پڑی ہچکیاں لینے لگی اور آنسو بے اختیار جاری ہو گئے یہ حال دیکھ کر میں بہت پریشان ہوا۔ میں نے کہا اماں جان! آپ مت روئیے یہ حال سارے افغان گھرانوں کا ہے۔ آپ کیوں رو رہی ہیں۔ آپ جیسی دادی اماں تو ہمیشہ ہمیں بچپن میں نصیحت کیا کرتی تھی کہ مسلمان کی سب سے بڑی آرزو اللہ کی راہ میں شہید ہونا ہے۔ یہ سنتے ہی وہ چپ ہو گئی اور اللہ کے حضور ہاتھ پھیلا کر دعا کرنے لگی کہ اے میرے اللہ قیامت کے دن شہیدوں کی ماؤں کی صف میں میرا سر نیچا نہ ہو۔ کلمہ شہادت پڑھی اور سسکیاں لیتے لیتے اس کی حسرت بھری نگاہیں بند ہو گئیں اور وہ اپنے خالق حقیقی سے جا ملی۔

صحابیٔ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ نے دین کی خاطر ہر قسم کی صعوبتیں برداشت کیں

مفتی عبدالغنی شاہ

حضرت بلال حبشی رضؓ مشہور صحابی ہیں جو مسجد نبویؐ کے ہمیشہ مؤذن رہے شروع میں ایک کافر کے غلام تھے۔ اسلام لے آتے جس کی وجہ سے طرح طرح کی تکلیفیں دی جاتی تھیں اُمیہ بن خلف جو مسلمانوں کا سخت دشمن تھا۔ ان کو سخت گرمی میں دوپہر کے وقت تپتی ہوئی ریت پر سیدھا لٹا کر ان کے سینہ پر پتھر کی بڑی چٹان رکھ دیتا تھا۔ تاکہ وہ حرکت نہ کر سکیں اور کہتا تھا کہ یا اس حال میں مر جائیں اور زندگی چاہیں تو اسلام سے ہٹ جائیں مگر وہ اس حالت میں بھی اَحد اُحد کہتے تھے۔ یعنی معبود ایک ہی ہے رات کو زنجیروں میں باندھ کر کوڑے لگائے جاتے اور اگلے دن ان زخموں کو گرم زمین پر ڈال کر اور زخمی کیا جاتا تاکہ بے قرار ہو کر اسلام سے پھر جاویں یا تڑپ تڑپ کر مر جاویں عذاب دینے والے اکتا جاتے، کبھی ابوجہل کا نمبر آتا کبھی امیہ بن خلف کا، کبھی اوروں کا اور ہر شخص اس کی کوشش کرتا، کہ تکلیف دینے میں زور ختم کر دے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، نے اس حالت میں دیکھا تو ان کو خرید کر آزاد فرمایا۔ چونکہ عرب کے بت پرست اپنے بتوں کو بھی معبود کہتے تھے۔ اس لئے ان کے مقابلہ میں اسلام کی تعلیم توحید کی تھی جس کی وجہ سے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی زبان پر ایک ہی ایک کا ورد تھا۔ یہ تعلق اور عشق کی بات ہے ہم جھوٹی محبتوں میں دیکھتے ہیں کہ جس سے محبت ہو جاتی ہے اس کا نام لینے میں لطف آتا ہے۔ بے فائدہ اس کو رٹا جاتا ہے تو اللہ کی محبت کا کیا کہنا جو دین اور دنیا دونوں جگہ کام آنے والی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت بلالؓ کو ہر طرح سے ستایا جاتا تھا۔ سخت سے سخت تکلیفیں پہنچائی جاتی تھیں مکہ کے لڑکوں کے حوالہ کر دیا جاتا کہ وہ ان کو گلی کوچوں میں چکر دیتے پھریں اور یہ تھے کہ "ایک ہی ایک ہے" کی رٹ لگاتے تھے۔ اسی کا یہ صلہ ملا کہ پھر حضورؐ کے دربار میں مؤذن بنے اور سفر و حضر میں ہمیشہ اذان کی خدمت ان کے سپرد ہوئی۔ حضورؐ کے وصال کے بعد مدینہ طیبہ میں رہنا اور حضورؐ کی خالی جگہ کو دیکھنا مشکل ہو گیا اس لیے ارادہ کیا کہ اپنی زندگی کے جتنے دن ہیں جہاد میں گزار دوں اس لیے جہاد میں شرکت کی نیت سے چل دیئے ایک عرصہ تک مدینہ لوٹ کر نہیں آئے۔ ایک مرتبہ حضورؐ کی خواب میں زیارت کی۔ حضورؐ نے فرمایا بلال یہ کیا ظلم ہے ہمارے پاس کبھی نہیں آتے تو آنکھ کھلنے پر مدینہ طیبہ حاضر ہوئے۔ حضرت حسنؓ حسینؓ نے اذان کی فرمائش کی۔ لاڈلوں کی درخواست ایسی نہیں تھی کہ انکار کی گنجائش ہوتی۔ اذان کہنا شروع ہوئی اور مدینہ میں حضورؐ کے زمانہ کی اذان کانوں میں پڑ کر کہرام مچ گیا عورتیں تک روتی ہوئی گھروں سے چل پڑیں چند روز قیام کے بعد واپس آئے اور ۲۰ھ کے قریب دمشق میں وصال ہوا (اسد الغابہ)

اخبارِ جہاد

مجاہدینِ راہِ حق اور روسیوں کے درمیان جنگی قیدیوں کا تبادلہ

قندھار ۱۲؍اگست۔ سال رواں کے دوران صوبہ قندھار کے "چہل زینہ" نامی علاقے میں ہمارے ایک دلیر اور ہر دلعزیز مجاہد بھائی جناب مولوی محمد صابر جو چند دنوں پہلے ایک لڑائی کے دوران روسیوں کے ہاتھ لگے اور انہیں اسیر بنا لیا گیا۔ اسی طرح روسیوں کے کئی فوجی جو مجاہدین اسلام کے بند اسارت میں تھے جناب محمد صابر کے بدلے ان کا تبادلہ کیا گیا۔

ہمارا اطلاعاتی نمائندہ اس خبر کی تفصیل یوں بیان کرتا ہے۔ ان عینی شاہدوں کے قول کے مطابق جو ابھی ابھی قندھار سے کوئٹہ پہنچے ہیں اور انہوں نے اس تبادلے کی رسم اپنی آنکھوں سے دیکھی ہے۔

عینی شاہدوں کا کہنا ہے کہ ان اسیروں کے تبادلے کے بارے میں مجاہدین اور روسیوں کے درمیان کئی دنوں سے گرماگرم بحث جاری تھی۔ بالآخر فریقین اس نتیجے پر پہنچے کہ ان کا تبادلہ کیا جائے۔

میر بازار نامی علاقے کو ایک بیطرف علاقہ قرار دیا گیا۔ آمنے سامنے دونوں فریقین نے مسلح طور پر اپنی اپنی پوزیشنیں سنبھال لیں۔

فریقین کے درمیان ایک لکیر کھینچ دی گئی جہاں فریقین نے غیر مسلح افراد کے ذریعے اپنے اپنے اسیر کو ایک دوسرے کے سپرد کر دیا۔

عینی شاہدوں نے ہمارے نمائندے کو مزید بتایا کہ جناب مولوی صاحب قندھار صوبے کے سرکاتب صاحب نامی محاذ کے ایک باوقار اور باصلاحیت قاضی رہ چکے ہیں۔ انہوں نے کئی سالوں سے اس محاذ پر اپنی قضائی ذمہ داریاں بوجہ احسن نبھائیں اور دینِ حق اور مادرِ وطن کے دشمنوں کو کیفرِ اعمال تک پہنچایا ہے۔

کٹھ پتلی کابل انتظامیہ کے خارنوال (اٹارنی جنرل) کا مطالبہ تھا کہ مولوی صاحب کو پھانسی دے دی جائے لیکن جب فریقین اسیروں کے تبادلے پر راضی ہو گئے تو محمد صابر صاحب کو جیل سے نکال لیا گیا۔

جب مولوی صاحب کے تبادلے کی رسم ادا کی جا رہی تھی تو پرچمیوں نے روسیوں سے کہا کہ یہ مولوی مجاہدوں کا سرکردہ اور بہت اہم رکن ہے۔ اگر ہم مجاہدوں سے یہ تقاضا کریں کہ وہ ان کے بدلے ہمارے دس پرچمی قیدیوں کو رہا کر دیں تو وہ یقیناً مان جائیں گے۔ لیکن روسیوں نے جواباً کہا (اسے ہم نے اسیر بنایا ہے) جب تم کسی مجاہد کو اسیر بنا لو تب تم اس کے بدلے اپنے اسیروں کو چھڑوا سکتے ہو۔

ایک اور جگہ اس خبر میں نشاندہی کی گئی ہے کہ جس دن مولوی صاحب آزاد ہوئے اسی رات روسیوں نے مولوی صاحب کے گاؤں پر گولے برسائے لیکن اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل تھا کہ وہ اپنے بال بچوں سمیت گاؤں سے نکل کر ایک محفوظ مقام تک جا پہنچے تھے۔

ایک اور عینی شاہد نے ہمارے نمائندے کو بتایا کہ روسی مصر تھے کہ تبادلے کی رسم کی عکس بندی نہ کی جائے لیکن مجاہدین نے موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے چند تصویریں اتار لی تھیں۔

ہمارے خبر نگار کا کہنا ہے کہ چند دنوں پہلے بھی اسی علاقے میں ہمارے "لالہ ملنگ" نامی ایک اور دلیر مجاہد کو روسیوں نے اپنا اسیر بنا کر پل چرخی جیل میں قید کر رکھا تھا۔

ایک روسی فوجی کے بدلے آزاد کرا لیا گیا ہے۔ اسی طرح صوبہ پکتیا کے "ارگون" نامی شہر میں ایک روسی فوجی کے بدلے ایک مجاہد آزاد ہو چکا ہے۔

۱۹۷۹ء کی روسی فوجی مداخلت کے بعد یہ پہلا موقعہ ہے کہ مجاہدین راہِ اسلام اور روسیوں کے درمیان بلا واسطہ مذاکرات کے ذریعے اسیروں کا تبادلہ قرار پایا ہے اگرچہ اس سے پہلے بھی ہلال احمر کی وساطت سے ایسے اسیروں کے تبادلے ہو چکے ہیں۔

ہیلی کاپٹر کے ذریعے کابل سے لایا گیا اسلحہ شمالی وزیرستان کے دلیر باشندوں نے لُوٹ لیا

پشاور ۲۴ر اگست۔ آٹھ ہیلی کاپٹروں کے ذریعے جو بھاری اسلحہ کابل سے شمالی وزیرستان پہنچایا گیا تھا اسے شمالی وزیرستان کے جیالے عوام نے مکمل طور پر لوٹ لیا۔

قومی اسمبلی کے رکن جناب ملک جہانگیر خان نے اس خبر کی تفصیل بتاتے ہوئے کہا کہ مزاخیل نامی گاؤں کا ایک شخص حیات خان اپنے قبیلے کے چند افراد سمیت کابل گیا۔ اور وہاں سے آٹھ ہیلی کاپٹروں پر بھاری اسلحہ لاد کر شمالی وزیرستان لے آیا اور (لوارہ) نامی جگہ پر اتار دیا۔ جب اس علاقے کے غیرتی باشندوں کو اس واقعے کی خبر ملی تو وہ متحد ہو کر اس اسلحے کے ڈپو پر حملہ آور ہوئے اور سارے اسلحہ کو جس میں ۳۰۰ سے زائد کلاشنکوف رائفلیں اور بھاری تعداد میں دیگر جنگی ساز و سامان شامل تھا لوٹ لیا۔

ملک جہانگیر خان نے مزید بتایا کہ متذکرہ اسلحہ اور مہمات کے علاوہ مبلغ ۲۰ر لاکھ پاکستانی کرنسی بھی وہ ساتھ لائے تھے تاکہ اپنے ناپاک عزائم کو عملی جامہ پہنا سکیں۔ لیکن علاقے کے غیور باشندوں نے اس پر قبضہ کر لیا۔

ہرات میں مجاہدین کے مرکز کا محاصرہ

ایرانی سرحد پر واقع افغان صوبہ ہرات کے سرحدی قصبہ اسلام قلعہ کے قریب جمعیت اسلامی کے طارق فرنٹ پر ۱۷ر اگست کو روسی کابل دستوں نے حملہ کر کے محاصرہ کر لیا۔ سرکاری دستوں کو جیٹ طیاروں اور گن شپ ہیلی کاپٹروں کی کمک حاصل تھی۔ سرکاری دستوں نے بیس مجاہد شہید کر دیئے جبکہ باقی مجاہدین اپنے کمانڈر ملا خدا داد کی قیادت میں مزاحمت کر رہے ہیں۔ حضرت حمزہ غنڈ کے حریت پسند محاصرین مجاہدین کو محاصرہ سے نکالنے کے لیے حملہ آور ہو چکے ہیں تاہم آخری اطلاعات تک محاصرہ جاری تھا۔

قبل ازیں ۲۷ر جولائی کو غوریان کے علاقے میں مجاہدین نے حملہ کر کے دو ٹینک عملہ سمیت تباہ کر دیئے۔

ہرات میں تیل و اسلحہ کا ڈپو تباہ

ہرات سے ملنے والی ایک اور اطلاع کے مطابق ابوذر غفاری محاذ کے حریت پسندوں نے کمانڈر صوفی محمد رحیم کی قیادت میں ہرات شہر کی بعض حفاظتی چوکیوں پر حملہ کیا جن میں مجموعی طور پر سو سے زیادہ فوجی ہلاک اور ۲۷ر زخمی گرفتار کر لیے۔ ایک اور اطلاع کے مطابق ہرات شہر سے پندرہ کلو میٹر دور شمال مغرب کی جانب روسی فوجی کیمپ پر حملہ کر کے تیل اور اسلحہ ڈپو راکٹ لانچروں سے فائرنگ کر کے نذرِ آتش کر دیا۔

پروان میں روسی دستے پر مجاہدین کا حملہ

پروان کے علاقے جنگل باغ میں ۲۶ر جون کو جمعیت اسلامی کے حریت پسندوں نے روسی کابلی فوجی چوکی پر حملہ کر کے چار کمیونسٹ گرفتار کر لیے اور دو کلاشنکوف رائفلوں اور گولہ بارود پر قبضہ کر لیا۔ ایک اور اطلاع کے مطابق ۱۶ر جولائی کو جبل السراج کے علاقے میں کابل روسی شاہراہ پر سے گزرنے والے ایک دستے پر حملہ کر کے مجاہدین نے دو فوجی افسر اور آٹھ سپاہی ہلاک اور تین گرفتار کر لیے۔ دو فوجی گاڑیوں کو بھی نقصان پہنچا اور پانچ کلاشنکوف رائفلوں پر قبضہ کر لیا۔

بادغیس میں ۱۱ر فوجی ہلاک ہو گئے

صوبہ بادغیس سے جمعیت اسلامی افغانستان کے نمائندے نے اطلاع دی ہے کہ ۲۳ر جولائی کو غلام رسول کمانڈر کی قیادت میں دلیر اور کفر شکن مجاہدین نے دشمن کی ایک فوجی چوکی پر حملہ کر کے کئی فوجی ہلاک اور متعدد گرفتار کر لیے۔ مجاہدین نے دشمن کی ایک فوجی چوکی پر حملہ کر کے وہاں موجود گولہ بارود پر قبضہ کر لیا۔ دشمن نے انتقامی کارروائی کے طور پر جبر غوراب نامی علاقے پر حملہ کر کے بے دفاع مسلمانوں پر رات کو حملہ کیا۔ طرفین کے درمیان ایک شدید جھڑپ واقع ہوئی جس کے نتیجے میں دشمن کے ۱۱ر فوجی ہلاک ہو گئے جبکہ

ایک مجاہد شہید ہو گیا۔

ننگرہار میں خونریز جھڑپیں

جمعیت اسلامی کے حریت پسندوں نے ۱۳ جولائی کو کمانڈر حبیب الرحمٰن کی قیادت میں سب ڈویژن اچین میں سرکاری دفاتر پر حملہ کیا۔ لڑائی میں مجاہدین نے آٹھ فوجی ہلاک اور دس زخمی کر دیئے۔ مجاہدین نے راکٹ لانچر، کلاشنکوف رائفل، دھشکا گن کے ہزاروں گولوں پر قبضہ کر لیا۔ اس لڑائی میں سات مجاہد بھی شہید ہو گئے۔

کابل یکم اگست۔ جمعیت اسلامی کے حریت پسندوں نے یکم اگست کو کمانڈر لعل آغا کی قیادت میں دارالحکومت کابل کے علاقے ارغندہ میں سرکاری دستوں پر حملہ کر کے تیرہ کٹھ پتلی فوجی ہلاک اور پانچ گرفتار کر لیے ہیں۔ جن میں تیرہ فوجی افسر شامل ہیں۔

صوبہ بدخشان میں روسی مقبوضہ علاقے پر مجاہدین کا قبضہ

درہ وردوج کے راستے روسی دستے افغانستان میں داخل ہوئے تھے

افغان مجاہدین نے ایک ہفتے کی شدید لڑائی کے بعد صوبہ بدخشان کے دشوار گزار درے وردوج پر دوبارہ قبضہ کر لیا ہے، جہاں سے سات برس قبل روسی ٹینک اور پیدل دستے دریائے آمو کے راستے بدخشان کے صدر مقام فیض آباد گھس آئے تھے۔ درہ وردوج بدخشان کی وادی پامیر تک رسائی کا اہم ذریعہ ہے جسے روسی حکمرانوں نے اعلان کئے بغیر اپنی علاقائی حدود میں شامل کر رکھا ہے۔

جمعیت اسلامی کے اطلاعاتی ذرائع نے صوبہ بدخشان میں مجاہدین کے کامیاب حملے کی تفصیلات دیتے ہوئے بتایا ہے کہ گذشتہ جون میں مجاہدین کو خونریز تصادم کے نتیجے میں درہ وردوج سے پسپا ہونا پڑا جس پر گذشتہ چھ برسوں سے وہ قابض تھے۔ مجاہدین کی واپسی کے بعد روسی حکام نے یہاں پر چودہ حفاظتی چوکیاں قائم کر دیں جن میں سو روسی فوجی تعینات کئے گئے تھے۔ مجاہدین نے کمانڈر عمومی سید نجم الدین کی قیادت میں جولائی کے تیسرے ہفتے درہ وردوج میں چھاپہ مار کارروائی شروع کی اور سات دنوں کی مسلسل جدوجہد سے تمام حفاظتی چوکیاں تباہ کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ اس درے پر دوبارہ کنٹرول حاصل کرنے میں بیس مجاہد شہید اور ستر زخمی ہوئے۔ جبکہ ہلاک ہونے والے روسی فوجیوں کی تعداد اسی سے زائد بتائی گئی ہے۔ مجاہدین نے حفاظتی چوکیوں میں تعینات دو افسروں سمیت بانوے کٹھ پتلی فوجی گرفتار کر لئے جن کے ساتھ اٹھارہ مشین گنیں، تین سو دس کلاشنکوف رائفلیں اور بھاری مقدار میں فوجی سامان رسد مجاہدین کے ہاتھ آیا۔

قندھار شہر کے نزدیک فوجی کیمپ تباہ کر دیا گیا

افغان حریت پسندوں نے قندھار شہر کے نواحی علاقے ڈنڈ میں ۸ اگست کی رات ایک فوجی کیمپ پر اس وقت شب خون مارا جب وہاں تازہ دم دستوں کی آمد پر ناؤ نوش کا سلسلہ جاری تھا میزائلوں اور راکٹوں کے اچانک حملے سے روسی و کٹھ پتلی فوجی مزاحمت نہ کر سکے اور پندرہ لاشوں کے علاوہ ایک ٹینک اور چار جیپوں کا ملبہ چھوڑ کر بھاگ نکلے۔ مجاہدین نے فوجی کیمپ میں موجود اسلحے کی بھاری مقدار پر قبضہ کر لیا اور نقصان اٹھائے بغیر اپنے ٹھکانوں کی طرف نکل گئے۔

کابل شہر اور بگرام ہوائی اڈے کے نزدیک چھاپہ مار کارروائیاں

افغان دارالحکومت کابل میں دادی لوگر کے مجاہدین نے ۱۹ اگست کو شمس الدین نامی فوجی مرکز پر راکٹوں سے حملہ کیا جس میں دو ٹینک تباہ اور ان کا عملہ موقع پر ہلاک ہو گیا۔ ادھر صوبہ پروان سے ملنے والی اطلاعات کے مطابق افغان حریت پسندوں نے ۱۶ اگست کو بگرام ہوائی اڈے کے قریب قلعہ نصرو کے علاقے میں گشتی فوجی دستے پر راکٹ برسائے جس کے نتیجے میں ایک ٹینک ناکارہ بنا دیا گیا۔

روسی سرحد کے نزدیک فوجی کیمپ پر مجاہدین راہ حق کا حملہ

۱۲۳ کٹھ پتلی فوجی ہلاک، دو سو چودہ گرفتار کر لئے گئے

روسی سرحد کے نزدیک درہ وردوج

يريدون ليطفئوا نور الله بافواههم والله متم نوره ولو كره الكافرون

ماہنامہ

مَشعَل

م س ا ع

صاحبِ امتیاز

کلچرل کمیٹی جمعیت اسلامی افغانستان

معاون: سید عبداللہ نویسندہ رکن: عبدالحبیب (ہمدرد)

جلد نمبر ۱ - شمارہ نمبر ۲ - مسلسل نمبر ۲ - اگست ۱۹۸۶ء - ذی الحجہ ۱۴۰۹ ھ ق

اس شمارے میں

۱- اداریہ
۲- فرمان الٰہی
۳- ارشادِ نبوی
۴- عید الضحیٰ کی مناسبت سے استاد ربانی کا پیغام
۵- حج اور اس کی فضیلت
۶- قربانی کا اصل مفہوم
۷- جہاں مجاہدین شیر و شکر ہیں۔
۸- خون کی جھلک
۹- حسبنا اللہ و نعم الوکیل
۱۰- روس کی اقتصادیات تباہی کے ....
۱۱- افغانستان ویت نام نہیں
۱۲- اسلام اور کمیونزم میں ....
۱۳- انتظار
۱۴- حضرت بلال رض
۱۵- عید قربان
۱۶- اخبار جہاد
۱۷- قافلۂ شہداء
۱۸- التماس

پتہ

دفتر: ماہنامہ مشعل کلچرل کمیٹی جمعیت اسلامی افغانستان

P.O. BOX NO: 345
PESHAWAR PAKISTAN
پوسٹ بکس نمبر ۳۴۵ پشاور، پاکستان

بدلِ اشتراک

سالانہ — ۶۰ روپے
ششماہی — ۳۰ "
فی پرچہ — ۵ "

بیرونی ممالک

سالانہ — ۲۰ ڈالر

پر کنٹرول حاصل کرنے کے بعد افغان مجاہدین نے صوبہ تخار کے قصبے فرخار میں فوجی کیمپ تباہ کر دیا۔ فوجی کیمپ میں مقیم ۱۲۳ کٹھ پتلی فوجی اور افسر ہلاک ہو گئے۔ جب کہ دو سو چودہ فوجی گرفتار کر لئے گئے

ہمارے اطلاعاتی رپورٹر نے اپنے ایک رپورٹ میں بتایا ہے کہ جمعیت اسلامی کے نڈر مجاہدین نے کمانڈر عبد الودود اور گدا خان کی قیادت میں ۱۷؍اگست کی شام فوجی کیمپ پر یلغار کر دی جہاں اگلی صبح تک خونریز لڑائی جاری رہی۔ اس کاروائی میں بھاری نقصان پہنچانے کے بعد مجاہدین نے ۲۰؍اگست کو دوبارہ فوجی کیمپ پر ٹوٹ پڑے جہاں حیرت زدہ کٹھ پتلی دستہ مزاحمت نہ کر سکا۔ فوجی کیمپ کا صفایا کرنے کی کوشش میں خوست زنگ، اشکمش اور طالقان کے مراکز سے دو سو مجاہدین شریک تھے۔ مجاہدین نے فوجی کیمپ میں موجود پندرہ بھاری مشین گنیں مارٹر گنوں کے دو سو گولے، سات وائرلس سیٹ دو الیکٹرک جنریٹرز، ۳۲۳ کلاشنکوف رائفلیں اور بیس ہزار کارتوسوں کے علاوہ بھاری سامانِ رسد پر قبضہ کر لیا۔ فوجی کیمپ تباہ کرنے کی کامیاب جنگی حکمت عملی کے دوران پانچ مجاہد شہید اور اٹھارہ زخمی ہو گئے۔

وادی لوگر میں مجاہدین کا ایک اور کامیاب حملہ

روسی دستے کی مسافر بس پر فائرنگ سے ۲۲؍ افغان شہری شہید ہو گئے

جمعیت اسلامی افغانستان کے اطلاعاتی نمائندہ کے مطابق کابل کے جنوب میں وادی لوگر کے صدر مقام پل عالم پر مجاہدین نے ایک ہفتے کے دوران دوبارہ حملہ کیا ہے۔ جس کے نتیجے میں ایک سرکاری عمارت ملبے کا ڈھیر بن گئی۔

جمعیت اسلامی کے ذرائع نے وادی لوگر میں ان حملوں کی اطلاعات دیتے ہوئے بتایا ہے کہ مجاہدین نے ۶؍اگست کی صبح راکٹوں سے پل عالم پر حملہ کیا جہاں ایک سرکاری عمارت میں قائم ”پاسدارانِ انقلاب ثور“ کا ہیڈکوارٹر تباہ ہو گیا اس کاروائی میں دس کٹھ پتلی فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔ اسی روز مجاہدین کے ایک گروپ نے سب ڈویژنل قصبے محمد آغا میں ایک حفاظتی چوکی پر یلغار کر کے چار کٹھ پتلی فوجی موت کے گھاٹ اتار دیئے۔

معلوم ہوا ہے کہ روسی دستوں نے بعد ازاں انتقامی کاروائی کر کے گردیزہ سے آنے والی ایک مسافر بس پر اندھا دھند فائرنگ کی۔ جس سے بائیس افراد شہید ہو گئے۔ جان بحق ہونے والوں کی اکثریت عورتوں اور بچوں پر مشتمل تھی۔

صوبہ بادغیس میں افغان فوجیوں کی تحریک مزاحمت میں شمولیت

افغان فوجی اسلحے سے بھرا ٹرک لئے مجاہدین سے آملے

روسی سرحد سے ملنے والے افغانستان کے شمال مغربی صوبے بادغیس سے ہمارے اطلاعاتی ذرائع نے اطلاع دی ہے کہ چودہ افغان فوجی اسلحے سے لدا ہوا ٹرک لے کر مجاہدین کے ساتھ شامل ہو گئے اطلاعات کے مطابق صوبہ بادغیس کے سرحدی علاقے غورماچ کی حفاظتی چوکیوں میں ۱۱؍جولائی کو اسلحہ تقسیم کیا جا رہا تھا۔ جس کی نگرانی فوجی جیپ میں سوار روسی فوجی کر رہے تھے۔ غورماچ قصبے کے نزدیک ایک ٹرک میں سوار افغان فوجیوں نے جن کا مجاہدین سے رابطہ تھا۔ روسی فوجیوں کی جیپ پر فائرنگ کر دی اور جیپ کا صفایا کر کے ٹرک سمیت مجاہدین کے مرکز پہنچ گئے۔ اسلحے کے ذخیرے میں ۱۲۰ کلاشنکوف رائفلیں، چار مشین گنیں اور گولہ بارود بھاری مقدار میں شامل ہے۔

مجاہدین نے قندھار میں روسی ہیلی کاپٹر مار گرایا

افغان مجاہدین نے صوبہ قندھار میں ایک روسی گن شپ ہیلی کاپٹر مار گرایا ہے یہ ہیلی کاپٹر پنجوائی سب ڈویژن میں مجاہدین کے ٹھکانوں کی نشاندہی کے لئے نیچی پرواز کر رہا تھا چھ اگست کی صبح قندھار کے جنوب مغرب میں علاقہ تلکان پر ہوائی گشت کے دوران ہیلی کاپٹر کو مجاہدین نے میزائل سے نشانہ بنایا اور ہیلی کاپٹر پیروز نامی گاؤں کے قریب گر کر تباہ ہو گیا۔ ہیلی کاپٹر کا چار رکنی عملہ بھی موقع پر ہلاک ہو گیا ایک اور اطلاع کے مطابق ۸؍اگست کی رات قندھار کے ٹیچرز ٹریننگ انسٹیٹیوٹ جسے اب فوجی چوکی میں تبدیل کر دیا گیا ہے پر مجاہدین نے کامیاب حملہ کیا۔ چھ کٹھ پتلی فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے جبکہ عمارت کے ایک حصے کو شدید نقصان پہنچا۔

افغان فضائیہ کے آپریشنل انچارج جلال خان کی گرفتاری، کابل میں نجیب اور کارمل کے حامیوں کی کشمکش شدید ہو گئی

لندن ۲۵ر اگست

افغانستان میں فضائیہ کے آپریشن ونگ کے انچارج جلال خان کو گرفتار کر لیا گیا ہے جو کٹھ پتلی انتظامیہ کے سبکدوش سربراہ ببرک کارمل کے حامی تھے کابل میں تحریک مزاحمت کے ہمدرد حلقوں کے حوالے سے معلوم ہوا ہے کہ جلال خان کو ڈاکٹر نجیب کی مسلسل مخالفت پر گرفتاری کے بعد نامعلوم مقام "خاد" کے خفیہ مرکز منتقل کر دیا گیا ہے۔ ان حلقوں کے مطابق جلال خان کے خلاف "انقلابی کونسل کے تشکیل کردہ ٹریبونل" میں مقدمہ چلایا جا رہا ہے۔ اس ٹریبونل کی کاروائی کے بارے میں کٹھ پتلی انتظامیہ کے حلقے بھی لاعلم ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ جلال خان کی گرفتاری سے ڈاکٹر نجیب اور ببرک کارمل کے حامیوں کی کش مکش شدید صورت اختیار کر گئی ہے۔ جس کا آغاز ڈاکٹر نجیب کی نامزدگی سے ہوا تھا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ کابل ریڈیو نے بھی گذشتہ ماہ کے دوران سینکڑوں سرکاری اہلکاروں کی برطرفی کا اعتراف کیا ہے۔ جن کا تعلق ڈاکٹر نجیب اور کارمل دھڑوں سے تھا۔

صوبہ ہرات میں ایک مگ طیارہ تباہ کر دیا گیا۔

ایرانی سرحد کے نزدیک افغانستان کے مغربی صوبے ہرات میں جہاں شدید جنگ جاری ہے۔ مجاہدین نے اپنے مرکز پر بمباری کرنے والا ایک روسی مگ طیارہ مار گرایا۔ جمعیت اسلامی کے نمائندہ نے بتایا ہے کہ روسی اور کٹھ پتلی دستوں نے جنہیں فضائیہ کی امداد حاصل تھی ۲۶ر جولائی کو سب ڈویژن غوریان میں مجاہدین کے مرکز پر حملہ کر دیا۔ مجاہدین نے بمباری کے نتیجے میں شدید جانی نقصان کے باوجود چھ گھنٹوں کی مزاحمت کے بعد فوجی دستوں کو بیس لاشیں اٹھاتے واپس جانے پر مجبور کر دیا۔

تباہ ہونے والے مگ طیارے کا روسی پائلٹ اور دیگر عملہ موقع پر ہلاک ہو گیا حملے کے دوران مجاہدین نے ایک ٹینک تین فوجی ٹرک اور ایک ٹریکٹر تباہ کر دیا

صوبہ زابل میں جبری بھرتی کے لئے گرفتار ۲۵۰ افغان نوجوان رہا کرا لئے گئے

حابہ چوپان قصبے کے نزدیک فوجی مرکز پر مجاہدین کی یلغار

افغانستان کے جنوب مشرقی صوبے زابل میں مجاہدین نے ۲۷ر جولائی کی رات سب ڈویژنل قصبے حابہ چوپان کے قریب فوجی مرکز پر حملہ کیا۔ جہاں جبری بھرتی کے سلسلے میں پکڑے گئے افغان نوجوان رکھے گئے تھے حریت پسندوں نے تحریک مزاحمت کے ہمدرد افغان فوجیوں کے ساتھ منصوبہ بندی سے حفاظتی دستے کی بیرک کو راکٹوں اور دستی بموں سے نشانہ بنایا اور مزاحمت نہ ہونے پر فوجی مرکز میں داخل ہو گئے مجاہدین نے دو بیرکوں میں محبوس ڈھائی سو نوجوان آزاد کرا لئے اور اس مرکز کے اسلحہ کا ذخیرہ تباہ کرنے کے بعد افغان نوجوانوں اور تحریک مزاحمت کے ساتھی افغان فوجیوں کے ساتھ آزاد علاقے کی طرف نکل گئے۔

بقیہ: حسبنا اللہ

کے بدلے خرید لیا ہے ظاہر ہے کہ یہ سودا تو فریقین یعنی بائع اور مشتری کی مرضی سے ہوا ہوگا۔ تو منطقی نتیجے کے طور پر مومن یقیناً اسی سودا پر راضی ہونگے۔ اور اب یہ ضروری ہے کہ اس معاہدہ بیع کی توثیق کے لئے جان نثاری اور اللہ کی راہ میں جہاد ہر مومن اور مسلم کا فریضہ ہے اور اس سے پہلوتہی کرنا الحاد اور منافق ہونے کی علامت ہے۔ (جس سے اللہ تعالیٰ ہم کو محفوظ رکھے)

افغانستان کے موجودہ جہاد نے ثابت کر دیا کہ افغانستان کے اولوالعزم اور بہادر شجاع مجاہدوں کے دلوں میں کبھی بھی یہ بات نہیں آئی کہ ہمارے پاس اسلحہ جنگ نہ ہونے کے برابر ہے اور دشمن اسلحہ اور سامان و آلات جنگ سے لیس ہے۔ بلکہ وہ نہ تو اپنی قوت پر بھروسہ کرتے ہیں۔ اور نہ دشمن کے اسلحہ سے خوف زدہ ہوتے ہیں بلکہ

* * *

کافر ہے تو شمشیر پہ کرتا ہے بھروسہ
مومن ہے تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی۔

* * *

پکتیکا میں مجاہدین کی مشترکہ کاروائی ۴۶ کٹھ پتلی ملیشیا ہلاک

لاشیں اٹھانے کے لئے آنے والے ۲۰ فوجی مجاہدین سے آملے

صوبہ پکتیکا میں مجاہدین کی تین مختلف تنظیموں نے مشترکہ کارروائی کے ذریعے اورگون اور سروبی میں کٹھ پتلی دستوں کو زبردست نقصان سے دوچار کیا ہے اطلاعات کے مطابق ۱۲ راگست کو ۱۴۰ مجاہدین نے علاقہ خادی سروبی کی ملیشیا چوکی پر حملہ کیا آٹھ گھنٹے تک جاری رہنے والی لڑائی میں۔ سو کلو میٹر دور واقع اورگون چھاؤنی سے تین مرتبہ کمک پہنچانے کی کوشش کی گئی جسے ہر بار مجاہدین نے ناکام بنادیا ان معرکوں میں ۴۶ کٹھ پتلی فوجی ہلاک اور درجنوں زخمی ہوئے۔ اگلے روز راکٹ لانچروں سے مسلح کٹھ پتلی فوجیوں نے اپنے ساتھیوں کی لاشیں اٹھانے کے لئے پیش قدمی کی لیکن ان میں سے ۲۰ فوجی لاشیں اٹھانے کی بجائے اپنے اسلحہ سمیت مجاہدین سے آملے اس سے پیشتر بھی چار فوجی مجاہدین کی صفوں میں آشامل ہوئے تھے۔

صوبہ ہرات میں سب ڈویژنل ہیڈکوارٹر پر مجاہدین کا حملہ دو ٹینک تباہ کردیئے گئے بمباری سے پانچ مجاہد شہید

تباہ کردیئے گئے بمباری سے پانچ مجاہد شہید ایرانی سرحد پر افغانستان کے مغربی صوبے ہرات کے سب ڈویژن ہیڈکوارٹر کرخ پر حملہ کرکے مجاہدین نے دو ٹینک تباہ کردیئے جن کا عملہ موقع پر ہلاک ہوگیا۔ اس کارروائی کے دوران روسی طیاروں نے مجاہدین کے مورچوں پر بمباری کی جس کی زد میں آکر پانچ مجاہد شہید اور سترہ زخمی ہوگئے شدید بمباری کے باعث مجاہدین اپنے ٹھکانوں کی طرف نکل گئے

صوبہ اورزگان میں چھاپہ مار کاروائی

وسطی افغانستان کے صوبے اورزگان میں صدر مقام ترین کوٹ کے نزدیک چھاپہ مار مجاہدین نے ۸ راگست کو ایک حفاظتی چوکی پر حملہ کیا۔ اطلاعات کے مطابق ترین کوٹ سے امدادی دستے کی آمد پر مجاہدین واپس چلے گئے تاہم تیز رفتار حملے میں گیارہ کٹھ پتلی فوجی ہلاک اور ایک ٹینک تباہ ہوگیا امدادی دستے کی فائرنگ سے ایک مجاہد شہید اور پانچ زخمی ہوئے جبکہ چودہ کلاشن کوف رائفلیں مجاہدین کے ہاتھ آئیں۔

صوبہ غزنی میں "انتخابی نامزدگی" کا پلان ناکام بنا دیا گیا قابض روسی فوج کے کیمپوں پر میزائلوں سے حملے؛

افغانستان کے صوبہ غزنی میں روسی فوج کی زیر نگرانی "انتخابی نامزدگی" کا پلان ناکام بنادیا گیا جہاں افغان حریت پسندوں نے قرہ باغ مقر۔ شونگرہ اور ترگان کے علاقوں میں روسی دستوں کے کیمپوں کو میزائلوں سے نشانہ بنایا۔ یہ کیمپ "کامیاب امیدواروں" کو ووٹ ڈالنے والے حکمران جماعت کے عہدیداروں کی حفاظت کے لئے قائم کئے گئے تھے۔ ایجنسی افغان پریس کے ذرائع کی اطلاعات کے مطابق ۱۰ راگست کی صبح حفاظتی کیمپوں میں پولنگ شروع ہوتے ہی مجاہدین نے میزائلوں سے یلغار کردی جس سے ان کیمپوں میں بھگدڑ مچ گئی۔ اور سرکاری ووٹر بھاگ کھڑے ہوئے میزائلوں کے حملے میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد معلوم نہیں ہوسکی تاہم دو ٹینک تباہ ہونے کی تصدیق ہوئی ہے۔ بتایا گیا ہے کہ چھاپہ مار کارروائیوں کے بعد قابض روسی حکام نے دیہی آبادیوں پر گولہ باری کے علاوہ شدید بمباری کی جس کے نتیجے میں متعدد نہتے افراد شہید ہوگئے

صوبہ زابل میں مجاہدین کی چھاپہ مار کاروائی، فوجی قافلے کا ایک ٹینک تباہ آٹھ روسی کٹھ پتلی فوجی ہلاک ہوگئے

افغانستان کے جنوب مشرقی صوبے زابل میں مجاہدین نے ۱۲ راگست کو کابل قندھار شاہراہ پر شہر صفا قصبے کے نزدیک فوجی قافلے پر اچانک حملہ کیا۔ کوہ بند کے علاقے میں گھات لگائے مجاہدین نے راکٹوں کے فائر سے ایک ٹینک تباہ کردیا۔ جس کے عملے سمیت آٹھ روسی اور کٹھ پتلی فوجی ہلاک ہوگئے۔ اس کارروائی میں جوابی فائرنگ سے ایک مجاہد شہید اور چار زخمی ہوئے مجاہدین فوجی قافلے کی امداد کے لئے آنے والے ہیلی کاپٹروں کی آمد پر اپنے ٹھکانوں کی طرف نکل گئے۔

کنڑ میں گھمسان کی جنگ جاری ہے بری کوٹ کے بعد اسد آباد پر مجاہدین کا جوابی حملہ

پاکستان سے ملنے والی افغانستان کی وادی کنڑ میں سرحدی قصبے بری کوٹ کے ساتھ مجاہدین اور روسی دستوں کی جھڑپوں کا سلسلہ صوبائی

صدر مقام اسد آباد تک پھیل گیا ہے ایک اطلاع کے مطابق چھاپہ مار مجاہدین نے ۱۳ رجولائی کو اسمار قصبے کے نزدیک اسد آباد سے آنے والے فوجی دستوں پر یلغار کر دی جو بریکوٹ میں محصور روسی فوجیوں کی امداد کے لئے بھیجے گئے تھے۔ مومن اور غیور مجاہدین نے راکٹ برسا کر امدادی دستوں کا ایک ٹینک اور ایک فوجی گاڑی تباہ کر دی جن میں سوار کم از کم بیس روسی فوجی ہلاک ہو گئے۔ ان فوجیوں کی لاشیں ۵ راگست کی اطلاعات تک متاثرہ علاقے میں پڑی ہوئی تھیں۔ اسی کارروائی سے ایک روز قبل مجاہدین نے اسد آباد سے تین کلو میٹر شمال کی سمت دو حفاظتی چوکیوں پر مارٹر کے گولے برسائے۔ جس سے جانی نقصان کے علاوہ ان چوکیوں کی عمارات متاثر ہوئیں۔ چھاپہ مار حملے کے دوران جوابی فائرنگ سے دو مجاہد شہید ہو گئے جبکہ مجاہدین کی واپسی کے بعد فوجی دستوں نے دیہی آبادیوں میں گھس کر گندم کی کھڑی فصلیں نذر آتش کر دیں۔

صوبہ غزنی میں چھاپہ مار کارروائی

مقر قصبے میں متعدد فوجی

تنصیبات تباہ کر دی گئیں

افغانستان کے صوبے غزنی میں افغان حریت پسند اور راہ حق کے سپاہیوں نے کابل قندھار شاہراہ پر مقر قصبے میں روسی فوج کے اہم ٹھکانے کو نشانہ بنایا جہاں آٹھ روسی فوجی ہلاک ہو گئے ۲۷ رجولائی کی صبح اس حملے میں مجاہدین نے ہلکی توپوں سے گولہ باری کر کے ایک بھاری توپ وائرلیس ٹاور اور ایک فوجی گاڑی تباہ کر دی۔ تیز رفتار کارروائی کے بعد مجاہدین نقصان اٹھائے بغیر اپنے ٹھکانوں کی طرف نکل گئے۔

صوبہ ننگرہار میں چھاپہ مار کارروائیاں

بارہ کٹھ پتلی فوجی ہلاک مجاہدین

کے مرکز پر حملے کی کوشش ناکام بنا دی گئی

افغانستان کے صوبہ ننگرہار میں جہاں کے صدر مقام جلال آباد کے ہوائی اڈے کو بم کے دھماکے سے شدید نقصان پہنچا ہے مجاہدین نے نے چھاپہ مار کارروائیوں کے دوران بارہ کٹھ پتلی فوجی ہلاک اور اپنے مرکز پر حملہ ناکام بنا دیا ہمارے اطلاعاتی ذرائع نے اطلاع دی ہے کہ مجاہدین کے ایک گروپ نے ۵ راگست کو سب ڈویژن گوشتہ کے علاقہ مہمند درہ میں ایک حفاظتی چوکی پر راکٹ برسائے۔ راکٹوں کے فائر سے پانچ کٹھ پتلی فوجی ہلاک اور گولہ بارود کو آگ لگ گئی۔ اسی علاقے میں دو روز بعد مجاہدین نے کلینور کے مقام حفاظتی چوکی پر یلغار کر کے سات کٹھ پتلی فوجی ہلاک اور چار گرفتار کر لئے یہاں پر راکٹوں سے چوکی کی عمارت بھی شدید متاثر ہوئی۔ اطلاعات کے مطابق روسی اور کٹھ پتلی دستوں نے سو راگست کو ہزار ناؤ کے علاقے میں برسر پیکار مجاہدین پر ٹینکوں اور بکتر بند گاڑیوں سے حملہ کیا۔ فوجی کارروائی کے دوران شدید مزاحمت کر کے مجاہدین نے حملہ آور دستوں کو مار بھگایا جو اپنے پیچھے دو ٹینکوں کا ملبہ چھوڑ گئے۔

قندھار میں روسی

کمانڈوز کے مرکز پر حملہ

قندھار شہر میں چھاپہ مار مجاہدین نے ۱۴ راگست کو منزل باغ کے علاقے میں روسی کمانڈوز کے ٹھکانوں پر میزائلوں سے حملہ کیا جس سے ایک بیرک میں آگ لگ گئی۔ اس کارروائی میں کم از کم آٹھ روسی کمانڈوز ہلاک ہو گئے۔ اسی روز رات کے وقت گھات لگائے مجاہدین کے ایک گروپ نے قندھار چھاؤنی کے نزدیک گشتی فوجی دستے پر راکٹ برسائے جس کے نتیجے میں ایک ٹینک تباہ اور اس کا عملہ ہلاک ہو گیا۔ تیز رفتار حملے میں مجاہدین نے فرار ہونے والے دو روسی افسر گرفتار کرنے کے علاوہ سات کلاشن کوف رائفلوں اور ایک وائرلیس سیٹ پر بھی قبضہ کر لیا۔

صوبہ ننگرہار میں بریگیڈ ہیڈ کوارٹر

پر حملہ، میزائلوں کے فائر سے

رہائشی بیرکیں تباہ سولہ کٹھ پتلی

فوجی ہلاک ہو گئے

افغانستان کے مشرقی صوبے ننگرہار میں مجاہدین نے سب ڈویژن قصبے چپن کے نزدیک کٹھ پتلی فوج کے ہیڈ کوارٹر پر حملہ کیا ہے جہاں گذشتہ مارچ کی فوجی کارروائی کے بعد ۱۷ ویں بریگیڈ کو لایا گیا تھا جمعیت کے ذرائع کی اطلاعات کے مطابق سات جماعتی اتحاد میں شامل جمعیت اسلامی۔ حزب اسلامی اور حزب یونس خالص کے مجاہدین نے ایک مشترکہ حکمت عملی وضع کر کے ۲۸ رجولائی کی رات فوجی ہیڈ کوارٹر کو نشانہ بنایا۔ اس کارروائی سے زمین سے زمین تک مار کرنے والے میزائلوں سے تین رہائشی بیرکوں کو آگ لگ گئی۔ جہاں اندازہ ہے کہ سولہ کٹھ پتلی فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔ بتایا گیا ہے کہ مجاہدین نے اچین قصبے کے گرد مورچے قائم کر کے بریگیڈ ہیڈ کوارٹر کا محاصرہ کر رکھا ہے۔ مارچ کے ہیبت ناک نازیان کے معرکے کے بعد مجاہدین کی پہلی کارروائی تھی جس کے دوران کٹھ پتلی دستوں کو شدید جانی و مالی نقصان اٹھانا پڑا۔

صوبہ وردگ میں انتقامی گولہ باری سے ۷۷ شہری شہید

کابل کے مغرب میں صوبہ وردگ سے ملنے والی اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ صوبائی صدر مقام میدان شہر کے اردگرد مجاہدین کے حملوں میں حفاظتی چوکیوں کی تباہی کے بعد روسی دستوں نے دیہی آبادیوں پر اندھا دھند گولہ باری کی ہے ۲۰؍ اگست کی ایک رپورٹ کے مطابق روسی فوجیوں نے تین روز تک بھاری توپوں سے گولہ باری جاری رکھی جس سے ۷۷ عورتیں اور بچے شہید ہو گئے جبکہ ۱۰۰ سے زائد مکانات ملبے کا ڈھیر بن گئے۔ یاد رہے کہ ۲۲؍ جولائی کو مجاہدین کے گروپوں نے میدان شہر کے چاروں طرف حفاظتی چوکیوں پر بیک وقت یلغار کی تھی جو صوبائی صدر مقام کو چھاپہ مار کارروائیوں سے محفوظ رکھنے کے لئے حال ہی قائم کی گئی تھیں۔

صوبہ زابل میں بارودی سرنگیں پھٹنے سے ۱۹ ٹینک و فوجی گاڑیاں تباہ، قندھار جانے والا روسی دستہ متعدد لاشیں لئے پسپا ہو گیا

ایمان سے سرشار مجاہدوں نے صوبہ زابل کے سب ڈویژن شاہ جوئی میں روسی دستوں کو بھاری جانی و مالی نقصان پہنچایا ہے۔ ہمارے اطلاعاتی نمائندے کے مطابق قندھار شہر کی سمت پیش قدمی کرنے والے روسی فوجی قافلے کی آمد سے باخبر ہو کر مجاہدین نے شاہ جوئی قصبے کے نزدیک آدھ کلومیٹر کے راستے میں بارودی سرنگیں نصب کر دی تھیں ٹینکوں اور فوجی گاڑیوں کے ساتھ روسی فوجی ۲۳؍ جولائی کی صبح شاہ جوئی قصبے سے کچھ فاصلے پر گزر رہے تھے کہ زبردست دھماکوں سے تین ٹینک اور سولہ فوجی ٹرک تباہ ہو گئے جن پر لدا ہوا اسلحہ نذر آتش اور فوجی ہلاک ہو گئے۔ معلوم ہوا ہے کہ زبردست تباہی کے بعد فوجی قافلہ غزنی کی طرف واپس چلا گیا جبکہ بارودی سرنگوں کی صفائی کے لئے خصوصی دستے بھیجے گئے ہیں اس کارروائی میں مجاہدین نقصان سے محفوظ اپنے ٹھکانوں کی طرف نکل گئے۔

بدخشاں میں روسی دستوں کی کارروائی، اپنے مرکز کا دفاع کرتے ہوئے بیس مجاہد شہید ہو گئے

قابض روسی فوج نے کٹھ پتلی دستوں کے ساتھ ۳۱؍ جولائی کو افغانستان کے انتہائی شمالی صوبے بدخشاں کے علاقہ قریہ قمر میں مجاہدین کے ٹھکانوں پر حملہ کیا۔ اس علاقے میں مجاہدین اسلام نے کامیاب مقابلہ کر کے حملہ آور دستوں کو مار بھگایا۔ اطلاعات کے مطابق دس گھنٹوں کی شدید جھڑپ میں روسی کٹھ پتلی فوجیوں کو چھ ٹینکوں اور بکتر بند گاڑیوں سے ہاتھ دھونا پڑا۔ جن کا عملہ موقع پر ہلاک ہو گیا۔ فوجی کارروائی کے دوران دو سو افغان فوجی اسلحے کی کثیر تعداد سمیت مجاہدین سے آملے جس کے نتیجے میں روسی دستہ فرار ہونے پر مجبور ہو گیا۔ اپنے ٹھکانوں کا دفاع کرتے ہوئے بیس مجاہد شہید اور اڑتالیس کے زخمی ہونے کی اطلاعات ملی ہیں۔

بگرام ہوائی اڈے میں ٹائم بموں کے دھماکوں سے اسلحے کا ڈپو اور تین ہیلی کاپٹر تباہ

کٹھ پتلی فوج میں شامل مجاہد داد محمد خان نے راکٹوں کے ذخیرے میں ٹائم بم نصب کر دیئے تھے

افغانستان میں روسی فضائیہ کے سب سے بڑے اڈے بگرام میں کٹھ پتلی فوج میں شامل ایک مجاہد نے راکٹوں کے ذخیرے میں ٹائم بم نسب کر کے اسلحے کا ڈپو اڑا دیا جس کے نتیجے میں ہینگر میں کھڑے تین ہیلی کاپٹر بھی تباہ ہو گئے۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ مجاہد موصوف نے جو اسی کارروائی میں شہید ہو گئے۔ تحریک مزاحمت میں شمولیت کے بعد باقاعدہ منصوبے کے تحت کٹھ پتلی فوج میں بھرتی ہو گئے تھے فوجی تربیت پانے کے بعد یہ مجاہد بگرام ہوائی اڈے کی حفاظتی چوکی میں متعین کئے گئے۔ اطلاعات کے مطابق ۲۳؍ جولائی کو جنگی طیاروں سے مار کرنے والے راکٹوں کی پیٹیاں بگرام ہوائی اڈے کے اسلحے کے ڈپو لائی گئیں جہاں اگلے روز انہیں ٹرانسپورٹ جہازوں سے قندھار منتقل کیا جاتا تھا مجاہد نے جان کی بازی لگا کر راکٹوں کی پیٹیوں میں ٹائم بم نصب کر دیئے جو وقت سے پہلے ہی زبردست دھماکوں سے پھٹ گئے۔ معلوم ہوا ہے کہ دھماکوں کے بعد اسلحے کے ڈپو میں آگ لگ گئی جس کی لپیٹ میں آ کر قریب واقع ہینگر میں کھڑے تین ہیلی کاپٹر شعلہ زن ہو گئے۔ اس کارروائی میں ایک رہائشی بیرک کا بیشتر حصہ ملبے کا ڈھیر بن گیا جس میں مقیم بائیس روسی فوجی موقع پر ہلاک اور کارروائی کرنے والا مجاہد جان بحق ہو گئے جو وہاں سے گزر کر حفاظتی چوکی کی طرف جا رہا تھا

صوبہ وردگ میں روسی طیاروں کی اندھا دھند بمباری، صوبہ غور میں تصادم کے دوران پانچ فوجی ہلاک دو مجاہد شہید ہو گئے

افغان دارالحکومت کابل کے مغرب میں صوبہ وردگ کی دیہی آبادیوں پر روسی طیاروں کی انتقامی بمباری کا سلسلہ جاری ہے۔ جہاں مجموعی طور پر بیاسی افغان شہری اور دو مجاہد شہید ہو چکے ہیں اطلاعات کے مطابق صوبائی صدر مقام میدان شہر کے اردگرد حفاظتی چوکیوں کا صفایا ہونے کے بعد بڑی تعداد میں روسی دستے لائے گئے ہیں۔ ان دستوں نے جولائی کے آخری ہفتے نرخ اور جلریز کے علاقوں میں مجاہدین کے ٹھکانوں پر حملوں کے علاوہ نہتے شہریوں پر گولہ باری کردی۔ ادھر وسطی افغانستان کے صوبے غور میں صوبائی ہیڈکوارٹر چغچران کے نزدیک مجاہدین کے ایک گروپ نے کاسی کے علاقے میں ۳ر اگست کو ایک حفاظتی چوکی پر یلغار کی جس کے نتیجے پانچ کٹھ پتلی فوجی ہلاک جبکہ جوابی حملے میں دو مجاہد شہید ہو گئے

صوبہ لوگر میں تلاشی کی مہم میں ناکامی پر روسی طیاروں کی بمباری متعدد شہری اور دو مجاہد شہید بھاری مقدار میں اسلحے پر قبضہ کر لیا گیا

لندن ۸ر اگست، افغان دارالحکومت کابل سے جنوب کی طرف وادی لوگر کے علاقے کلنگار میں مجاہدین نے تلاشی کی مہم ناکام بنا دی جس کے بعد دیہی آبادیوں کو انتقامی بمباری کا نشانہ بنایا گیا۔ مجاہدین کے ذرائع نے بتایا ہے کہ روسی کٹھ پتلی دستوں نے ۲۸ر جولائی کو سب ڈویژنل کلنگار کے نزدیک جبری بھرتی کے لئے پکڑ دھکڑ شروع کردی۔ فوجی دستوں کی آمد کے بارے اطلاع ملنے پر مجاہدین نے راکٹوں سے حملہ کیا جس کے نتیجے میں فوجی دستے چوبیس لاشیں لئے بھاگ نکلے۔ ہلاک ہونے والوں میں "خاد" کے آٹھ اہلکار شامل ہیں جن کے صوبائی ڈائریکٹر کے شدید زخمی ہونے کی اطلاع ملی ہے۔ اس کارروائی میں جوابی فائرنگ سے دو مجاہد شہید اور سات زخمی ہوئے جبکہ فوجی دستے کی چھوڑی ہوئی چودہ کلاشن کوف رائفلیں ایک مشین گن اور گولہ بارود مجاہدین کے ہاتھ آیا اطلاعات کے مطابق اسی روز اور اگلے دن روسی طیاروں نے دیہی آبادیوں پر بمباری کی جہاں متعدد شہریوں کے علاوہ دو مجاہد شہید اور پانچ زخمی ہوئے۔

صوبہ پکتیا میں مجاہدین کے مرکز پر گولہ باری ایک مجاہد شہید دو زخمی صوبہ اوزگان کے صدر مقام ترین کوٹ کی حفاظتی چوکیاں تباہ کر دی گئیں

افغانستان کے صوبے پکتیا میں روسی دستوں نے زازی چھاؤنی سے ۲۷ر جولائی کو مجاہدین کے ایک مرکز پر گولہ باری کی تاہم مجاہدین جانی نقصان سے محفوظ رہے۔ دریں اثناء روسی طیاروں نے اسی علاقے میں ۲۹ر جولائی کو کھلونے نما بم گرائے جن کی زد میں آکر ایک مجاہد شہید اور دو زخمی ہو گئے۔ اگلے روز مجاہدین نے مشترکہ طور پر رات کے وقت زازی چھاؤنی پر راکٹ اور میزائل برسائے جہاں تاریکی کے باعث نقصانات کا اندازہ نہیں ہو سکا۔ ادھر وسطی صوبے اوزگان کے صدر مقام ترین کوٹ میں جمعیت اسلامی کے مجاہدین نے ۲۰ر جولائی کی شام شہر کے اردگرد حفاظتی چوکیوں پر بیک وقت یلغار کر دی۔ آدھی رات تک جاری رہنے والی اس کارروائی میں حفاظتی چوکیوں کا صفایا کر دیا گیا جبکہ ۲۰۰ کلاشن کوف رائفلوں اور دیگر اسلحے پر مجاہدین نے قبضہ کر لیا۔

صوبائی دارالحکومت گردیز پر مجاہدین نے راکٹ برسائے پکتیا میں جنگ شدت اختیار کر گئی بھاری جانی نقصانات کی اطلاعات

صوبے پکتیا میں مجاہدین اور کٹھ پتلی روسی فوجوں کے درمیان جنگ شدت اختیار کر گئی ہے مجاہدین نے صوبہ پکتیا کے دارالحکومت گردیز پر راکٹ برسائے ہیں جبکہ روسی فضائیہ ہوائی حملوں کے ذریعے مجاہدین کا زور توڑنے کی کوشش کر رہی ہے ہمارے اطلاعاتی ذرائع کے مطابق آٹھ اور نو اگست کو مجاہدین گردیز کے قریب مورچہ بند رہے اور گردیز چھاؤنی پر راکٹ پھینکتے رہے روسی طیاروں کی بمباری کے باوجود مجاہدین دو روز تک وہاں مورچہ زن رہے۔ ادھر کٹھ پتلی حکمران ڈاکٹر نجیب کے آبائی قصبے سید کرم کے فوجی کیمپ پر مجاہدین نے کامیاب حملے کئے۔ پانچ اگست سے تین روز تک جاری رہنے والے معرکوں میں مجاہدین کی گولہ باری سے کٹھ پتلی اور روسی دستوں کی دو بھاری توپیں۔ ایک بکتر بند گاڑی اور متعدد فوجی رہائش گاہیں تباہ ہو گئیں۔ حکمران پارٹی کے عہدیدار عبدالحمید کے علاوہ تین کٹھ پتلی افسر اور کم از کم بیس فوجی ہلاک ہوئے۔ اسی دوران سب ڈویژنل صدر مقام سید کرم کی قریبی چوکی علمگی پر مجاہدین کی یلغار کے نتیجے میں ۱۱ فوجی ہلاک ایک بکتر بند گاڑی اور ایک دوشکا مشین گن تباہ ہو گئی۔ سید کرم سے علمگی کمک لے جانے

کی کوشش میں کٹھ پتلی روسی فوجی ایک اور بکتر بند گاڑی سے ہاتھ دھو بیٹھے جو مجاہدین کی بچھائی ہوئی بارودی سرنگ پھٹنے سے عملے سمیت ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی۔ ۱۲ راگست کی آخری اطلاعات کے مطابق غلمگی میں مجاہدین اور کٹھ پتلی دستوں کے درمیان جھڑپ میں تین فوجی ہلاک ہوئے۔ صوبہ پکتیا کے ایک اور مقام میرزکہ میں کٹھ پتلی۔ روسی دستوں کا مجاہدین سے زبردست تصادم ہوا جس میں جارح دستوں کا ایک ٹینک تباہ اور پانچ فوجی ہلاک ہو گئے ان معرکوں میں مجموعی طور پر تیرہ مجاہد شہید ہوئے۔

کٹھ پتلی وزیر مواصلات اسلم وطن جار نے بھاگ کر جان بچائی، فوجی چوکی کے معائنہ کے دوران مجاہدین کا حملہ

صوبہ پکتیا کے علاقے خوست میں مجاہدین راہ حق نے اسماعیل خیل نامی چوکی پر ۹ راگست کو اس وقت حملہ کر دیا جب کٹھ پتلی انتظامیہ کا وزیر مواصلات اسلم وطن جار چوکی کا معائنہ کر رہا تھا۔ چھاپہ مار گروپ نے حملہ کے دوران ایک فوجی ہلاک اور دو زخمی کر دیئے جبکہ اسلم وطن جار کو دو کلومیٹر دور خوست کی طرف اپنے محافظوں سمیت بھاگ جانا پڑا۔ ادھر کوچیان تنظیم کے حریت پسندوں نے پکتیا کے علاقہ علی شیرو میں سرکاری فوج کی خونہ چوکی پر حملے کئے خونہ چوکی پر گولہ باری سے ایک بیرک تباہ ہو گئی اور پانچ سپاہی ہلاک تین زخمی ہوئے دگلے روز کی گولہ باری سے علی شیرو قریہ دعلاقہ داری میں کئی کمیونسٹ فوجی ہلاک و زخمی ہوئے جبکہ چوکی میں ایک آفیسر سمیت چار فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے اطلاعات کے مطابق ہلاک و زخمی ہونے والوں کو دو ہیلی کاپٹروں کے ذریعے خوست منتقل کیا گیا۔

صوبہ پکتیا میں بریگیڈ ہیڈ کوارٹر اور فوجی ٹھکانوں پر مجاہدین کے حملے

خونریز معرکوں میں متعدد روسی و کٹھ پتلی فوجی ہلاک، بھاری مقدار میں اسلحہ تباہ کر دیا گیا

لندن ۱۳ راگست۔ افغانستان کے صوبے پکتیا میں گذشتہ ماہ قدرے تعطل کے بعد مجاہدین نے مسلسل چھاپہ مار کاروائیاں کی ہیں۔ جن کے دوران صوبائی صدر مقام گردیز کے علاوہ نری کے بریگیڈ کوارٹر کو نشانہ بنایا گیا۔ ایجنسی افغان پریس کے ذرائع کے مطابق مجاہدین نے گردیز میں یکم سے ۵ راگست تک فوجی ٹھکانوں پر حملے کئے جن میں دور مار توپیں اور بھاری راکٹ لانچر استعمال ہوئے۔ گردیز کے نواح میں غلمگی اور میرزکہ کے علاقوں کی حفاظتی چوکیاں بھی ان حملوں سے متاثر ہوئیں جہاں ایک بکتر بند گاڑی تباہ اور آٹھ کٹھ پتلی فوجی ہلاک ہو گئے۔ صوبائی صدر مقام گردیز میں ہلاک اور زخمی ہونے والے روسی و کٹھ پتلی فوجیوں کی تعداد پچاس سے زاید بتائی گئی ہے۔ دریں اثنا علاقہ حسن خیل کے مجاہدین نے ۴ راگست کو محصور چھاؤنی زازی کے نزدیک نری کے فوجی گریژن پر میزائلوں اور راکٹوں سے یلغار کر کے ایک بیرک ملبے کا ڈھیر بنا دی اس بیرک میں ایک روسی افسر سمیت تیرہ فوجیوں کے ہلاک ہونے کی تصدیق ہوئی ہے۔ جب کہ ایک ٹینک، دو فوجی ٹرک اور ایک ادبوس نامی بھاری توپ تباہ کر دی گئی۔

بغلان اور قندھار میں چھاپہ مار کاروائیاں

افغان دارالحکومت کابل کے شمال میں صوبہ بغلان کے صدر مقام میں صنعتی علاقے کی حفاظتی چوکی پر افغان حریت پسندوں نے راکٹوں سے حملہ کر کے چوکی کی عمارت تباہ کر دی۔ ۸ راگست کی اس کاروائی میں مجاہدین نقصان اٹھائے بغیر اپنے ٹھکانوں کی طرف نکل گئے۔ ایک اور اطلاع کے مطابق بغلان شہر میں ۵ راگست کو مجاہدین کے ایک گروپ نے گشتی فوجی دستے پر یلغار کر کے ایک ٹینک اور بکتر بند گاڑی ناکارہ بنا دی۔ اس حملے میں جوابی فائرنگ سے دو مجاہد شدید زخمی ہو گئے

ادھر قندھار شہر کے مغربی علاقے ڈنڈ میں ایک حفاظتی چوکی پر چھاپہ مار مجاہدین نے حملہ کیا۔ جہاں نو کٹھ پتلی فوجی اسلحے سمیت مجاہدین سے آملے ان فوجیوں کے ساتھ مجاہدین نے شدید فائرنگ کر کے دیگر فوجیوں کو فرار ہونے پر مجبور کر دیا۔ حفاظتی چوکی سے مجاہدین اٹھارہ کلاشنکوف رائفلیں، پچاس دستی بم اور گولہ بارود سمیٹ کر تحریک مزاحمت میں شامل ہونے والے فوجیوں سمیت واپس چلے گئے

* * *

قافلۂ شہداء

۔ جناب شمس الدین کے جوان سال فرزند شہید فضل احمد ۱۹۵۹ء میں صوبہ کندوز کے دامن نامی گاؤں کے ایک دیندار اور محب وطن گھرانے میں پیدا ہوئے انہیں بچپن ہی سے حصول علمِ دین کا شوق تھا۔ چنانچہ اپنے ہی علاقے کے جناب مولوی صاحب جمعہ خان سے ابتدائی دینی تعلیم حاصل کی۔ جونہی افغانستان میں سرخ روسی نام نہاد انقلاب ثور آیا اور افغان مسلمان عوام پر مظالم کے پہاڑ توڑے جانے لگے۔ تو انہوں نے اپنے دینی فریضے کی ادائیگی کے لئے دنیادی کاموں سے منہ موڑا اور ہجرت کر کے سیدھے پاکستان چلے آئے اور فوجی تربیت حاصل کرنے کی غرض سے جمعیت اسلامی افغانستان کے فوجی اکاڈمی میں شامل ہو گئے اور ۱۹۸۲ء میں فراغت پا کر جہاد کے میدان میں اتر آئے۔ کئی معرکوں میں دشمنوں کو جہنم واصل کر کے ان سے بھاری مقدار میں گولہ بارود غنیمت کے طور پر حاصل کیا آخر کار گورتیپہ نامی گاؤں کے ایک خونین معرکے میں بے جگری سے لڑتے لڑتے کام آئے اور ۲۷ رمارچ ۱۹۸۴ء کو جام شہادت نوش کر گئے۔

۔ جوان سال شہید غلام محی الدین ۱۹۸۳ء میں صوبہ کندوز کے دامن نامی گاؤں کے ایک شریف، دیندار اور محب وطن گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی دینی تعلیم اپنے ہی علاقے میں علماء کرام سے حاصل کی اور پھر چاردرہ کے ہائی سکول سے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ جب افغانستان میں کمیونسٹ انقلاب رونما ہوا اور افغان مسلمان عوام غلامی کی زنجیروں میں جکڑے جانے لگے تو انہوں نے ہجرت کرنے کا ارادہ کیا اور پاکستان آگئے ان کی یہ دیرینہ خواہش تھی کہ وہ بھی اپنے مجاہد بھائیوں کے ساتھ عملی جہاد کریں۔ چنانچہ علاج معالجے کی تربیت حاصل کرنے کے بعد وہ ایک نرس کی حیثیت سے افغانستان چلے گئے اور وہاں کافی عرصے تک مجاہدین راہِ حق کے علاج و معالجے میں مصروف تھے، آخر کار گورتیپہ نامی علاقے کے ایک خونین لڑائی میں ۲۷ رمارچ ۱۹۸۴ء کو جام شہادت نوش کر کے اپنی خالق حقیقی سے جا ملے۔

۔ شہید جمشید کے والد گرامی کا نام حاجی امام نیاز تھا وہ جناب ۹ رجون ۱۹۵۵ کو صوبہ کندوز کے القہ کول نامی گاؤں کے ایک شریف، دیندار اور محب وطن گھرانے میں پیدا ہوئے اقتصادی مشکل کی بنا پر وہ اچھی تعلیم حاصل نہ کر سکے۔ اپنی والد کے ساتھ کھیتی باڑی کر رہے تھے کہ ۱۹۷۸ میں انہیں فوج میں بھرتی کر دیا گیا۔ روسی کمیونسٹ نظام کے تحت انہوں نے فوجی ملازمت کرنا پسند نہیں کی۔ نوکری چھوڑ کر مجاہدین سے جا

ملے اور مسلحانہ جہاد کا آغاز کیا۔ کئی معرکوں میں دشمن کو بھاری جانی اور مالی نقصان پہنچایا۔ آخرکار ۱۹۸۰ء کے ایک خونین معرکے میں بےجگری سے لڑتے اور دادِ شجاعت دیتے ہوئے کام آئے اور شہید ہوگئے ۔

۔ جناب عبدالغنی کے جواں سال فرزند شہید محمد نجم ۱۹۵۷ء میں صوبہ کندوزہ کے دلہ من نامی گاؤں کے ایک متدین اور محب وطن گھرانے میں پیدا ہوئے بچپن ہی سے حصول علم دین کا شوق تھا۔ جہاد اور شہادت کے شیدائی تھے جونہی افغانستان میں روسی کمیونسٹ انقلاب آیا انہوں نے دنیاوی کاموں سے منہ پھیرا۔ بندوق اٹھائی اور میدانِ جہاد میں کود پڑے۔ کئی معرکوں میں کامیابیوں نے ان کے قدم چومے آخرکار ۱۹۸۴ء کے ایک خونین معرکے میں دشمن کی بیرحم گولی کا نشانہ بنے اور جامِ شہادت نوش کرکے اپنی خالق حقیقی سے جاملے ۔

۔ شہید خلیفہ سید حسن کے والد گرامی کا نام ملا خواجہ تھا۔ وہ جناب صوبہ فاریاب کے بندر نامی گاؤں کے ایک نہایت شریف، متدین اور محب وطن گھرانے میں پیدا ہوئے۔ وہ ایک دلیر نڈر اور بےباک مجاہد تھے وہ طویل العمر دشمن کے لئے قہرساماں بنے رہے بالآخر ۱۹۸۴ء کے ایک خونین معرکے میں بےجگری سے لڑتے لڑتے کام آئے اور شہید ہوکر شہیدوں کے کارواں میں شامل ہوگئے ۔

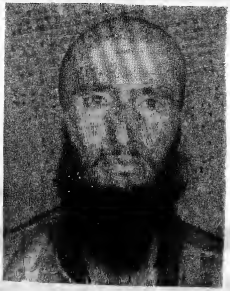

۔ جوان سال شہید خلیفہ نذیر ایک مومن مسلمان اور محب وطن انسان تھے ان کے والد کا نام عوض مراد تھا وہ جناب ۱۹۵۸ء میں صوبہ فاریاب کے توریاختو نامی گاؤں کے ایک دیندار گھرانے میں پیدا ہوئے۔ انہیں جہاد اور شہادت کی آرزو بچپن ہی سے تھی جو اللہ تعالیٰ نے عالم جوانی میں پوری کر دی۔ کئی معرکوں میں حصہ لے کر دشمن کے دانت کھٹے کر دیئے اور ان سے کافی مقدار میں گولہ بارود غنیمت کے طور پر حاصل کیا۔ بالآخر ۱۹۸۵ء کے ایک خونین معرکے میں بےجگری سے لڑتے ہوئے کام آئے اور شہید ہوگئے

۔ شہید محمد رحیم کے والد گرامی کا نام میرزا بالی تھا۔ وہ جناب صوبہ فاریاب کے گرزیوان نامی گاؤں کے ایک دیندار محب وطن گھرانے میں پیدا ہوئے۔ جونہی افغانستان میں روسی کمیونسٹ انقلاب آیا تو انہوں نے کاروبار زندگی سے منہ موڑا اور مسلحانہ جہاد کا آغاز کیا کئی معرکوں میں شاندار کامیابیوں نے ان کے قدم چومے۔ مدت العمر دشمن کے لئے قہرساماں بنے رہے آخرکار ۱۶ار جنوری ۱۹۸۶ء کے ایک خونین معرکے میں بےجگری سے لڑتے اور دادِ شجاعت دیتے ہوئے کام آئے اور شہید ہوکر شہیدوں کے کارواں میں شامل ہوگئے ۔

جوان سال شہید عبدالروف کے والدگرامی کا نام عبدالرزاق تھا۔ وہ جناب صوبہ جوزجان کے تکزار نامی گاؤں کے ایک نہایت شریف گھرانے میں پیدا ہوئے وہ بچپن ہی سے جہاد اور شہادت کے شیدائی تھے جو اللہ تعالیٰ نے عالم جوانی

میں ان کے ان دونوں آرزو کو پورا کر دیا۔ کتنی معرکوں میں شاندار کامیابی حاصل کر کے غازی بنے اور پھر ۱۹۸۵ء کے ایک خونین معرکے میں شہید ہو گئے۔

۔ شہید عبدالقیوم کے والد کا نام عبدالستار تھا۔ وہ جناب صوبہ جوزجان کے تکمزار نامی گاؤں کے ایک محب وطن اور دیندار گھرانے میں پیدا ہوئے جب افغانستان میں روسی کمیونسٹ انقلاب آیا تو انہوں نے دنیاوی کاموں سے منہ موڑا اور عملی جہاد کا آغاز کیا آخر کار ۱۹۸۵ء کے ایک خونین معرکے میں جب کہ درجنوں روسی اور کارملی فوجیوں کو موت کے گھاٹ اتار چکا تھا۔ خود وہ دشمن کی ایک بے رحم گولی کا نشانہ بن کر شہید ہو گیا۔

انسان اپنے تصرف واختیار کی تمام چیزوں مال و متاع قوت و قدرت اور طاقت کو نصب العین کے حصول کی راہ میں قربان کرنے سے گریز نہیں کرتا۔

بقیہ: فرمانِ الٰہی

تشریح:-

- یہاں اُن منافق مسلمانوں کا ذکر نہیں ہے۔ جن کے قتل کی اوپر اجازت دی گئی ہے۔ بلکہ اُن مسلمانوں کا ذکر ہے جو یا تو دارالاسلام کے باشندے ہوں یا اگر دارالحرب یا دارالکفر میں بھی ہوں تو دشمنانِ اسلام کی کاروائیوں میں ان کی شرکت کا کوئی ثبوت نہ ہو اس وقت بکثرت لوگ ایسے بھی تھے جو اسلام قبول کرنے کے بعد اپنی حقیقی مجبوریوں کی بنا پر دشمنِ اسلام قبیلوں کے درمیان ٹھہرے ہوئے تھے اور اکثر ایسے اتفاقات پیش آجاتے تھے کہ مسلمان کسی دشمن قبیلہ پر حملہ کرتے اور وہاں نادانستگی میں کوئی مسلمان ان کے ہاتھ سے مارا جاتا تھا۔ اس لئے اللہ تعالٰی نے یہاں اس صورت کا حکم بیان فرمایا ہے جبکہ غلطی سے کوئی مسلمان کسی مسلمان کے ہاتھ سے مارا جائے۔
- چونکہ مقتول مومن تھا اس لئے اس کے قتل کا کفارہ ایک مومن غلام کی آزادی قرار دیا گیا۔
- نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خونبہا کی مقدار سو اونٹ یا دو سو گائیں یا دو ہزار بکریاں مقرر فرمائی ہے۔ اگر دوسری کسی شکل میں کوئی شخص خونبہا دینا چاہے تو اس کی مقدار انہی چیزوں کی بازاری قیمت کے لحاظ سے متعین کی جائے گی۔ مثلاً نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نقد خونبہا دینے والوں کے لئے ۸ سو دینار یا ۸ ہزار درہم مقرر تھے۔ جب حضرت عمرؓ کا زمانہ آیا تو اُنہوں نے فرمایا کہ اونٹوں کی قیمت اب چڑھ گئی ہے۔ لہٰذا اب سونے کے سکے میں ایک ہزار دینار یا چاندی کے سکے میں ۱۲ ہزار درہم خونبہا دلوایا جائیگا مگر واضح رہے کہ خونبہا کی یہ مقدار جو مقرر کی گئی ہے قتلِ عمد کی صورت کے لئے نہیں ہے۔ بلکہ قتلِ خطا کی صورت کے لئے ہے۔

بقیہ: حزن کی جھلک

نے اپنے سر کو اپنے دونوں کندھوں کے درمیان لٹکائے تھے اور نظریں کتاب پر جمائے ہوئے تھے۔ جیسے وہ کسی کھوئی ہوئی چیز کی تلاش میں مگن ہوں۔

اچانک ایک دھماکہ ہوا، دوسرا ہوا تیسرا اور پھر یکے بعد دیگرے پانچ بم مسجد پر گرے اور سارے کے سارے کمسن بچے اور مسجد میں موجود نمازی شہید ہو گئے۔ بعد میں جب لوگوں نے ملبے کو ہٹا کر لاشیں نکالنی شروع کر دیں تو ان معصوم بچوں کی لاشیں نکالنے کا منظر ایک دلخراش واقعہ تھا۔ جن بچوں کے جسم ٹکڑے ٹکڑے نہیں ہوئے تھے وہ اپنے ہاتھوں میں اپنے سینوں پر قرآن اور سیپارے اسی طرح تھامے ہوئے تھے۔ جیسے وہ اب بھی سبق دُہرا رہے ہوں۔ اکثر بچوں نے اپنے کمزور پنجوں میں سیپارے کو اتنی مضبوطی سے پکڑا ہوا تھا کہ اسے آسانی سے چھڑانا مشکل تھا۔

ان ماؤں کے دل کا حال خدا جانے کہ جنہوں نے اس دن اپنے بچوں کو زبردستی برا بھلا کہہ کر مسجد روانہ کیا تھا۔ ان ننھے منے بچوں میں ایک ہی گھرانے کے دو تین بھائی اور باپ بھی شامل تھے۔

اسی شام ریڈیو کابل اور ریڈیو ماسکو نے بڑی آن بان سے یہ خبر سنائی کہ بچوں کا عالمی دن شاندار روایات کے ساتھ ماسکو میں منایا جا رہا ہے اور بچوں کی بھلائی کے بارے میں شاندار پروگرام وضع کئے جا رہے ہیں ؛

اداریہ

ہم روسی مکروفریب میں نہیں آئیں گے، مقدس اسلامی جہاد جاری رہے گا

◆

روسی پالیسی کسی سے پوشیدہ نہیں یہ کہ وہ جھوٹ اور فریب پر مبنی ہے، ان کے ہر قول و فعل میں ضرور کوئی نہ کوئی دھوکا اور چال پوشیدہ ہوتا ہے۔ کیوں کہ روسی اشتراکی حکومت کی بنا ہی جھوٹ، دھوکا اور فریب پر ہے۔

لینن نے جب زارشاہی حکومت کے خلاف اشتراکی انقلاب برپا کیا تو اس نے مرکزی اشیاء کے اسلامی ریاستوں کے ساتھ نہایت دوستانہ تعلقات قائم کرکے انہیں دوستی کا ہاتھ بڑھایا اور زار حکومت کے خلاف انہیں اپنا ہمنوا بنا لیا۔

ان سے یہ وعدہ کیا گیا کہ اشتراکی حکومت قائم ہونے کے بعد اسلامی ریاستوں کی آزادی و خود مختاری یقینی ہوگی مسلمانوں کو ان کے حقوق دیئے جائیں گے۔ اور ان کا اسلامی تشخص زندہ رہے گا۔ اور ان کے دینی عقائد کا احترام کیا جائے گا وغیرہ وغیرہ۔ لیکن جب لینن نے مسلمانوں کے امداد و معاون سے اشتراکی حکومت قائم کرنے میں کامیاب حاصل کی تو معلوم ہوا کہ حالات دگرگوں ہے۔ سب وعدے وعید دھوکہ فریب اور جھوٹ تھا جو مسلمانوں سے کئے گئے تھے۔ بھلا ایسا بھی کوئی مسلمان ہوگا جو بخارا، سمرقند، خوقند، خیوا، مرو، تاجکستان ازبکستان اور ترکستان جیسے عظیم اسلامی ریاستوں کی تاریخ سے واقف نہ ہوگا۔ جو ایک زمانے میں اسلامی تہذیب و تمدن اور اعلیٰ دینی علوم کے مراکز تھے۔ لیکن پھر ان ریاستوں میں رہنے والے مسلمانوں کا حشر کیا ہوا۔

سبھی جانتے ہیں کہ لینن نے مسلمانوں سے کئے ہوئے تمام وعدوں کو یکسر نظر انداز کیا۔ ان کے حقوق غصب کر دیئے گئے۔ وحشی، بے ایمان اور وعدہ خلاف روسیوں نے ان تمام اسلامی ریاستوں پر یلغار کرکے قبضہ جما لیا۔ مسلمان بچوں، عورتوں، بوڑھوں اور جوانوں کو محض اس لیے کہ وہ مسلمان تھے، ظلم و تشدد کا نشانہ بنا کر بے دریغ قتل کر دیا۔ ان کے دینی عقائد مسخ کئے۔ ان کا اسلامی تشخص ختم کر دیا۔ اور بالآخر ان پر ظلم و وحشت کا ایسا قیامت اتارا کہ تاریخ انسانی میں اس کی مثال نہیں ملتی۔

چیکوسلواکیا۔ پولینڈ، بلغارستان وغیرہ ممالک کی موجودہ نظام زندگی روس کی جھوٹی اور فریب پالیسی کی ایک

(باقی ص ۳۱ پر)

التماس

معزّز قارئین کرام!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'!

جمعیّت اسلامی افغانستان کی کلچرل کمیٹی کو ایک بار پھر اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ توفیق ارزانی فرمائی کہ وہ اپنے دوسرے نشریوں کے ضمن میں اردو کا ایک ماہوار رسالہ بھی اپنے قارئین کرام کے لیے شائع کرے۔

چنانچہ ماہنامہ "مشعل" کا یہ رسالہ ہمارے افغان مجاہد اور مہاجر بھائیوں کی وساطت اور ان کی انتھک محنت وکاوش کے ذریعے مرتب کیا گیا ہے۔

چونکہ ہماری مادری زبان اردو نہیں ہے۔ اس لیے شاید اس رسالے میں کافی خامیاں آپ کو دیکھنے میں ملیں گی۔

اب یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ان خامیوں کو کیسے دور کیا جائے۔ ہمیں تو بس ایک ہی راستہ نظر آتا ہے اور وہ یہ ہے کہ آپ کا بھرپور قلمی تعاون ہمارے ساتھ متداوم رہے۔ اس صورت میں ہماری ڈھارس بندھی رہے گی اور ہم آپ کی اس اخلاقی مدد سے اپنے رسالے کو جو جہاد افغانستان، مجاہدین اسلام کے گرم مورچوں اور ان کے شایان شان کامیابی، الفرت اور روسیوں کی ناکامی کا واحد ترجمان ہے اور بھی دلچسپ اور جالب بنانے میں کامیابی سے ہمکنار ہو سکتے ہیں۔

لہذا ہماری آپ حضرات سے عاجزانہ اور مخلصانہ التماس ہے کہ آپ اپنے اسلامی عقیدے اور ایمانی جذبۂ جہاد کے تحت ہمیشہ اپنے قیمتی آثار، مضامین، اشعار وغیرہ جو کہ سربلندی اسلام، بقاء اسلام، آزادی ممالک اسلامی خصوصاً افغانستان اور فلسطین کے بارے میں ہو تحریر فرما کر ہمیں ارسال کریں۔ انشاء اللہ ہم آپ کے یہ قیمتی آثار اپنے رسالے میں ضرور شائع کریں گے۔

امید ہے کہ آپ ہماری اس عاجزانہ التماس کو قبول فرما کر اپنے قلمی تعاون کو ہمارے ساتھ برقرار رکھ کر ہمارے اس جہاد مقدس میں برابر کے شریک رہیں گے۔ انشاء اللہ وہ دن دور نہیں جب ہم دنیا سے کفر والحاد کے اندھیروں کو مٹا کر وہاں توحید کی مشعل کو جلا کر اس خطے کو جگمگا دیں گے؛

شکریہ

ادارہ ماہنامہ "مشعل"

ہمارا نعرہ

○ اللہ کی رضا۔ ہمارا مقصد

○ حضرت محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمارے رہبر

○ قرآن ہمارا قانون

○ جہاد فی سبیل اللہ ہمارا راستہ

○ اللہ کی راہ میں شہادت ہماری بہترین تمنا ہے

ہمارا نصب العین

اگر ہم جہاد کر رہے ہیں یا روسی سامراج کی یلغار اور ظلم کے واسطے ہجرت پر مجبور ہو کر پریشانی اور غربت کی حالت میں اپنے وطن کو چھوڑنا پڑا ہے اور ہر طرح کی مصیبتیں اٹھا رہے ہیں تو یہ سب عظیم نصب العین کیلئے ہے اور وہ ہے افغانستان میں خلافتِ اسلامی کا احیاء۔

فرمان الٰہی

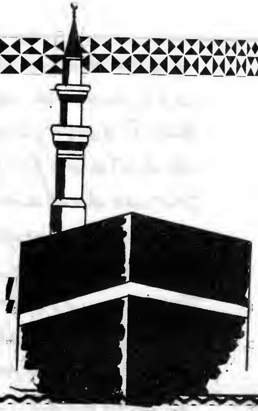

منافق مسلمانوں کے بارے میں

ترجمہ: پھر یہ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ منافقین کے بارے میں تمہارے درمیان دو رائیں پائی جاتی ہیں۔ حالانکہ جو بُرائیاں اُنہوں نے کمائی ہیں ان کی بدولت اللہ اُنہیں اُلٹا پھیر چکا ہے کیا تم چاہتے ہو کہ جسے اللہ تو نے ہدایت نہیں بخشی اُسے تم ہدایت بخش دو۔ حالانکہ جس کو اللہ نے راستہ سے ہٹا دیا اُس کے لئے تم کوئی راستہ نہیں پا سکتے۔

تشریح :

یہاں اُن منافق مسلمانوں کے مسئلہ سے بحث کی گئی ہے جو مکہ میں اور عرب کے دوسرے حصوں میں اسلام تو قبول کر چکے تھے۔ مگر ہجرت کر کے دارالاسلام کی طرف منتقل ہونے کے بجائے بدستور اپنی کافر قوم ہی کے ساتھ رہتے بستے تھے اور کم و بیش ان تمام کارروائیوں میں عملاً حصہ لیتے تھے جو ان کی قوم اسلام اور مسلمانوں کے خلاف کرتی تھی۔ مسلمانوں کے لئے یہ مسئلہ سخت پیچیدہ تھا کہ ان کے ساتھ آخر کیا معاملہ کیا جائے بعض لوگ کہتے تھے کہ کچھ بھی ہو آخر یہ ہیں تو مسلمان ہی۔ کلمہ پڑھتے ہیں۔ نماز ادا کرتے ہیں، روزے رکھتے ہیں۔ قرآن کی تلاوت کرتے ہیں ان کے ساتھ کفار کا سا معاملہ کیسے کیا جا سکتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اس رکوع میں اسی اختلاف کا فیصلہ فرمایا ہے۔

اس موقع پر ایک بات کو واضح طور پر سمجھ لینا ضروری ہے، ورنہ اندیشہ ہے کہ نہ صرف اس مقام کو بلکہ قرآن مجید کے اُن تمام مقامات کو سمجھنے میں آدمی ٹھوکر کھائے گا۔ جہاں ہجرت نہ کرنے والے مسلمانوں کو منافقین میں شمار کیا گیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت فرمائی۔ اور ایک چھوٹا سا خطہ عرب کی سرزمین میں ایسا بہم پہنچ گیا جہاں ایک مومن کے لئے اپنے دین و ایمان کے تقاضوں کو پورا کرنا ممکن تھا تو عام حکم دے دیا گیا۔ کہ جہاں جہاں جس جس علاقے اور جس جس قبیلے میں اہل ایمان کفار سے دبے ہوئے ہیں اور اسلامی زندگی بسر کرنے کی آزادی نہیں رکھتے۔ وہاں وہ ہجرت کریں اور مدینہ کے دارالاسلام میں آ جائیں۔ اُس وقت جو لوگ ہجرت کی قدرت رکھتے تھے اور پھر صرف اس لئے اُٹھ کر نہ آئے کہ اُنہیں اپنے گھربار اعزہ اقربا اور اپنے مفادات اسلام کی بہ نسبت عزیز تر تھے وہ سب منافق قرار دیئے گئے۔ اور جو لوگ حقیقت میں بالکل مجبور تھے۔ ان کو "مستضعفین" میں شمار کیا گیا، جیسا کہ آگے رکوع ۱۴ میں آ رہا ہے

اب یہ ظاہر ہے کہ دارالکفر کے رہنے والے کسی مسلمان کو محض ہجرت نہ کرنے

پر منافق صرف اس صورت میں کہا جا سکتا ہے۔ جبکہ دارالاسلام کی طرف سے ایسے تمام مسلمانوں کو یا تو دعوت عام ہو، یا کم از کم اس نے اُن کے لئے اپنے دروازے کھلے رکھے ہوں۔ اس صورت میں بلاشبہ وہ سب مسلمان منافق قرار پائیں گے جو دارالکفر کو دارالاسلام بننے کی کوئی سعی بھی نہ کر رہے ہوں اور استطاعت کے باوجود ہجرت بھی نہ کریں۔ لیکن اگر دارالاسلام کی طرف سے نہ تو دعوت ہی ہو اور نہ اس نے اپنے دروازے ہی مہاجرین کے لئے کھلے رکھے ہوں تو اس صورت میں صرف ہجرت نہ کرنا کسی شخص کو منافق نہ بنا دے گا بلکہ وہ منافق صرف اس وقت کہلائے گا جب کہ فی الواقع کوئی منافقانہ کام کرے:-

یعنی جس دورنگی اور مصلحت پرستی اور ترجیح دنیا بر آخرت کا اکتساب انہوں نے کیا ہے۔ اس کی بدولت اللہ نے انہیں اسی طرف پھیر دیا ہے، جس طرف سے یہ آئے تھے انہوں نے کفر سے نکل کر اسلام کی طرف پیش قدمی کی تو ضرور تھی مگر اس سرحد میں آنے اور ٹھہرنے کے لئے یکسو ہو جانے کی ضرورت تھی، ہر اُس مفاد کو قربان کر دینے کی ضرورت تھی جو اسلام و ایمان کے مفاد سے ٹکراتا ہو اور آخرت پر ایسے یقین کی ضرورت تھی۔ جس کی بنا پر آدمی اطمینان کے ساتھ اپنی دنیا کو قربان کر سکتا ہو۔ یہ ان کو گوارا نہ ہوا۔ اس لئے جدھر سے آئے تھے اُلٹے پاؤں اُدھر ہی واپس چلے گئے۔ اب ان کے معاملہ میں اختلاف کا کونسا موقع باقی ہے؟

ترجمہ:۔ وہ تو یہ چاہتے ہیں کہ جس طرح وہ خود کافر ہیں اسی طرح تم بھی کافر ہو جاؤ تاکہ تم اور وہ سب یکساں ہو جائیں۔ لہٰذا ان میں سے کسی کو اپنا دوست نہ بناؤ جب تک کہ وہ اللہ کی راہ میں ہجرت کر کے نہ آجائیں اور اگر وہ ہجرت سے باز رہیں تو جہاں پاؤ انہیں پکڑو اور قتل کرو اور ان میں سے کسی کو اپنا دوست اور مددگار نہ بناؤ۔

تشریح:

یہ حکم ان منافق مسلمانوں کا ہے، جو برسرِ جنگ کافر قوم سے تعلق رکھتے ہوں اور اسلامی حکومت کے خلاف معاندانہ کاروائیوں میں عملاً حصہ لیں۔

ترجمہ:۔ البتہ وہ منافق اس حکم سے مستثنیٰ ہیں جو کسی ایسی قوم سے جا ملیں۔ جس کے ساتھ تمہارا معاہدہ ہے اسی طرح وہ منافق بھی مستثنیٰ ہیں جو تمہارے پاس آتے ہیں اور لڑائی سے دل برداشتہ ہیں۔ نہ تم سے لڑنا چاہتے ہیں نہ اپنی قوم سے اللہ چاہتا تو ان کو تم پر مسلط کر دیتا اور وہ بھی تم سے لڑتے۔ لہٰذا اگر وہ تم سے کنارہ کش ہو جائیں اور لڑنے سے باز رہیں اور تمہاری طرف صلح و آشتی کا ہاتھ بڑھائیں تو اللہ نے تمہارے لئے ان پر دست درازی کی کوئی سبیل نہیں رکھی ہے۔

تشریح:

یہ استثناء اس حکم سے نہیں ہے کہ "انہیں دوست اور مددگار نہ بنایا جائے"۔ بلکہ اس حکم سے ہے کہ "انہیں پکڑا اور مارا جائے" مطلب یہ ہے کہ اگر یہ واجب القتل منافق کسی ایسی کافر قوم کے حدود میں جا پناہ لیں جس کے ساتھ اسلامی حکومت کا معاہدہ ہو چکا ہو تو اس کے علاقے میں ان کا تعاقب نہیں کیا جائے گا اور نہ یہی جائز ہوگا کہ دارالاسلام کا کوئی مسلمان غیر جانبدار ملک میں کسی واجب القتل منافق کو پائے اور اسے مار ڈالے، احترام در اصل منافق کے خون کا نہیں بلکہ معاہدے کا ہے۔

ترجمہ: ایک اور قسم کے منافق تمہیں ایسے ملیں گے جو چاہتے ہیں کہ تم سے بھی امن میں رہیں اور اپنے قوم سے بھی۔ مگر جب کبھی فتنہ کا موقع پائیں گے اس میں کود پڑیں گے۔ ایسے لوگ اگر تمہارے مقابلہ سے باز نہ رہیں اور صلح و سلامتی تمہارے آگے پیش نہ کریں اور اپنے ہاتھ نہ روکیں تو جہاں وہ ملیں انہیں پکڑو اور مارو ان پر ہاتھ اٹھانے کے لئے ہم نے تمہیں کھلی حجت دے دی ہے:

ترجمہ:۔ کسی مومن کا یہ کام نہیں ہے کہ دوسرے مومن کو قتل کرے الا یہ کہ اُس سے چوک ہو جائے۔ اور جو شخص کسی مومن کو غلطی سے قتل کر دے تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ ایک مومن کو غلامی سے آزاد کرے اور مقتول کے وارثوں کو خونبہا دے الا یہ کہ وہ خونبہا معاف کر دیں۔

(باقی ص۴۹ پر)

ارشادات نبوی ﷺ

روز قیامت قرابت کام نہ آئے گی

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا مَعْشَرَ قُرَیْشٍ اِشْتَرُوْا اَنْفُسَكُمْ لَا اُغْنِیْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَیْئًا وَ یَا بَنِیْ عَبْدِ مَنَافٍ لَا اُغْنِیْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَیْئًا یَا عَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا اُغْنِیْ عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا وَ یَا صَفِیَّةُ عَمَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَا اُغْنِیْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا وَ یَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَلِیْنِیْ مَا شِئْتِ مِنْ مَّالِیْ لَا اُغْنِیْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا.

(بخاری، مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا جب سورۂ شعراء کی آیت وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ (اپنے قریبی اہلِ خاندان کو ڈراؤ) نازل ہوئی تو آپؐ نے قریش کو جمع کیا اور فرمایا

• "اے گروہ قریش! اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچانے کی فکر کرو۔ میں خدا کے عذاب کو تم سے ذرا بھی نہیں ٹال سکتا۔

• اے عبد مناف کے خاندان والو! میں تم سے اللہ کے عذاب کو کچھ بھی نہیں ٹال سکتا

• اے عباسؓ بن عبدالمطلب (حقیقی چچا) میں اللہ کے عذاب کو تم سے ذرا بھی نہیں ہٹا سکتا۔

• اے صفیہؓ! (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی پھوپھی) میں تم سے اللہ کے عذاب کو ذرا بھی نہیں ہٹا سکتا۔

• اے میری بیٹی فاطمہؓ! تو میرے مال میں سے جتنا مانگے میں دے سکتا ہوں۔ لیکن اللہ کے عذاب سے نہیں ٹال سکتا۔

(پس اپنے کو بچانے کی فکر کرو کہ ایمان اور عمل ہی وہاں کام آئیں گے۔")

خائن کا حشر

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ، قَامَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ فَذَكَرَ الْغُلُوْلَ فَعَظَّمَهٗ وَعَظَّمَ اَمْرَهٗ ثُمَّ قَالَ لَا اُلْفِیَنَّ اَحَدَكُمْ یَجِیْءُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَلٰی رَقَبَتِهٖ بَعِیْرٌ لَهٗ رُغَاءٌ یَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِیْ، فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَیْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِیَنَّ اَحَدَكُمْ یَجِیْءُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَلٰی رَقَبَتِهٖ فَرَسٌ لَهٗ حَمْحَمَةٌ یَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِیْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَیْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِیَنَّ اَحَدَكُمْ یَجِیْءُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَلٰی رَقَبَتِهٖ شَاةٌ لَهَا ثُغَاءٌ یَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِیْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ

شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ نَفْسٌ لَهَا صِيَاحٌ فَيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِيْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ رِقَاعٌ تَخْفِقُ فَيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِيْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ، لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ صَامِتٌ فَيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِيْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ

(بخاری ہسلم بہ الفاظ مسلم)

ترجمہ:۔ ابوہریرۃؓ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے درمیان خطبہ دیا جس میں مال غنیمت کی چوری کے مسئلہ کو بڑی اہمیت کے ساتھ پیش کیا۔ پھر آپؐ نے فرمایا میں تم میں سے کسی کو قیامت کے دن اس حال میں نہ پاؤں کہ اس کی گردن پر اونٹ ہے جو زور سے بلبلا رہا ہے۔ اور یہ شخص کہہ رہا ہے کہ اے اللہ کے رسول! میری مدد فرمائیے، (اس گناہ کی وبال سے بچائیے) تو میں کہوں گا میں تیری کچھ بھی مدد نہیں کر سکتا۔ میں نے تو تجھے یہ بات دنیا میں پہنچا دی تھی

— میں تم میں سے کسی کو قیامت کے دن اس حال میں نہ پاؤں کہ اس کی گردن پر کوئی گھوڑا ہے جو ہنہنا رہا ہے اور یہ شخص کہہ رہا ہے، اے اللہ کے رسول! میری مدد کو دوڑیئے۔ تو میں کہوں "میں تیرے لئے کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ میں نے تجھے دنیا میں یہ بات پہنچا دی تھی۔"

— میں تم میں سے کسی کو قیامت کے دن اس حال میں نہ دیکھوں کہ اس کی گردن پر کوئی بکری سوار ہے اور وہ ممیا رہی ہے اور یہ کہہ رہا ہے، اے اللہ کے رسول! میری مدد کو پہنچئے تو میں اس کی فریاد کے جواب میں کہوں "میں یہاں تیرے لئے کچھ نہیں کر سکتا۔" میں نے تو تجھے دنیا میں احکام پہنچا دیئے تھے۔"

— میں تم میں سے کس کو قیامت کے دن اس حال میں نہ دیکھوں کہ اس گردن پر کوئی آدمی سوار ہے اور وہ چیخ رہا ہے اور یہ شخص کہہ رہا ہے کہ اے اللہ کے رسول! میری مدد کو پہنچئے تو میں اس کے جواب میں کہوں۔ "میں یہاں تیرے لئے کچھ نہیں کر سکتا۔ میں نے تو دنیا میں تجھے بات پہنچا دی تھی۔"

— میں تم سے کسی کو قیامت کے دن اس حال میں نہ دیکھوں کہ اس کی گردن پر کپڑے کے ٹکڑے لہرا رہے ہیں اور وہ کہہ رہا ہے اے اللہ کے رسول! میری مدد فرمائیے تو میں اس کے جواب میں کہوں "میں تیرے لئے کچھ بھی نہیں کر سکتا میں نے تجھے بات پہنچا دی تھی۔"

— میں تم میں سے کسی کو قیامت کے دن اس حال میں نہ پاؤں کہ اس کی گردن پر سونا چاندی سوار ہے اور وہ کہہ رہا ہے۔ اے اللہ کے رسول! میری مدد فرمائیے تو میں اس کے جواب میں کہونگا میں تیرے گناہ کی پاداش کو ذرا بھی نہیں ٹال سکتا میں نے تو تجھے دنیا میں بات پہنچا دی تھی۔

جانوروں کے بولنے اور کپڑے کے لہرانے کا مطلب یہ ہے کہ مالِ غنیمت کی یہ چوریاں قیامت کے دِن چھپائی نہ جا سکیں گی۔ ہر گناہ چیخ چیخ کر بتائے گا۔ اور اس کے مجرم ہونے کا اعلان کرے گا۔ واضح رہے کہ یہ صرف مال غنیمت کی چوری کے ساتھ مخصوص نہیں ہے۔ ہر بڑے گناہ کا یہی حال ہوگا۔ اللہ اُس بُرے انجام سے ہر مسلمان کو بچائے اور بُرا وقت آنے سے پہلے توبہ کی توفیق نصیب ہو۔

کامل نماز باعثِ مغفرت ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَوٰتٍ افْتَرَضَهُنَّ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ اَحْسَنَ وُضُوْءَهُنَّ وَصَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَاَتَمَّ رُكُوْعَهُنَّ وَخُشُوْعَهُنَّ كَانَ لَهٗ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ اَنْ يَّغْفِرَ لَهٗ وَمَنْ لَّمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهٗ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ اِنْ شَآءَ غَفَرَ لَهٗ وَاِنْ شَآءَ عَذَّبَهٗ

(ابوداؤد)

(باقی صـ پر)

پیام

عیدالاضحیٰ کی مناسبت سے
جمعیت اسلامی افغانستان
کے رہبر جناب پروفیسر
برہان الدین ربانی
کا پیغام

خون اور شہادت کے مورچوں میں میرے عزیز دلیر مجاہدو اور وطن سے دور مہاجرین،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ؛

گذشتہ برسوں کی طرح ایک بار پھر ہم ایک ایسے موقع پر عید قربان کا استقبال کر رہے ہیں۔ جب کہ کرملن کے وحشی جلادوں نے ہمارے ملک میں قتل و غارت گری اور تباہی و بربادی مچا رکھی ہے۔ ہمارے ویران وطن کو اور بھی ویران کر کے وہاں کے بے دفاع، بے گناہ، ستمدیدہ اور مظلوم مسلمان عوام کے خون کی ندیاں بہائی جا رہی ہیں انہیں یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ وہ جتنا بھی ہمارا خون بہائیں گے، ہماری ہستیاں مٹائیں گے۔ لیکن پھر بھی ہمارے حوصلے اور ارادے ہمارے وطن کے فلک بوس پر غرور پہاڑوں کی طرح ثابت قدم رہیں گے اور ان میں کوئی ہچکچاہٹ اور تذبذب نہیں آئے گی۔ میدان کارزار کے محاذوں پر ہمارے مجاہد دادِ شجاعت پا رہے ہیں اور وطن سے دور ہمارے مہاجر بھائی ایک قوی اور متین عزم اور ارادے کے ساتھ محرومیت اور بیچارگی کی زندگی گزار رہے ہیں وہ ہرگز دشمن کے نیرنگ اور حیلوں کا دھوکہ نہیں کھائیں گے۔

تاریخی ادوار میں ان قوموں نے جنہوں نے اپنی قومیت، تاریخی رسالت اور مذہبی عقائد پر کبھی آنچ نہیں آنے دی۔ اور اپنی قومی پہچان کو نہیں بھولا۔ توسیع پسند اور غارت گر